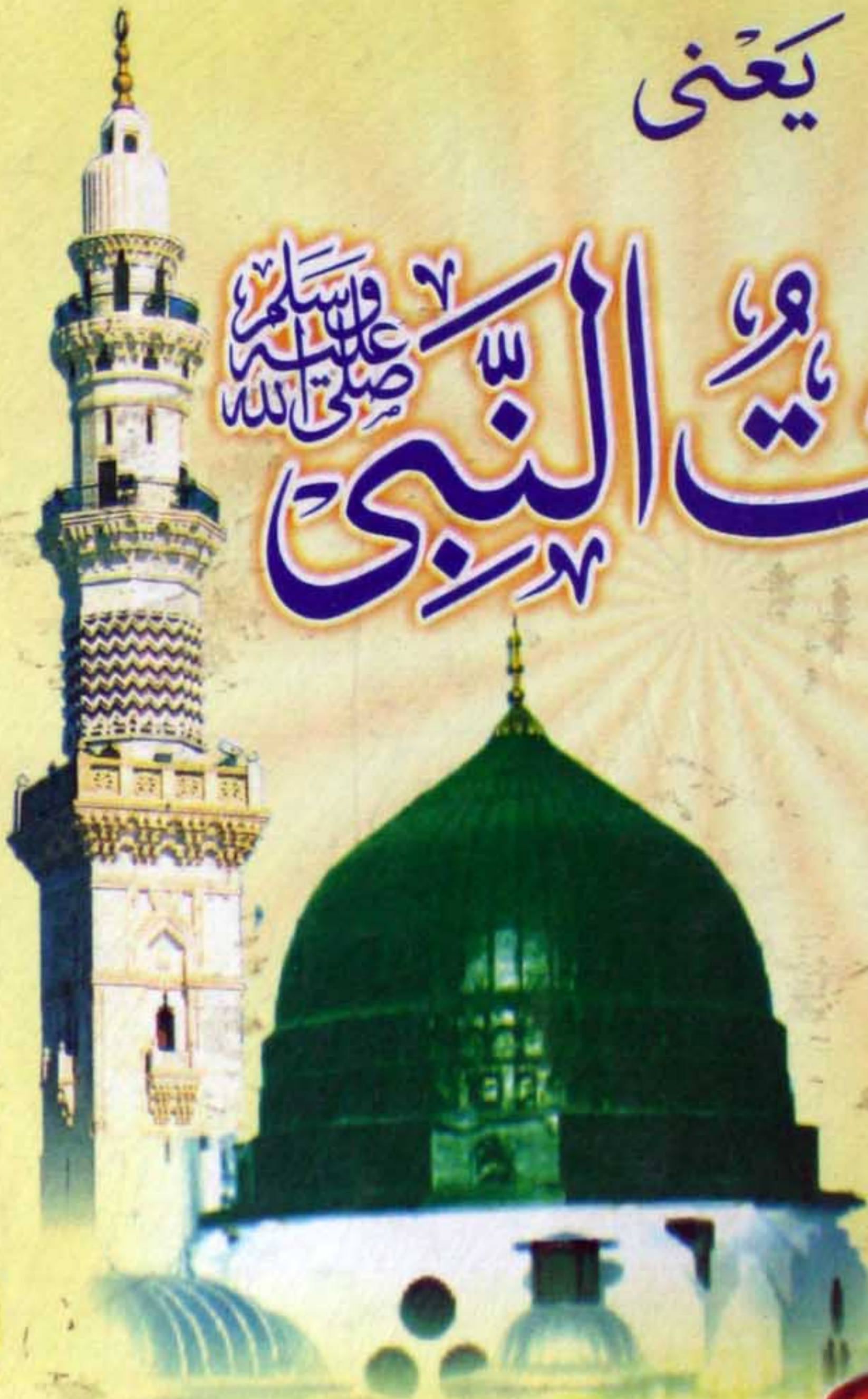


توشہ و والا عقیدہ

یعنی

عقیدہ حیاتِ النبی ﷺ



اعتنی بہ

محمد شہنشاہِ اربعہ عالم

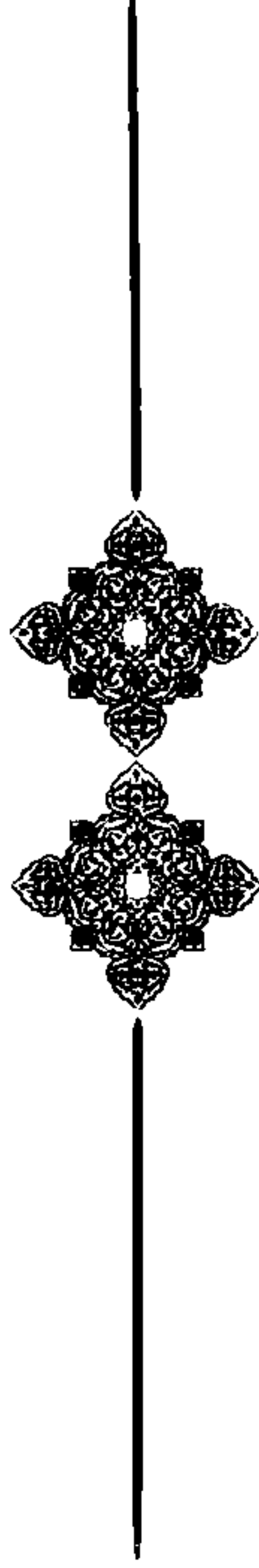
حضرت محمد حسن  
مولانا

(مقدمہ)

عالی مجلس حفظہ فقہ تہذیب لاہور

ادارہ محمدیہ

جامعہ محمدیہ چوہدری لاہور



توبتوں والا عقیدہ  
یعنی  
عقیدہ حیاتِ نبوی

جملہ حقوق طبع بحق ناشر محفوظ ہیں

اشاعت اول

۲۰۱۰/۱۳۳۱ھ



مکتبۃ الفیض

5- غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Ph:042-37322456

اپنے موضوع پر منفرد کتاب جس پر قابل ذکر اکابرین اہل سنت والجماعت کی تصدیقات موجود ہیں

خوشبو والا عقیدہ  
یعنی  
عقیدہ حیاتِ النبی ﷺ

افادات

امام احمد  
الضوف  
استاذ العلام  
مفتی کرامت  
العلیہ مولانا  
محمد حسن

جامعہ محمدیہ لاہور، جامعہ مدنیہ جدیدہ راولپنڈی لاہور

ترتیب و تدوین

محمد شہباز علی اعجاز

جامعہ محمدیہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْتَكَرِينَ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُبْتَكَرِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَرَفَعْنَا

## ملنے کے پتے

مکتبہ محمدیہ جامعہ محمدیہ چوہدری لاہور

مکتبہ الفیض ۵ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0307-4037113, 0305-7544237

مکتبہ قاسمیہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

042-373925316

مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور

مکتبہ الحرمین غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

- ( 1 ) عرض ناشر
- تقریظات
- ( 2 ) خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 3 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 4 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 5 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 6 ) حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 7 ) فضیلۃ الشیخ مکہ مکرمہ مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 8 ) حضرت مولانا محمد عبید اللہ المفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 9 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 10 ) سید جاوید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 11 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 12 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 13 ) حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 14 ) حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ( 15 ) صاحبزادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ



- 16 ) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 17 ) حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 18 ) حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 19 ) حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 20 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 21 ) حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 22 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 23 ) شیخ الحدیث مولانا مفتی حبیب الرحمن درخوادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 24 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی ارشد الحسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 25 ) شیخ الحدیث مفتی محمود الحسن مسعودی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 26 ) حضرت مولانا یسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 27 ) شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 28 ) حضرت مولانا مفتی عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 29 ) سید سولت حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 30 ) حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 31 ) حضرت مولانا مفتی محمد ذکاء اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- 32 ) حضرت مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

|    |   |   |      |
|----|---|---|------|
| 42 | ) | حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب                   | ( 33 |
| 44 | ) | حضرت مولانا مفتی عبدالمنان صاحب                   | ( 34 |
| 45 | ) | حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب               | ( 35 |
| 46 | ) | حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب                       | ( 36 |
| 47 | ) | حضرت مولانا عالم طارق صاحب                        | ( 37 |
| 49 | ) | حضرت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب                   | ( 38 |
| 51 | ) | حضرت مولانا سید عدنان کا کا خیل صاحب              | ( 39 |
| 53 | ) | قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ       | ( 40 |
| 57 | ) | اکابر علماء دیوبند کی نظر میں عقیدہ حیات النبی ﷺ  | ( 41 |
| 60 | ) | منکرین حیات کے بارے میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ | ( 42 |
| 61 | ) | میرا عقیدہ حیات النبی ﷺ سید حامد میاں صاحب        | ( 43 |
| 68 | ) | ضمیمہ بجواب مولانا نصیب خان صاحب سواتی            | ( 44 |
| 71 | ) | فتویٰ خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف ضلع میانوالی      | ( 45 |
| 73 | ) | نعت   | ( 46 |
| 74 | ) | مقدمہ   | ( 47 |
| 76 | ) | حضرت صوفی سرور صاحب کے اشعار                      | ( 48 |
| 78 | ) | مدینہ منورہ میں پہلا بیان عقیدہ حیات النبی ﷺ      | ( 49 |

|    |   |   |      |
|----|---|---|------|
| 79 | ) | آغاز بیان   | ( 50 |
| 79 | ) | حضرت مولانا عمر پالنہوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> سے ڈاکٹروں کا سوال   | ( 51 |
| 80 | ) | حضرت شیخ موسیٰ صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کے دفن اور خوشبو کا واقعہ | ( 52 |
| 82 | ) | موجودہ دور میں یہ عقیدہ رکھنا   | ( 53 |
| 83 | ) | طلباء اور عوام کا روضہ اقدس سے عشق  | ( 54 |
| 84 | ) | حضور <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا اپنے خاص مہمانوں کی میزبانی کرنا  | ( 55 |
| 85 | ) | مدینہ منورہ کے لوگوں کی خوش قسمتی   | ( 56 |
| 86 | ) | مدینہ میں سید نفیس الحسینی شاہ صاحب کی دعوت                                 | ( 57 |
| 86 | ) | حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی عجز و انکساری | ( 58 |
| 87 | ) | حضرت امام اعظم ابوحنیفہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا کشف                | ( 59 |
| 89 | ) | حضرت لاہوری <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا کشف                            | ( 60 |
| 89 | ) | ایک حق کے متلاشی  | ( 61 |
| 90 | ) | حضور <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی صداقت                             | ( 62 |
| 91 | ) | عقیدہ حیات النبی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کی کرامت کا ظہور         | ( 63 |
| 93 | ) | شیخ الحدیث سرفراز خان صاحب <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کی خدمت میں حاضری  | ( 64 |
| 94 | ) | عام سماع کے بارے میں جمہور علماء کا عقیدہ                                   | ( 65 |
| 94 | ) | حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کا ارشاد                                       | ( 66 |

- 67 ( حضور ﷺ کا صحابہ کرام میں سے سوال 95 )
- 68 ( عالم برزخ کی تعریف 95 )
- 69 ( ۵۷ء کی جنگ آزادی میں مولانا مظہر نانوتوی رضی اللہ عنہ کا واقعہ 96 )
- 70 ( حضور ﷺ کی روضہ اقدس کے اندر حیات مبارکہ 96 )
- 71 ( حضرت تھانوی رضی اللہ عنہ کا سوال جواب 97 )
- 72 ( ایک نوجوان کا واقعہ 97 )
- 73 ( حضرت صوفی سرور صاحب کے منہ سے نور کا لکھنا 97 )
- 74 ( مولانا یوسف لدھیانوی رضی اللہ عنہ کے مرنے کے بعد کی دو خواہشیں 98 )
- 75 ( مولانا یوسف لدھیانوی شہید رضی اللہ عنہ کے خواب میں زیارت 98 )
- 76 ( حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال کے وقت کا فرمان 98 )
- 77 ( مولانا حق نواز جھنگوی شہید رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت 99 )
- 78 ( حضرت نفیس الحسنی شاہ صاحب کا اکابر علماء دیوبند پر اعتماد 99 )
- 79 ( حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رضی اللہ عنہ کی قبر سے خوشبو 99 )
- 80 ( شیخ الحدیث سید حامد میاں رضی اللہ عنہ کی قبر سے خوشبو 99 )
- 81 ( حضرت مولانا عبداللہ شہید رضی اللہ عنہ کی قبر پر حاضری 100 )
- 82 ( دلائل کے انبار 100 )
- 83 ( گنبد خضراء کے ساتھ نسبت 100 )

|     |  |     |
|-----|--|-----|
| 101 | نعت  | 84  |
| 102 | مدینہ منورہ میں دوسرا بیان عقیدہ حیات النبی ﷺ پر                   | 85  |
| 103 | دین کا مجموعہ  | 86  |
| 103 | عقیدے کا مفہوم   | 87  |
| 103 | میوات کے علاقے میں اللہ والوں کی توجہات                            | 88  |
| 104 | حضرت مولانا الیاس صاحب رضی اللہ عنہ کا میاں جی کو تبلیغ میں لگانا  | 89  |
| 106 | امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ختم نبوت کے مدعی کے بارے میں فرمان  | 90  |
| 106 | جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بھانجے کا تقویٰ اور طلب شہادت              | 91  |
| 107 | حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کا سادہ کلام                     | 92  |
| 107 | حاجی عبدالوہاب صاحب کی نصیحت                                       | 93  |
| 108 | سید حسن جعفری رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کی شان میں محبت بھرا جملہ     | 94  |
| 108 | مرزائیوں کا فتنہ   | 95  |
| 109 | حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب رضی اللہ عنہ کی کرامت               | 96  |
| 109 | حضرت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں باشندوں کا خیال کرنا | 97  |
| 110 | قرآن کریم کا ادب   | 98  |
| 111 | حضرت صوفی سرور صاحب رضی اللہ عنہ کا الہامی جواب                    | 99  |
| 111 | اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ  | 100 |

- 101 ( دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب کا عقیدہ ) 111
- 102 ( حضور ﷺ کا عقل کل ہونا ) 112
- 103 ( ایک صاحب کا اشکال اور اس کا جواب ) 113
- 104 ( حضرت عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں اعتقاد ) 113
- 105 ( صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان ) 114
- 106 ( حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو ) 115
- 107 ( متقین کی پہلی صفت اور عجیب واقعہ ) 116
- 108 ( شہدائے دشت لیلیٰ کی قبروں سے قرآن کی آواز ) 117
- 109 ( حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو ) 118
- 110 ( علماء صلحاء غوث اور ابدال کی حیثیت ) 119
- 111 ( غلاموں کا حال ) 119
- 112 ( حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا احترام والدہ ) 120
- 113 ( جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبروں پر حاضری ) 123
- 114 ( عالم برزخ کی مثال ) 124
- 115 ( علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں ارشاد ) 124
- 116 ( علماء کرام کا دورہ ) 125
- 117 ( آپ ﷺ کی روح مبارک کا عالم ) 125

|     |   |   |       |
|-----|---|---|-------|
| 125 | ) | عقیدہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو                               | ( 118 |
| 126 | ) | پرچی سے خوشبو   | ( 119 |
| 126 | ) | حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری | ( 120 |
| 127 | ) | الصرف العزیز کا ایصال ثواب                                | ( 121 |
| 128 | ) | نعت رسول مقبول ﷺ  | ( 122 |
| 129 | ) | مسئلہ حیات النبی ﷺ پر گفتگو کرنے کا طریقہ                 | ( 123 |
| 137 | ) | علماء حق کی قبور اور جسموں سے خوشبوؤں کا پھوٹنا           | ( 124 |
| 139 | ) | حضور ﷺ کی خوشبو مبارک                                     | ( 125 |
| 143 | ) | درود شریف کی برکت سے قبر سے خوشبو کا آنا                  | ( 126 |
| 145 | ) | نعت رسول مقبول ﷺ  | ( 127 |
| 147 | ) | حضور ﷺ کی حیات مبارکہ                                     | ( 128 |
| 151 | ) | حضور ﷺ کی عادات مبارکہ                                    | ( 129 |
| 155 | ) | اے رسول امین ﷺ، خاتم المرسلین ﷺ                           | ( 130 |
| 156 | ) | حضور خاتم النبیین ﷺ کا شجرہ نسب                           | ( 131 |
| 172 | ) | سوال و جواب کی مجلس                                       | ( 132 |
| 180 | ) | دعاۓ کلمات حضرت مولانا طارق جمیل صاحب                     | ( 133 |





## عَرَضِ نَاشِر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

اما بعد

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور کرم ہے کہ اس ذات پاک نے ہر دور میں اپنے خاص بندوں کو دین حق کی اشاعت اور سر بلندی کیلئے چنا ہے، انہی جنی ہوئی ہستیوں میں سے ایک نیک ہستی استاذ العلماء حضرت اقدس مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ مہمانانِ رسول ﷺ کی خدمت کے ساتھ ساتھ عوام الناس کے قلوب کو بھی دین متین اور قرآن و سنت کی روشنی سے منور کرنے کا کام لے رہے ہیں۔

زیر نظر کتاب ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ جو کہ استاد جی کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔ جس کو احسن انداز سے ترتیب دیا گیا ہے۔ کیونکہ سلامتی ایمان کیلئے سب سے بڑھ کر حضور ﷺ کی ذات پاک کے بارے میں صحیح عقیدے کی ضرورت ہے اس لیے حضور ﷺ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور کریم خاتم النبیین ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریلؑ قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب شبنم سے گوندھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے

روز آپ ﷺ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دیکر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی لوگ چاندی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینہ مبارک کو جمع کر لیا کرتے تھے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا اور وہ اسے جب بھی استعمال کرتے پورے مدینے میں خوشبو پھیل جاتی وہ گھر بیت المطیبین کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

حضور اکرم ﷺ کا مبارک ارشاد تھا کہ جو حصہ میرے منبر اور قبر اطہر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے اس لیے ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضور ﷺ اپنی قبر اطہر میں زندہ ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود شریف پڑھے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ پر مشتمل حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے دلائل عقلیہ و نقلیہ سے مزین، مفصل و مدلل بیانات کے ساتھ ساتھ ملک کے نامور علماء کرام کی تصدیقات اور فتاویٰ جات کو جمع کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے لیے پورے پاکستان کا سفر کیا اور اپنے بزرگوں کے تاثرات کو جمع کیا، اور تمام بزرگوں نے بندہ سے شفقت والا معاملہ فرمایا، اور عقیدہ حیات النبی ﷺ کو کھول کھول کر بیان کیا۔

میں مشکور ہوں جناب میاں بابر صغیر صاحب کا اور اپنے بھائی جناب محمد ندیم صاحب کا کہ وہ اس کتاب کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لیے میرے ساتھ پیش پیش رہے۔

کیونکہ کچھ عرصے سے بعض حضرات اس مسلمہ و متفقہ عقیدہ کو متنازع فیہ بنا کر پیش کر رہے ہیں اور بعض آیات و احادیث کی من مانی تشریحات کے ذریعے عام مسلمانوں کو گمراہ و تذبذب کا شکار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ کتاب دل کو سکون اور اطمینان پہنچانے میں مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لیے اور ہمارے بزرگ اساتذہ کیلئے اور تمام امت مسلمہ کے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔

ما ان مدحت محمد ابقالتی  
لکن مدحت مقالتی بمحمد

بندہ ناچیز

محمد شہباز عالم

## تقریظ

شیخ الشارح امام الوقت حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ  
حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات کے  
متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا وہی  
حقیقت ہے۔

والسلام

فقیر خان محمد عفی عنہ

جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

## تقریظ

شیخ الحدیث استاذ العلماء

### حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب

تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جو کہ آج کل شدید علالت میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت یابی دے ان سے جب ہم نے کتاب کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کو فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ اس پر میرا عقیدہ لکھوادو۔ حضرت نے فرمایا کہ جو عقیدہ ہمارے اکابر دیوبند کا ہے نبی کریم ﷺ کی حیات کے بارے میں، میں بھی اسی عقیدہ پر متفق ہوں اب اگر کوئی حیات کی بجائے مہمات کا عقیدہ رکھے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جتنے بھی اکابرین نے اس کتاب پر تقریظات لکھیں ہیں میں ان تمام کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو شہرت سے نوازے اور لوگوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا سبب بنے۔ آمین

از طرف

حضرت مولانا فیروز خان ثاقب صاحب

فاضل دارالعلوم دیوبند

مہتمم دارالعلوم مدینہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بقلم مولانا محمد اسحاق صاحب

## تقریظ

شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ  
حضرت مولانا

(صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد، مماتی فتنہ سے متعلق جناب مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند کے موقف کو تفصیل کے ساتھ عمدہ طریقہ سے پیش کیا ہے۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لیکر آج تک تمام ہی علماء کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے، علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں، جو شخص حیات کی بجائے مہمات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔

والسلام

سلیم اللہ خان

۸ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

۲ جون ۲۰۰۹ء جامعہ فاروقیہ کراچی



## تقریظ

شیخ الحدیث  
حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ

(جامعہ اشرفیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیاء علیہم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں، یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی ہے اور مہماتوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے، اور مولانا محمد حسن صاحب کی تحریر کی تائید کرتا ہوں (جو یہاں تحریر ہے)

والسلام

محمد سرور عفی عنہ

مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

## تقریظ

شیخ الحدیث ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب  
حضرت مولانا

مہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی  
تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

والسلام

عبدالرزاق اسکندر

۱۳۳۰ھ



## تقریظ

فضیلۃ الشیخ مکہ مکرمہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب  
دامت برکاتہم

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی اشرف  
المرسلین وخاتم النبیین سیدنا وحبیبنا قرۃ اعیننا  
ونبینا ومولانا محمد النبی الامی الکریمی وعلی آلہ  
والصحابہ وازواجہ واما عتہ اجمعین اما بعد

شیخ الحدیث امام الصرف والنحو اُستاد الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن  
صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ  
جو کہ حضرت کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں جیسا کہ عرض مرتب میں مولانا محمد شہباز  
عالم فاروقی مدظلہ العالی نے اپنے مضمون میں فرمایا کہ یہ بیانات اُستاد جی کے مدینہ  
منورہ کے بیانات ہیں نیز آگے فرماتے ہیں کہ اُستاد محترم نے مدینہ منورہ میں اس پر  
مزید لکھا تو یہ گویا نور علی نور ہو گئے۔

اس میں شک نہیں کہ حیات النبی ﷺ جو کہ ہمیشہ سے ساری اُمت کا اجماعی  
عقیدہ سلف و خلف رہا ہے ہر دور میں ائمہ علم و اکابر امت نے اس بارے میں وضاحت  
کے ساتھ اس مبارک متفقہ عقیدہ کا اظہار فرمایا گو عبارات میں کچھ اختلاف بھی ملے گا  
مگر نتیجہ سب کا ایک ہی تھا

عباراتنا شتی وحسنک واحد  
وکل الی ذاک واجمال یسیرا

قرآن و سنت اجماع اور قیاس سے علمائے محقق و ائمہ سلف و خلف نے اس

متفقہ عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر محور ثابت ہے اسی لیے ہمارے تمام اکابر علمائے اہلسنت والجماعت اور بلا استثناء تمام جماعت امدادیہ دیوبندیہ اس عقیدہ فخر العلماء امام ربانی شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز نے المہند علی المفند میں اس عقیدہ مبارک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے

### السؤال الخامس :

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوة والسلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المومنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية

### الجواب:

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة ﷺ في قبره الشريف وحيوة ﷺ دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لابرزخية كما هي حاصلة لسائر المومنين بل لجميع الناس كما نص عليه العلامة السيوطي في رسالته ابناء الاذكياء بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء والشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدا حيا الى اخر ما قال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز في هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة الماخذ بديعة لمسلك لم ير مثلها قد طبعت وشاعت في الناس واسمها اب حيات اي ماء الحيو

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح؟

جواب:

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ”انباء الاذکیانی حیوة الانبیاء“ میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسد کو چاہتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ﷺ کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کہ برزخ میں حاصل ہے اور برزخی ہے ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل، جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اس کا نام ”آب حیات“ ہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز سید العلماء حضرت مولانا میر احمد حسن قدس اللہ سرہ العزیز عمدة الفقہاء حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ الاتقیاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اکابر نیز اسی طرح اس دور کے اکابر علماء (مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ) اور علمائے اکرام ممالک عربیہ نے کی پھر جواب کے ابتدا میں ہی تحریر ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ

کے نزدیک گویا حضرت امام ربانی مولانا رشید گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز تو یقیناً اس میں آگئے اور یہی عقیدہ مبارک جمہور اہلسنت والجماعت کا قرون اولی سے چلا آ رہا ہے اس سیاہ کار راقم کے علم کے مطابق اس عقیدہ اجماعیہ کے منکر اور ممت کے قائلین کا گروہ صرف پاکستان میں ہے جس کی وجہ سے یقیناً اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر قسم کی بد عقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے اکابر اور جمہور اہلسنت والجماعت کے مبارک عقائد پر پختگی سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اس (پاکستانی ممتی فتنے) کے بارے میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ لوگ دجل کے طور پر اپنی نسبت حضرات اکابر علماء اولیاء دیوبند کی طرف کرتے ہیں جو قطعاً غلط اور دھوکہ فریب ہے اس گمراہ ٹولے کا ان اکابر سے کوئی تعارف نہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدظلہ العالی نے بھی اپنی تقریظ میں اس کی تصریح فرمادی ہے

وہو الحق والصواب) وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ  
وخاتم الانبیاء سیدنا حبیبنا ومولانا محمد النبی الکریم  
وعلی آلہ واصحابہ وازواجه اجماعین وبارک وسلم  
تسلیما کثیرا کثرا

والحمد لله اولاً و آخراً

کتبہ الفقیر۔ الی رحمۃ ربہ الکریم  
عبد الحفیظ بن مالک عبد الحق الہکی مکہ المکرمہ

## تقریظ

استاذ العلماء محمد عبید اللہ المفتی صاحب مدظلہ  
حضرت مولانا

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ کی تحریر  
کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں جو کچھ انہوں نے  
حضرت مولانا حسن صاحب کی کتاب پر لکھا ہے۔

والسلام

محمد عبید اللہ المفتی

مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

فقیر العصر نمونہ اسلاف شیخ الحدیث حضرت اقدس

## حضرت مولانا عبد المجید صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا)

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد! ولی کامل فاضل اجل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کیلئے عوام و خواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے ہاں علوم و فنون کی تدریس کے ساتھ ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے، اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے زیر نظر رسالہ ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں، اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں، مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب نے خوب لکھا ہے اور میں حضرت کی تائید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کتاب شرف قبولیت سے نواز کر عوام و خواص کے لیے ہدایت و استقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا، اور آخرت میں نجات و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

والسلام

عبد المجید غفرلہ

## تقریظ

پیر طریقت

سید جاوید حسین شاہ صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مذکورہ بالا مبارک تحریر میں ایک بہت بڑی حقیقت ہے، جناب مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ جو خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہے، حضرت اقدس خواجہ صاحب زید مجدد مہم کی تحریر نے اس کتاب کی مہک کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی علیہ الصلوٰت والتسلیمات اجماعی عقیدہ ہے، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ نے ایک صاحب کے سوال اور کچھ جواب کے بعد مراقبہ کیا (جبکہ مسجد نبوی شریف میں باب السلام کے قریب تقریباً پچیس ۲۵ افراد آپ کی مجلس میں موجود تھے) پھر فرمایا کہ روضہ اطہر کجانب دیکھو! ان سب نے دیکھا کہ..... سرور عالم ﷺ با حیات زندہ سلامت تشریف فرما ہیں، یہ قصہ ایک صاحب نے سنایا جو اس مجلس میں موجود تھے، حق تعالیٰ شانہ، خلق خدا کو اس مبارک کتاب سے فیضیاب ہونے کی توفیق نصیب فرماویں (آمین)

والسلام

جاوید حسین عفا اللہ عنہ

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد

۷ صفر ۱۴۳۱ھ

## تقریریں

شیخ الحدیث عبد الرحمن اشرفی صاحب مدظلہ  
حضرت مولانا  
جامعہ اشرفیہ لاہور

باسمہ تعالیٰ

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی  
تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

والسلام

عبد الرحمن اشرفی  
جامعہ اشرفیہ لاہور



## تقریظ

محبوب الطباء شیخ الحدیث

حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث دارالعلوم کبیر والا

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

استاذ المدرسین محبوب الطباء والعلماء جناب حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا زہد و اتقاء اور مقام تدریس عوام و خواص میں مخفی نہیں، مولانا کی جدوجہد جہاں علوم دینیہ کی تدریس و تفہیم میں مثالی ہے وہاں ان کی دردمندانہ سعی مسلک حقہ کی ترویج اور عقائد ضروریہ کی اشاعت میں بھی خاطر خواہ ہے۔

زیر نظر رسالہ ”خوشبو الایمان عقیدہ حیات النبی ﷺ“ ان کے اسی مخلصانہ جذبہ کی ایک کڑی ہے، یہ مولانا کے چند بیانات کا مجموعہ ہے، جس میں دلنشین انداز میں اہلسنت والجماعت علماء حقہ متقدمین و متاخرین کا متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا جامع خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔

اور پھر عزیزم حافظ محمد شہباز عالم صاحب نے اس کو جمع کیا اور تخریج کر کے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی محنتوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر اس کو شرف قبولیت سے نوازیں اور عوام خواص کیلئے استفادہ کا ذریعہ بنائیں (آمین ثم آمین)

والسلام

ارشاد احمد

دارالعلوم کبیر والا

## تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدظلہ

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد و ثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرام ﷺ کی حیات کا عقیدہ ضروریاتِ اہلسنت و الجماعت سے ہے جس کے انکار سے آدمی اہلسنت و الجماعت سے خارج ہو جاتا ہے، پاکستان بننے کے بعد ۱۹۵۸ء میں ان علاقوں میں اس کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا تو علمائے حق نے بروقت تحریر و تقریر کے ذریعہ سے اس کا تعاقب کیا، اس وقت سے اب تک بیسیوں کتب اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں، زیر نظر کتاب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ کے مختلف بیانات ہیں جن کو ان کے شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے جمع کیا اور ان پر تخریج کا کام کیا ہے، حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ، عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر حیاتِ سرور کائنات ﷺ افضل التحیات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اور عوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کر کے اس مسئلہ کو سمجھانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے اور بندہ تک بھی یہ واقعات متعدد طرق سے پہنچے ہیں، نیز اہل حق کی قبروں سے خوشبو کے واقعات ذکر کر کے عوام کیلئے بھی اہل حق کی پہچان کا ایک تگونی راستہ واضح کیا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حق و باطل کی پہچان کا ذریعہ بنا کر گرم کردہ راہوں کی ہدایت اور اہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین) این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

والسلام

محمد حنیف جالندھری

مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

## تقریظ

محبوب الصلحاء استاذ العلماء

# حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء ﷺ کے جسموں کو کھائے، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دور پڑھا جائے تو فرشتے بطور ہدیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام ائمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اسی عقیدہ کو ”المہند علی المفند“ میں تمام مشائخ کا عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ کو احادیث اور واقعات کی روشنی میں نئے انداز سے مرتب کر کے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ اس کتابچے کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان اکابرین کے واقعات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جن کی قبر مبارک سے خوشبو کا مشاہدہ کھلے عام کیا گیا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا کی اس کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور غلط عقائد سے تمام امت مسلمہ کی حفاظت فرمائیں (آمین)

محتاج دعا

احقر فضل الرحیم

ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ لاہور

## تقریظ

صاحبزادہ  
حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ

(فرزند حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ)

جامعہ اشرف المدارس کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد! حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کی کتاب کے احقر نے چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا، ماشاء اللہ فاضل مؤلف ایک ذی استعداد اور علوم و فنون میں ماہر عالم ہیں، انہوں نے انتہائی محنت و کاوش کے ساتھ اہل السنۃ والجماعۃ اور اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حقہ ”حیات النبی ﷺ“ کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب کے بیانات بہت اہم اور مفید ہیں، رب کریم سے دعا ہے کہ موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور عام و خاص سب کیلئے اسے نافع بنائے (آمین)

والسلام

محمد مظہر عفاء اللہ عنہ

جامعہ اشرف المدارس کراچی

## تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ

مہتمم جامعۃ الرشید کراچی

باسمہ تعالیٰ!

اکابر دیوبند برزخ میں حضور نبی کریم ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں، علماء دیوبند اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضراء کے منبع ایمانی سے ہو رہا ہے، (ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵) میں اکابر کی تائید کرتا ہوں، کہ حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے روضہ مطہرہ میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی ہے، مگر حیات دنیوی سے قوی تر ہے۔

والسلام

عبدالرحیم عفی عنہ  
جامعۃ الرشید کراچی

## تقریظ

حضرت محمد اسلم شیخوپوری صاحب

کالم نگار ضرب مومن، روزنامہ اسلام

عزیز محمد شہباز عالم فاروقی

السلام علیکم! آپ کی طرف سے ارسال کردہ کتاب بعنوان ”خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ“ کا مسودہ موصول ہوا۔ اس کتاب کے مؤلف مولانا مفتی محمد حسن صاحب زید مجدہ اگرچہ عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں لیکن علم و عمل، زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت میں مجھ سے آگے ہیں۔ اَنَا اَسْنُّ وَهُوَ اَكْبَرُ مِثِّي وَالامْعَامِلَةُ هِيَ۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں درس و تدریس اور اصلاح و ارشاد کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے۔ وہ بیک وقت درس گاہ اور خانقاہ کی زینت بنتے ہیں اور دونوں جگہ خوب سجتے ہیں۔ زیر نظر تالیف میں جو کچھ لکھا لیا ہے وہ علماء دیوبند کے عقائد اور جذبات کی ترجمانی ہے۔ مولانا خوش نصیب ہیں کہ اس کتاب کا متعدد بہ حصہ روضہ مبارک کے جوار میں بیٹھ کر لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کاوش کو قبول فرمائے۔ اور قارئین کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

محتاج دعا

محمد اسلم شیخوپوری

ادارت: فلاح دارین ٹرسٹ

خطابت: جامع مسجد توابعین، گلشن معمار

مدنی جامع مسجد بلاک این

نارتھ ناظم آباد کراچی

## مختصر تقریظ

### حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی صاحب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عالم باعمل ولی کامل استاذ الاساتذہ مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں مشہور و معتمد ہیں۔ علوم و فنون کے ماہر ہیں۔ طلباء کرام کا ان کی طرف بہت زیادہ رجوع ہے۔ پورے و تدریس کے علاوہ عقائد کی اصلاح تزکیہ باطن کے ساتھ طلباء اور عوام میں عشق رسول ﷺ اور اکابر و اسلاف پر اعتماد پیدا کرتے ہیں۔ دین کے تمام شعبوں کے حامی و ناصر ہیں۔ بہت سے اکابر کے مجاز بھی ہیں۔ ان کا منور چہرہ ان کے حسن باطن کا آئینہ دار ہے۔ اس سیاہ کار کا ان کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ حدیث پاک کے مصداق ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے اِذَا رُءُ وَا ذُکِرَ اللّٰهُ (جب ان لوگوں کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے) اس وجہ سے ان کے ساتھ بندہ کو قلبی محبت ہے۔ زیر نظر کتاب خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ ان کے عشق و محبت رسول اللہ ﷺ کی آئینہ دار ہے۔ جو ان کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔ جس میں نئے اور دلکش انداز میں اہلسنت والجماعت علماء حق متقدمین و متاخرین کے متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو دلائل نقلیہ عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ برادر عزیز جناب حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اسے ترتیب دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حیات النبی ﷺ کا مبارک عقیدہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اکابر و یوبند

کا بھی اجماعی عقیدہ ہے۔ جو ان کی کتاب ”المہند علی المفند“ میں ان الفاظ کے ساتھ صراحتاً موجود ہے ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ہمارے مرشد پاک برکت العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی متعدد کتابوں اور ایک مستقل مضمون میں اس مبارک عقیدہ کو مدلل لکھا ہے۔ اکابرین نے اپنی تصنیفات خاص طور پر حج کی کتابوں میں بوقت زیارت روضہ اقدس ﷺ خوب وضاحت کی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے لے کر آج تک تمام علماء حق کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے۔ علماء دیوبند کا جیسا کہ مذکور ہوا ”المہند علی المفند“ میں یہی عقیدہ ہے۔ اب جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دراصل ایک پاکستانی فتنہ ہے۔ جب اس کا ظہور ہوا تھا اسی وقت سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا تحریر اور تقریر کے ذریعے تعاقب کیا تھا۔ اب تو اس مسئلے میں اختلاف ہی نہیں بلکہ صاف و صریح توہین بھی کی جاتی ہے جس کے شواہد تحریروں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اکابر اور اسلاف کے مبارک عقائد پر قائم رکھے۔ اور حسن خاتمہ شہادت کی موت عطا فرما کر ان کے ساتھ حضور انور ﷺ کے نعلین شریفین میں جمع فرمادے۔ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا اور اپنے حبیب محبوب ﷺ کے عشق و محبت و شفاعت کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

والسلام

فقیر محمد عزیز الرحمن عفی عنہ



## تقریظ

### حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم صاحب

مرکزی سرپرست اعلیٰ اہلسنت والجماعت پاکستان

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے اور اس عقیدہ کی حفاظت کے لیے ہمارے اسلاف میں سے جس نے بھی کتاب کو چھپوایا ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ ہم سرکارِ دو عالم ﷺ انبیاء کرام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام کے ادب و احترام کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اکابرین کی صداقت کے لیے ان کی قبور مبارکہ سے فردوسی خوشبو پوری دنیا میں قرب قیامت کے دور میں مشاہدہ کروائی ہے۔ ہمارے اکابر کا حیات النبی ﷺ کے بارے میں جو عقیدہ ہے ہم حرف بحرف مانتے بھی ہیں اور حق جانتے بھی ہیں۔

والسلام  
خلیفہ عبدالقیوم

## تقریظ

جانشین حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث محقق دوراں

مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا (امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان)

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد! ولی کامل فاضل اجل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کیلئے عوام و خواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے یہاں علوم و فنون کی تدریس کے ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے، اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے زیر نظر رسالہ ”خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ“ اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں، اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں، مسئلہ حیات النبی ﷺ سمجھنے کیلئے پہلے مسئلہ کی تنقیح ضروری ہے اس سے بہت سارے مغالطے، دھوکے، اور شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔

- ①..... عالم دنیا میں نبی کریم ﷺ پر موت کا ورود برحق ہے، اسی لیے آپ ﷺ کی
- عالم دنیا کی زندگی ۶۳ سال ہے۔ ②..... روح زندہ ہے روح کی حیات کا کوئی بھی
- منکر نہیں۔ ③..... نبی کریم ﷺ اور باقی انبیاء علیہم السلام کے اجساد مبارکہ محفوظ ہیں۔
- ④..... نبی کریم ﷺ کا اصلی عنصری دنیوی جسم مبارک اپنی قبر اطہر میں زندہ ہے، یعنی
- روح اعلیٰ علین میں ہے اور روح مبارک کا تعلق ہے جسم انور کے ساتھ اور اس تعلق کی

وجہ سے جسم میں حیات ہے۔ ⑤..... جو لوگ قبر اطہر میں دنیاوی جسم انور کی حیات کے منکر ہیں ان کے پاس نہ قرآن کی آیت ہے اور نہ حدیث، البتہ قرآن حدیث کے نام پر دھوکہ ہے، کہ عالم دنیا کی موت کی آیات و احادیث کو قبر پر فٹ کر کے، روضہ اطہر میں نبی کریم ﷺ کے جسم اقدس کو بے حس و بے جان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ⑥..... اسی طرح جدید معتزلہ کے پاس علماء اہل سنت و الجماعت میں سے کسی معتبر عالم کا انکار حیات پر رسالہ تو کیا کوئی قول بھی نہیں ہے، البتہ حیات برزخی اور حیات روحانی کے لفظ سے دھوکہ دیا جاتا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا دنیوی، حسی، حقیقی جسم انور قبر اطہر میں زندہ ہے اسی لئے اس قبر کی حیات کو حیات دنیوی، حیاة حسی، حیاة حقیقی کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے اور چونکہ قبر عالم برزخ کا حصہ ہے اس لئے اس کو حیات برزخی کہا جاتا ہے اور چونکہ برزخ میں عالم دنیا کے برعکس راحت کا اولاً تعلق روح کے ساتھ ہوتا ہے اور روح کے واسطے سے جسم کے ساتھ اس لئے اس حیاة کو حیات روحانی کہا جاتا ہے، حیاة برزخی اور حیات روحانی کہنے سے قبر میں دنیوی جسم سے حیات کی نفی نہیں ہوتی، محمد شہباز عالم فاروقی نے رسالہ مذکورہ پر تخریج کر کے اس کو مفید سے مفید تر بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں رسالہ مذکورہ کو شرف قبولیت سے نواز کر عوام و خواص کیلئے ہدایت و استقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا اور آخرت میں نجات و فلاح کا ذریعہ بنا لیں۔ (آمین)

والسلام

منیر احمد غفرلہ

مدرس جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا

۲۰۰۹، ۱۰، ۳۱ء

## تقریظ

مفکر اسلام  
حضرت مولانا ابوعمار زاہد الراشدی صاحب

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

حضرت مولانا محمد حسن صاحب ہمارے ملک کے باذوق اور ہر دل عزیز اساتذہ میں سے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تدریس و تفہیم کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے، اور طلبہ کی ایک بڑی تعداد ان سے ہمیشہ استفادہ کرتی ہے۔

مسئلہ حیاتِ نبی ﷺ پر ان کے افادات کو کتابی شکل میں مرتب دیکھ کر خوشی ہوئی، یہ کتاب مرتب کرنے والوں کیلئے ذخیرہٴ آخرت ثابت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نفس مسئلہ کے بارے میں حضرت مولانا منیر احمد صاحب نے اسی کتابچہ پر اپنی تقریظ میں جو تنقیح کی ہے مجھے اس سے اتفاق ہے اور اس کتابچہ کو پیش کرنے والے دوست حافظ شہباز عالم فاروقی اور ان کے رفقاء کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ سعادت دارین سے نوازیں (آمین یا رب العالمین)

والسلام

ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

## تقریظ

# حضرت مولانا مفتی نعیم الدین صاحب مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور

عقائد اسلامیہ میں سے ایک اہم عقیدہ حیات النبی ﷺ کا بھی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا جسم اطہر آپ کی قبر مبارک میں بالکل صحیح و سالم حالت میں ہے اس میں ذرا بھی تبدیلی نہیں ہوئی، اور اسی جسم مبارک سے آپ کی روح مبارک کا تعلق ہے اور ایسا قوی تعلق ہے کہ آپ اپنے روئے مبارک پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کو سنتے بھی ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ تک پہنچا دیتے ہیں، یہ عقیدہ تمام اہلسنت و الجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے جو شروع دور سے چلا آ رہا ہے تمام اکابر دیوبند کثر اللہ سوادہم کا بھی یہی عقیدہ ہے جو اکابر دیوبند کے عقائد کی دستاویز کی کتاب ”المحمد علی الممفند“ میں درج ہے، قدیم اسلاف و اکابر اس عقیدہ کی تقریر اور تحریر اشاعت کرتے چلے آ رہے ہیں، اس عقیدہ کی اہمیت کے پیش نظر بانی دارالعلوم دیوبند قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رضی اللہ عنہ نے بھی ”آب حیات“ کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی تھی، دیگر اکابر بھی وقتاً فوقتاً لکھتے رہے ہیں، پیش نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، جس میں مرتب نے ہمارے مکرم و محترم بزرگ مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہم کے افادات کو جمع کیا ہے، ان افادات کو پڑھ کر قلبی سکون اور ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا کے ان افادات کو قبول و منظور فرمائے اور عوام الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

والسلام

نعیم الدین عفی عنہ

## تقریظ

جانشین حضرت درخواسی حضرت اقدس شیخ الحدیث و التفسیر

## حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواسی صاحب

امیر مرکز مجلس علماء اہلسنت و الجماعت پاکستان

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہم العالیہ کی زیر نظر کتاب ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ لکھ کر محبت رسول ﷺ کا اظہار اور اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند کے عقیدے سے اپنی وابستگی کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اور نوجوانان اسلام کو اس عقیدہ کی اہمیت دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور دوسرے نوجوانان اسلام کو بھی اس طرح دین اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محتاج دعا

حبیب الرحمن درخواسی

خادم علوم نبویہ

مہتمم جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خانپور

## تقریظ

شیخ الحدیث  
حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسنی صاحب ظلہ

ابن حضرت مولانا قاضی زاہد الحسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله وكفى والسلام على عبادة الذين اصطفى اما بعد  
شریعت مطہرہ کے تمام عقائد کی بنیاد وحی الہی پر ہے۔ خواہ وحی متلو ہو یا غیر  
متلو۔ اسی لیے ان عقائد کو ماننے والوں کے متعلق قرآن مجید کے شروع میں فرما دیا۔  
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (الآیہ) ان عقائد کو عقل کے پیمانے پر پرکھنا ممکن ہی نہیں،  
کیوں کہ جہاں عقل انسانی کی انتہاء ہے وہیں سے وحی الہی کی ابتداء ہے۔ صحابہ کرام  
رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان کی بلندیوں کی انتہاء پر فائز تھے۔ اس لیے نبی کریم،  
مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی ارشاد کو عقل کی کسوٹی پر نہ پرکھا بلکہ ارشاد گرامی سنتے ہی پکار  
اٹھے۔ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان تھا کہ ہماری آنکھیں،  
ہمارے کان غلطی کر سکتے ہیں لیکن جو صاحب وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ جو  
چیزیں مغیبات میں سے ہیں وہ ہماری آنکھوں سے تو اوجھل ہیں لیکن جس ذات  
بابرکات نے خود مشاہدہ فرمایا ہے ان سے سچا کائنات انسانی میں کوئی نہیں۔

کراما کاتبین کی موجودگی، عذاب و ثواب قبر اسی ارضی قبر میں، عرض اعمال،  
سمع صلوٰۃ و سلام عند القبر الشریف۔ اسی پاکیزہ، منزہ جسد عنصری کے ساتھ حیات کا  
عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پھر پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ خالق کائنات نے  
اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایٹازی خصوصیات سے نوازا تھا۔ آپ پر نماز میں وحی آتی تھی،  
آپ کو نماز میں جنت نظر آتی تھی، آپ کے پسینے میں جنت کی خوشبو مہکتی تھی، آپ چلتے  
تو زمین لپٹ کر قدموں میں آ جاتی تھی، آپ کے لعاب دہن مبارک سے کڑوا کنواں

میٹھا ہو گیا۔ آپ کے ہاتھ کی برکت سے بوڑھی بکری کے تھن دودھ سے جوش مارنے لگے۔ آپ نے ام المومنین، صدیقہ کائنات، اماں عائشہ صدیقہؓ کو جبرائیل امین کا سلام پہنچا کر فرمایا، عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھا ہے جسے میں دیکھ سکتا ہوں تو نہیں دیکھ سکتی اس کا پیغام میں سن سکتا ہوں تو نہیں سن سکتی، ام المومنین کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ آپ وہ سن لیتے ہیں جو ہم نہیں سن سکتے، وہ دیکھ لیتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک رکھا تو انگلیوں سے نہریں جاری ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے جو ارشاد فرمایا وہ حدیث بن گئی اور آپ ﷺ کے چہرہ انور کو جس خوش نصیب نے بحالت ایمان دیکھ لیا وہ صحابیؓ اور یقیناً جنتی بن گیا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عبادات کے شوق میں فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے آپ ﷺ کے صوم وصال کو دیکھتے ہوئے ارادہ کیا کہ ہم بھی صوم وصال رکھ لیا کریں تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ پھر جب صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور ﷺ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اَیُّکُمْ مِثْلِی؟ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ۔ تم میں سے کون ہے جو میری طرح ہو؟ میں تو رات اپنے رب کے ہاں گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔

دور حاضر کے معتزلہ (مماتیوں) نے جب نبی ﷺ کو اپنے اوپر قیاس کیا اور وحی الہی کے مقابلے میں اپنے عقلی گھوڑے دوڑائے تو ٹھوکر کھا گئے اور راہ حق سے بھٹک گئے۔ اسی قبر ارضی میں ثواب بھی ہوتا ہے۔ اور عذاب بھی۔ یہ فرمان رسول ﷺ ہے۔ لیکن مماتیوں نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس قبر میں ایسے سانپ ہوں جن کی پھنکار سے قیامت تک روئے زمین پر سبزہ نہ اُگے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے زیادہ سبزہ قبرستان میں ہی ہوتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا مَنْ صَلَّى عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهُ (الحدیث) اس کا انکار کرتے ہوئے جدید معتزلہ (مماتی) لکھتے ہیں اول تو یہ ناممکن ہے اور اگر ہو



بھی تو عندیت کیسے ہوگی؟ کیوں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا، اندر حجرہ عائشہ ہے (رضی اللہ عنہا) پھر اس پر ایک عمارت ہے اور پھر اس پر ایک عمارت ہے اور گنبد خضریٰ ہے۔ وغیرہ ذالک۔ یعنی یہ بات تو ہماری عقل میں نہیں آتی (العیاذ باللہ) عقیدہ حیات النبی ﷺ دو صحابہ رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مہاتموں کے پاس نہ کوئی آیت قرآنی ہے نہ حدیث رسول ہے (ﷺ) اور نہ ہی اجماع امت اور نہ ہی کوئی مستند دلیل۔

عجیب نکتہ.....! مہاتمی، آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا انکار کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے ہیں۔ إِنَّكَ مَيِّتٌ حَالًا لَّكَ أَيْكَ دِينِي طَالِبٌ عِلْمٌ بَعِيٌّ يَهْتَمُّ بِهٖ كَمَا جَبَّ يَأْتِي مَبَارَكًا نَازِلًا هُوَ تُوَّأَبٌ ﷺ زَنَدَهٗ تَحْتَهُ أَوْرِيَهٗ آيَتٌ كَهْتِي هٗ كَمَا مِيَتٌ هِي۔ اس وقت آیت بھی سچ اور آپ بھی زندہ۔ توجب اس وقت حق اور سچ ہے تو اب کیوں نہیں؟ آیت بھی ہے اور آپ ﷺ بھی اسی جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ تشریف فرما ہیں۔

بایزید وقت، عارف باللہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا اسم مبارک ”خوشبوؤں والا عقیدہ“ رکھا ہے۔ میرے نزدیک یہ بھی الہامی نام ہے۔ کیوں کہ ظاہر بینوں کو تو صرف پھول نظر آتا ہے اس کی خوشبو ان کی عقل میں نہیں آتی کیونکہ عقل خوشبو کی تعبیر نہیں کر سکتی۔ مگر ایمان والے پھول کو بھی مانتے ہیں اور اس کی خوشبو کو بھی مانتے ہیں اگرچہ عقل کی وہاں تک رسائی نہ ہو۔

اللہ کریم حضرت بایزید وقت دامت برکاتہم کے اس مہکتے ہوئے گلشن کی خوشبو سے فضائے عالم کو مزید معطر و معنبر بنائیں اور عشاق کے قلوب و اذہان کو مسرور و شاداب بنائیں۔ آمین، بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

ایک گنہگار مگر امیدوار شفاعت امتی

قاضی محمد ارشد الحسینی خانقاہ مدنی انک شہر

۱۳ ربیع المور ۱۴۳۱ھ

## تقریظ

شیخ الحدیث مفتی محمود الحسن مستعودی صاحب  
حضرت مولانا

شیخ جامعہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مظفر آباد آزاد کشمیر

الحمد لولہ والصلوة والسلام علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
شیخ طریقت محبوب العلماء والصلحاء امام القرف  
والنحو مرجع الخلاق میرے مشفق و محبوب بزرگ حضرت اقدس  
حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مرئیاں  
مرئج، مقاصد بعثت کی جامع تعلیم و تربیت کی ہم آہنگی کی آئینہ دار  
ہستی کسی پہلو محتاج تعارف نہیں ہے۔ اس ”خوشبو والے خوشبودار  
مشک بار عقیدہ“ سے والہانہ لگاؤ و ضایت کی برکت کے خود بھی  
خوشبودار ہیں جسکی مہک بندہ نے سفر حج و عمرہ میں رفاقت کی  
سعادت پر حرمین شریفین میں پھیلتی آنکھوں سے دیکھی اور محسوس  
کی ہے جامعہ اشرفیہ لاہور اجتماع العلماء میں حاضر ہوں چند  
سطور برائے دعا و توجہ تحریر ہیں۔

والسلام

بندہ محمود الحسن غفر ذنوبہ

مہتمم جامعہ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مظفر آباد آزاد کشمیر

## تقریظ

## حضرت مولانا محمد یسین صاحب

الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سید الرسل  
وخاتم الانبیاء والمرسلین  
اما بعد!

خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیاة النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عقائد اسلام  
کی جان اور ضروریات اہل سنت والجماعت میں سے ہے۔ اس کا منکر  
کبھی بھی حب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشبو اور قرب نبی علیہ الصلوٰۃ  
والسلام کی لذت محسوس نہیں کر سکے گا۔ عالم باعمل، ولی کامل، جامع  
الحاسن حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی  
تصنیف ”خوشبو والا عقیدہ“ ایک ایسی تصنیف ہے جس کی خوشبو اہل  
ایمان کے قلوب کو ہمیشہ معطر رکھے گی۔ حق تعالیٰ شانہ حضرت مفتی  
صاحب موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔ اور ان کی تصنیف کو قبولیت  
عامہ تامہ نصیب فرمائیں۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ تسلیماً  
کثیراً کثیراً۔

خادم القرآن

محمد یسین

جامع دار القرآن مسلم ٹاؤن

فیصل آباد

## تقریظ

### حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدیدہ راینڈروڈ لاہور

باسمہ سبحان

جامعہ مدنیہ جدیدہ کے استاذ الحدیث عزیز القدر مولانا محمد حسن صاحب زاد اللہ اقبالہ و حفظہ نے ”خوشبو والا عقیدہ“ کے عنوان سے جو زیر نظر کتاب تحریر کی ہے۔ بندہ اپنی معذوری اور کچھ نالائقی کی وجہ سے پوری طرح اس کو پڑھ نہیں سکا کہیں کہیں سرسری پڑھنے کے بعد بندہ امیدوار بھی ہے اور دعا گو بھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو خاص و عام کے لیے نافع بنا کر عزیز موصوف سلمہ تعالیٰ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین۔

حیات و ممات کے متعلق بندہ اس کتاب پر تحریر شیخ الحدیث الحاج حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تقریظ کی تائید کرتا ہے۔

سید محمود میاں

خادم جامعہ مدنیہ جدیدہ و خانقاہ حامد یہ

حضرت مولانا مفتی عبد الجبار صاحب

خلیفہ مجاز حضرت صوفی سرور صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اما بعد برادرِ مکرم مولانا محمد حسن صاحب زیدِ محبدم

کی کتاب کا احقر نے مطالعہ کیا، مولائے کریم موصوف کی

اس کاوش کو قبول فرمائیں، ذخیرہ آخرت بنائیں،

نافع فرمائیں اور ہم سب کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سفارش نصیب فرمائیں۔

عبد الجبار

مدرسہ اشرفیہ امدادیہ

سیکریٹری میٹروپولیٹن، سائٹ کراچی

## تقریظ

### سید سولت حسین شاہ صاحب

(مدینہ منورہ)

سب سے پہلے تو میں حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر درود بھیجتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب پر کچھ لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ زیر نظر کتاب ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ جو کہ پاکستان سے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے خاص شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے ارسال کی۔ اور بندہ نے اس کا مطالعہ کیا، بندہ کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے کہ وہ ہر وقت روضہ اطہر کے سامنے ہیں۔ پڑھنے کے بعد اتنی ٹھنڈک اور قلبی سکون ملا اور پڑھنے کے بعد روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت اور بھی لگن اور طلب سی ہو گئی۔ حضرت نے اس کتاب کو تالیف کر کے ہمارے اوپر بہت بڑا احسان کیا۔ اور میں دعا کرتا ہوں مولانا کے لیے اور شہباز فاروقی کے لیے کہ انہوں نے اس پر تخریج کر کے اس کو احسن انداز سے سنوار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

والسلام

سید سولت حسین عفی عنہ

حال مقیم مدینہ منورہ

## تقریظ

ترجمان اہل سنت والجماعت

حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب مدظلہ

ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

عقیدہ حیات النبی ﷺ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے، گمراہ ہے، مبتدع فی العقیدہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر بہت سے اکابر کی کتب منظر عام پر آچکی ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کاوش حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کی بھی ہے، امید ہے کہ یہ کتاب عشاق رسالت کیلئے قلوب کی تسکین کا باعث اور شفاعت رسالت کا سبب ہوگی۔

حق تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالا ایمان فرمائے اور روز محشر سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

والسلام

محمد الیاس گھمن

ناظم اعلیٰ اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

## تقریظ

استاذ العلماء مفتی ذکاء اللہ صاحب مدظلہ  
حضرت مولانا

مدیر: دارالعلوم ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وجیہ الاسلام حضرت مولانا محمد حسن صاحب زید مجدہ کی کتاب ”خوشبو والا عقیدہ عقیدہ حیات النبی ﷺ“ پڑھی جو آنکھ کیلئے موجب نور دل کیلئے باعث سرور اور روح کیلئے ذریعہ انبساط ہوئی۔

حیات انبیاء کرام ﷺ بنص قرآن و حدیث ثابت ہے جس پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ اسی بنا پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ ”محسن اعظم ﷺ اور تمام انبیاء کرام ﷺ اپنی قبور میں اجساد و عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں“۔

حضرت والا نے اس سلسلہ میں کتاب تالیف فرما کر اس پر فتن دور میں احسان فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت والا کی اس سعی کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کیلئے نافع بنائے (آمین)

محمد ذکاء اللہ

دارالعلوم ساہیوال



## تقریظ

محقق العصر مفتی محمد انور اوکاڑوی صاحب مدظلہ  
حضرت مولانا

جامعہ خیر المدارس ملتان

حامد اومصلیٰ و مسلماً اما بعد! بندہ نے بھی اس کتاب کو دیکھا ہے  
اہل سنت والجماعت کے مسلک کی اعتدال کے ساتھ ترجمانی کی  
ہے، بعض خوارق کا بھی ذکر ہے جو مشیت باری تعالیٰ کے تحت  
وقفاً فوقاً ظہور پذیر ہوتے ہیں، بہر حال حیات انبیاء علیہم السلام متفقہ  
مسئلہ ہے کشف و کرامات کے ذریعہ اس کے اثرات کا ظہور  
خوارق میں سے ہے جس پر خدا تعالیٰ چاہیں ظاہر ہوں جس پر  
چاہیں نہ ہو، اللہ تعالیٰ مؤلف کیلئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائیں  
اور زلفین کی ہدایت اور اہل حق کیلئے طمانیت قلبی کا ذریعہ  
بنائیں۔ (آمین)

والسلام

محمد انور اوکاڑوی

جامعہ خیر المدارس ملتان

## تقریظ

خطیب العصر روایات اکابر کے امین و ناشر

### حضرت مولانا پیر طریقت عبدالکریم ندیم صاحب

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت کا ایک ایسا متفقہ عقیدہ ہے کہ جس پر ہر صدی کے ہزاروں علماء و فقہاء محدثین اور مفسرین کا اجماع رہا ہے، اس دارقانی کی چند روزہ حیات مستعار کے بعد یہاں سے وصال انتقال یعنی وفات کا انکار قرآن مجید کی نص قطعی کا انکار ہے، جس کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے، عقیدہ حیات النبی ﷺ سے مراد اس جہاں سے جانے کے بعد قیامت میں اٹھنے سے پہلے درمیان کا عالم جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے، قبر اس کا ایک مکان ہے، اس میں روح مع الجسد کے تعلق کا نام حیات ہے، اس کا سب سے پہلے انکار معتزلہ نے کیا پھر طحیدین اور قادیانیوں نے اور اب کئی منکرین حیات النبی ﷺ ان بے دینوں کے اعتقاد و نظریات کے ترجمان بنے ہوئے ہیں، اکابر علماء دیوبند اہل سنت و الجماعت کے عقائد کی مسلم کتاب ”المہند علی المہند“ میں اس عقیدہ کی تشریح موجود ہے جو اسلاف امت کے عقیدہ کی ترجمان ہے۔ درود و سلام کا سماع عند قبر النبی ﷺ اسی مسلم عقیدہ کا ایک حصہ ہے جس پر بے شمار احادیث نبویہ ﷺ دال ہیں، جن کا انکار ناممکن و محال ہے، جو شخص عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوگا وہ یقیناً سماع درود و سلام عند قبر النبی ﷺ کا قائل ہوگا، اور جو درود و سلام عند قبر النبی ﷺ کا منکر ہوگا، وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا کھلا منکر ہے، خواہ وہ حیات برزخی کا دعویٰ دار کیوں نہ ہو۔

محقق العصر فضیلت الشیخ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رئیس مدرسہ محمدیہ چوہدری لاہور شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید رانیونڈ جو

ہمارے شیخ مرشد الصلحاء و فداء صحابہ و اہلبیت تاجدار سلسلہ رائے پور حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد خاص اور خلیفہ اجل ہیں، ایسے ہی شیخ الحدیث ولی کامل محدث جلیل حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے خلیفہ ارشد اور تلمیذ رشید ہیں، مولانا کے ہزاروں شاگرد ہیں، ان کے درس میں ہزاروں کی تعداد شمع پر پروانے کی طرح جان چھڑکتے ہیں۔

موصوف منکسر المزاج متواضع، کم گو، سادہ لباس، قبیح سنت مگر حق گو، ٹڈر بے باک اور اکابر کے عقائد و نظریات کے خوبصورت ترجمان ہیں۔

مولانا موصوف کے مختلف بیانات عقیدہ حیات النبی ﷺ کے مقدس عنوان پر کئے گئے ہیں جنہیں فاضل عزیز محمد شہباز عالم فاروقی صاحب جمع کر کے کتاب کی شکل میں شائع کر رہے ہیں۔

دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مثل آفتاب روز محشر ہم سب کیلئے ذریعہ نجات اور وسیلہ شفاعت بنائے (آمین ثم آمین)

والسلام

ابو محمد عبدالکریم ندیم

مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور

## تقریظ

حضرت مفتی محمد عبدالمنان صاحب مدظلہ  
مولانا

نائب مفتی و استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ وصحبہ واهل بیتہ اجمعین  
اما بعد! بندہ نے مذکورہ بیانات جو اب کتابی شکل میں شائع ہو رہے ہیں ان کا  
مطالعہ کیا، ماشاء اللہ موصوف نے جس درد دل اور محبت اور عقیدت سے سرشار ہو کر  
عقیدہ حیات النبی ﷺ کو اجاگر کیا ہے اس کا ادراک ہر وہ شخص کر سکتا ہے جو ان کا مطالعہ  
کرے گا، بلاشبہ یہ بیانات رسول اقدس ﷺ کی ذات عالی سے محبت اور عشق پیدا  
کرنے اور اہل سنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے عقیدہ حقہ کو قلوب میں راسخ کرنے  
کیلئے بہت مفید ہیں، نیز اکابر پر اعتماد کرنے اور ان سے محبت رکھنے کو جس انداز میں  
بیان کیا گیا ہے، وہ قابل صد تحسین ہے، اللہ تعالیٰ محترم مولانا محمد حسن صاحب دامت  
برکاتہم العالیہ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول و منظور فرمائیں اور ہم سب کو صحیح  
عقیدہ رکھنے اور اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

والسلام

محمد عبدالمنان عفی عنہ

نائب مفتی و استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

## تقریظ

### حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب

(سربراہ اہلسنت والجماعت پاکستان)

عقیدہ حیات النبی ﷺ امت مسلمہ کا ایک متفقہ اور مسلمہ عقیدہ ہے جسے گرامی قدر جناب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم نے خوشبو والا عقیدہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے خوشبودار ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اور یہ خوشبو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسے خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ سمجھتے ہیں اور اس خوشبو سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ امام الصوفی والخواجہ ولی کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے اس خوبصورت عنوان پر قلم اٹھایا ہے۔ اور بہت سارے اس مقدس خوشبو سے بھرے ہوئے واقعات کو اکٹھا کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خوبصورت انداز اور ترتیب کے ذریعہ سے اس خوشبو کو پھیلانے کی کوشش کی ہے اور وہ اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب نظر آ رہے ہیں۔ اللہ رب العزت انہیں بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور امت مسلمہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد احمد لدھیانوی

## تقریظ

حضرت  
مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام  
على سيد الرسل وخاتم الانبياء والمرسلين  
اما بعد!

میں نہایت مسرت کے ساتھ اس کتاب کی تصدیق و تائید  
کرتا ہوں۔ اہل حق کا موقف سمجھنے کیلئے اس کا مطالعہ ضروری  
ہے۔ لہذا اس کا مطالعہ ضرور کریں۔

اللہ وسایا عنہ

## تقریظ

### حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب

(برادر اکبر حضرت مولانا اعظم طارق شہید رحمۃ اللہ علیہ)

یا ربّ صلی و سلم دائماً ابد اعلیٰ حبیبک خیر اخلق کلہم  
وعلی آلہ واصحابہ وعلمائہ وشہدائہ و صلحائہ امتہ  
اجمعین۔

اما بعدا

حمد و صلوة کے بعد میں مشکور ہوں عزیزم محمد شہباز عالم فاروقی صاحب کا کہ  
انہوں نے ہمارے مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کے حرمین شریفین کے  
اسفار کے بیانات پر مبنی مجموعہ خوشبو والا عقیدہ یعنی عقیدہ حیاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم دکھایا اور کہا  
کہ اس پر تقریظ لکھ دیں۔ میں نے عذر کیا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں مگر عزیزم کے  
اصرار پر ایک گفتگو جو اس عقیدہ کے متعلق ہے اُس کو دیانت داری سے نقل کر دیتا ہوں  
ملتان شہر کے مضافات میں مظفر گڑھ کی طرف ہل مظفر آباد کے نام سے ایک شاپ  
ہے اُس کے متصل ایک بڑی جامع مسجد ہے جس میں سپاہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے اکثر اجلاس  
ہوتے رہے ہیں۔ ایک اجلاس کے موقع پر میں بھی وہاں کسی غرض سے حاضر ہوا تو  
مسجد کے متصل جو کمرے ہیں اُن کے اوپر والی منزل پر مولانا محمد اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ)  
اور علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) اور مولانا محمد اسماعیل محمدی اور چند اور افراد موجود  
تھے تو مولانا محمد اسماعیل محمدی صاحب نے علامہ علی شیر حیدری اور مولانا اعظم طارق  
(شہید رحمۃ اللہ علیہ) کو مخاطب کر کے کہاں کہ بعض علاقوں میں لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ مولانا

اعظم طارق (شہید رحمۃ اللہ علیہ) حیات النبی ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتے آپ وضاحت فرمائے۔ علامہ علی شیر حیدری (شہید رحمۃ اللہ علیہ) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وضاحتوں سے فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ علماء دیوبند کے عقائد المہند علی الممفند لے آئیں ہم اُس پر لکھ دیں گے کہ ہمارے عقائد یہی ہیں جو اس میں درج ہیں تو اس طرح مسئلہ مستقیل حل ہو جائے گا۔ مولانا اسماعیل محمدی صاحب اس پر راضی ہو گئے اس کے بعد مولانا نے اُن سے لکھو ایسا نہیں لکھو ایسا میرے علم میں نہیں ہے۔ میں نے جو دیکھا اور سنا اُسے یہاں نقل کر دیا میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو میرے برادر مولانا اعظم طارق شہید کا عقیدہ تھا اور میں بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوں اور اپنے تمام اکابر کی تائید کرتا ہوں۔

والسلام

محمد عالم طارق



## تقریظ

محقق اہلسنت حضرت مولانا

عبدالقدوس قارن صاحب مدظلہ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ

حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، ان کا شمار صرف ونحو میں بالخصوص اور درس نظامی کے دیگر فنون میں بالعموم ماہر مدرس اور طلبہ کے ہر و عزیز اساتذہ میں ہوتا ہے، اور روحانی اعتبار سے وقت کے کئی کامل شیوخ سے فیض حاصل کرنے کے ساتھ ہمارے امام اہل سنت حضرت گلبروی عظیمیہ کے خلفاء مجازین میں سے ہیں، انہوں نے ایک رسالہ ”خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ“ تحریر فرمایا ہے، یہ رسالہ مصنفین کی فہرست میں شامل ہونے کی غرض سے نہیں لکھا گیا بلکہ سفر حج کے دوران عشق نبوی علی صاحبہا التحیۃ والتسلیمات سے متعلق ابھرنے والے جذبات کا اظہار ہے، حرمین شریفین میں بالخصوص حرم نبوی میں ایک عام مسلمان کے عشق و محبت سے بھرپور جذبات قابل دید ہوتے ہیں، مگر اکابر اسلاف کے دامن کے ساتھ وابستہ قرآن و سنت کی تعلیم دینے والے صحیح العقیدہ عالم کے جذبات کو احاطہ تحریر میں لایا ہی نہیں جاسکتا اس کے باوجود جس حد تک عوام الناس کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہو اس کو معرض تحریر میں لا کر اہل علم اپنے قلوب کی تسکین کا سامان مہیا فرماتے رہتے ہیں، اس رسالہ میں دلائل حاشیہ میں بیان کئے گئے تاکہ شکوک و شبہات پیدا کرنے والوں کا سدباب اور تحقیقی ذوق رکھنے والوں کیلئے سکون قلبی ہو جائے اور اصل کتاب میں انتہائی سادہ اور عشق و محبت سے بھرپور انداز اختیار کیا گیا ہے تاکہ ہر درجہ کے طلبہ حتیٰ کہ تعلیم الاسلام پڑھنے والے طلبہ بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں اور اس عقیدہ کو ذہن نشین کر سکتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی قبور مبارکہ میں حیات کا مسئلہ امت کا متفق علیہ مسئلہ رہا

ہے، جدید دور کے بعض معتزلہ نے اس کو اختلافی بنانے کی ناکام کوشش شروع کر رکھی ہے جن کے پاس کوئی واضح دلیل نہیں ہے، وہ صرف قرآن کریم کی بعض آیات کا خود ساختہ مفہوم لے کر اور بعض اکابر کی عبارات کو توڑ مروڑ کر خود ساختہ مفہوم سے اپنے باطل نظریات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ اہل بدعت کی ترجمانی کر رہے ہیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے علماء دیوبند پر الزام تراشی کرتے ہوئے ان کی جانب یہ بات بھی منسوب کر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک میں حیات کے منکر ہیں اس کے جواب میں علمائے دیوبند کی جانب سے مصدقہ ایک تحریر ”المہند علی المہند“ کے نام سے شائع کی گئی جس میں واضح کیا گیا کہ ہمارا اور ہمارے اکابر کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں، اور روضہ اقدس کے پاس پڑھے گئے درود شریف کو خود سنتے ہیں اور دور سے پڑھے جانے والے درود شریف کو فرشتوں کے ذریعہ سے حضور ﷺ تک پہنچایا جاتا ہے، یہی نہیں بلکہ دیگر انبیاء کرام ﷺ بھی اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں، یہ معتزلہ اس بات کا پرچار کر رہے ہیں کہ ”المہند علی المہند“ میں عقیدہ کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک وقتی مصلحت کے تقاضے کے تحت لکھی گئی تحریر تھی، اور وہ اپنے اس جاہلانہ انداز سے الزام تراشی کرنے والے طبقہ کی طرفداری اور ان کی اتکبائی کا کردار ادا کر رہے ہیں، بحمد اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر نہ مصلحت کوش تھے اور نہ ہی وہ تقیہ باز تھے بلکہ انہوں نے جو لکھا اپنے عقیدہ کا اظہار بلا خوف لومۃ لائم کیا ہے، حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ نے بھی اکابر اسلاف کے نظریہ کو اجاگر فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی تحریر سے عوام الناس کو استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائے،

(آمین یا اللہ العالمین بحرمة سید المرسلین ﷺ)

والسلام

عبدالقدوس قارن (جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

## تقریظ

## سید عدنان کا خیل

جامعۃ الرشید کراچی

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مجدد الف ثانی سے لے کر شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تک ان گزشتہ تین سو سالوں میں برصغیر پاک و ہند نے آسمان تجدید و اصلاح کے جو آفتاب و مہتاب پیدا کیے ہیں عالم اسلام کی ماضی قریب کی تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور چشم فلک نے مقبولین بارگاہ الہی کی ایسی جماعت اور اتنے قدسی نفوس کہیں اور نہ دیکھے ہوں گے۔ اس مقدس جماعت سے اعلائے کلمۃ اللہ علیہ اسلام اور حمایت دین متین کی ایسی لازوال خدمت لی گئی ہے کہ پورا عالم اسلام عموماً اور مسلمانان برصغیر کی گردنیں خصوصاً ان کے احسانات کے آگے جھکی رہیں گی۔

سید الطائفہ حاجی امد اللہ مہاجر کی اور ان کے نامور اور باکمال خلفاء کی جماعت کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے۔ کہ ان کے متبعین اور پیروں کاروں نے اپنے اسلاف سے ورثہ میں جو علمی و روحانی میراث پائی تھی اس کی حفاظت و اشاعت اور اس سے اپنے گہرے اور مضبوط تعلق میں جو استقامت دکھائی ہے وہ بجائے خود عزیمت کی ایک لازوال داستان ہے۔ امداد اللہی سلسلہ الذہب کی ایک خوشنما اور بارونق کڑی ہمارے مخدوم حضرت مولانا محمد حسن صاحب کی ذاتی گرامی ہے۔ اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلنے اور چلانے کی جو غیر معمولی تڑپ اللہ نے ان کو عطا فرمائی ہے وہ دیکھنے کی چیز ہے لکھنے کی نہیں۔

زیر نظر رسالہ ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ حضرت مولانا حسن

صاحب کے بیانات ہیں جو سرکارِ دو عالم ﷺ کے مبارک شہر میں کیے گئے اور حلقہ علماء و طلباء میں خصوصاً عامۃ الناس کے ہاں عموماً بہت مقبول ہوئے ہیں۔ اس لیے میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو علمائے دیوبند کا عقیدہ ہے۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارک میں حیات ہیں اور روضہ مبارک کے سامنے پڑھا جانے والا درود خود سنتے ہیں اور درود سے پڑھا جانے والا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں کو بھی اس ذوق و وجدان کا کچھ حصہ نصیب فرمائے۔ جس کا وافر حصہ صاحب کتاب کو نصیب ہے۔

سید عدنان کا کا خیل  
خادم طلباء جامعۃ الرشید کراچی

## قرآن و سنت کی روشنی میں عقیدہ حیات النبی ﷺ

①..... قرآن پاک میں شہداء کے بارے میں حیات ثابت ہے اور آپ بھی مانتے ہو تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات ضرور ثابت ہوتی ہے۔

②..... حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عصا کو کیڑوں نے کھالیا سختی کے باوجود لیکن ان کے جسم کو نرمی کے باوجود بھی نہیں کھالیا کیونکہ ان کے جسم اطہر میں حیات موجود تھی۔

③..... سلیمان علیہ السلام کے بارے میں قرآن پاک میں خَرَّ آيَا سَقَطَ نَبِيٍّ آيَا خَرَّ زنده کے گرنے کو جبکہ سَقَطَ بے جان کے گرنے کو کہا جاتا ہے اس سے حیات النبی ثابت ہوتی ہے۔

④..... قرآن پاک میں ہے وَلَوْ نَهَمُوا أَنْظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوْ جَدَّ اللَّهُ تَوَابًا رَحِيمًا۔ ترجمہ: اور یہ لوگ جب آپ ﷺ کے پاس آویں جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو یوں کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی ہے تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے (سورۃ انعام آیت ۵۵۴) یہ حکم قیامت تک کیلئے عام ہے ما قبل الموت وما بعد الموت۔

⑤..... قرآن پاک میں ہے کہ ترجمہ: اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول (خدا) بھی ان کیلئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے

(سورۃ النساء آیت ۶۴)

⑥..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دفن کے تین روز بعد ایک بدوی نے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر اس آیت کریمہ سے مغفرت طلب کی

روضہ اطہر سے صدا آئی ”انہ قد غفر لك“

(تفسیر قرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۶۵، ۲۶۶)

⑥..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا فرماتے ہیں، اس حدیث کو روایت کیساتھ مسند بزار اور ابویعلیٰ نے مجمع زوائد ج ۸ ص ۱۲۱۱ مسند ابویعلیٰ ج ۶ حدیث ۳۲۲۵ فتح الباری ج ۶ ص ۱۲۸ الجامع الصغیر ص ۱۲۲ حیات الانبیاء ص ۳ بیہقی وغیرہ وغیرہ۔

⑦..... مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنے اس کمرہ میں جس میں کہ حضور ﷺ مدفون ہیں بلا حجاب داخل ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ ایک تو میرے شوہر ہیں اور دوسرے میرے والد صاحب، پس جب ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی تو اللہ کی قسم میں اس حجرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کی وجہ سے بغیر پردہ کبھی نہ جاتی تھی، علامہ طیبی شارح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک امر کی دلیل ہے کہ میت کا احترام بھی اسی طرح کیا جائے کہ جس طرح زندگی میں کیا جاتا ہے

(شرح طیبی ج ۳ ص ۴۱۸)

⑧..... حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں واقعہ حرہ کے دنوں میں حضور ﷺ کی قبر شریف سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا رہا، یہاں تک کہ لوگ واپس آ گئے (خصائص کبریٰ ج ۲ ص ۲۸۱، الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۲۸، زرقانی ج ۵ ص ۳۳۲، ۳۳۳)۔

⑨..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا تو وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں کھڑے نماز

پڑھ رہے تھے۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۶۸ مسند احمد ج ۳ ص ۱۱۳۸ سنن نسائی ج ۱ ص ۲۲۲ وغیرہ۔

①..... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بتایا کہ مات رسول اللہ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خیال تھا رسول اللہ ﷺ کو ظاہری موت بھی نہیں آئی ہے، بلکہ آپ ﷺ روضہ اطہر میں آرام کر رہے ہیں ابھی اٹھ جائیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ظاہری موت تو آئی ہے، آیت افان مات سے بھی یہی مراد ہے، حقیقت میں رسول اللہ ﷺ اور شہداء سب زندہ ہیں، شہداء صریح آیت سے اور رسول اللہ ﷺ دلالت النص سے اگر رسول اللہ ﷺ کی حیات کے

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں حسن بن قتیبہ خزاعی ہیں۔ جو کہ ائمہ جرح تعدیل کی نظر میں متروک الحدیث اور ضعیف ہیں۔ یاد رکھیے مسند بزار کی سند میں یہ راوی (حسن بن قتیبہ خزاعی) ہے لیکن ہمارے پیش نظر مسند ابو یعلیٰ کی روایت ہے جس میں یہ راوی نہیں بلکہ محمد بن کرام نے مسند ابو یعلیٰ کی سند کے تمام راویوں کی توثیق و صحیح کی ہے۔

۱۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں وصحیح البیہقی (فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲) ۲۔ علامہ بیہقی فرماتے ہیں رجال ابی یعلیٰ ثقات (مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱) ۳۔ علامہ عزیزی فرماتے ہیں وهو حدیث صحیح (السراج المنیر ج ۲ ص ۱۳۴) ۴۔ حضرت ملا علی قاری مرقات میں لکھتے ہیں۔ صحیح خبر الانبیاء احياء فی قبورهم (مرقات جلد ۲ ص ۲۱۲) ۵۔ علامہ مناوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ هذا حدیث صحیح (فیض القدير ج ۳ ص ۱۸۴) ۶۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے راویوں کو ثقہ کہا ہے۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۴۴۷ و جذب القلوب ص ۱۸۰) ۷۔ قاضی شوکانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لما صح ان الانبياء احياء فی قبورهم (تحفة الذاکرین شرح حسن حصین ص ۲۸) ۸۔ علامہ سید سمودی اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں رواہ ابو یعلیٰ برجال ثقات و رواہ البیہقی وصح (وقاء الوافاء ج ۲ ص ۳۰۵)

۹۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور یہ حدیث کہ انبیاء اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں صحیح ہے۔ (فضائل درود شریف ص ۳۷) ۱۰۔ مولانا انور شاہ کاشمیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ووافقه الحافظ الخ (ترجمہ) امام بیہقی کی اس صحیح پر حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے اتفاق کیا ہے۔ (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴)

بارے میں صریح آیت ہوتی تو ممانی حضرات کافر سمجھے جاتے لہذا یہ فتنہ ضال مضل، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا بدعتی فرقہ ہے، اہل سنت والجماعت سے بدعتی خارج مانا جائے گا اور اس فتنہ کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور گمراہ کرنے کے خطرہ سے بچوں کو ان سے تعلیم دلوانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔

⑫..... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ کیونکہ وہ دن حاضری کا ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ مجھ پر کوئی شخص درود نہیں پڑھتا مگر اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو۔ میں نے کہا وفات کے بعد بھی پیش کیا جائے گا؟ فرمایا کہ ہاں بعد الوفات بھی پیش کیا جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے۔ کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام طیبہ کو کھائے۔ سو اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے۔ اور اس کو رزق ملتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس طرح ہمارا درود آپ پر پیش کیا جائے گا۔ جب کہ آپ (بعد از وفات) ریزہ ریزہ ہو چکے ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجساد حرام کر دیئے ہیں۔ (یعنی زمین ان کو نہیں کھاتی) اس حدیث مبارکہ کو امام حاکم رحمہ اللہ اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہتے ہیں

① حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یعنی اس حدیث کی سند جید اور کھری ہے۔ (ترجمان السنن ج ۳ ص ۲۹۷)

② علامہ عزیزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یعنی اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (السراج المنیر جلد ۱ ص ۲۹۰)



## عقیدہ حیات النبی ﷺ اکابر علماء دیوبند کی نظر میں

جمع علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت محمد ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں (المحمد علی المفند ص ۲۱) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں (ہدیۃ الشیعہ ص ۴۴)۔

حجتہ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں

(ہدیۃ الشیعہ ص ۲۶۸)۔

محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت محمد ﷺ کے اس ارشاد کہ انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہوتے ہیں کا مطلب یہ نہیں کہ فقط ان کی ارواح زندہ ہیں بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام روح و بدن کے مجموعہ کے ساتھ زندہ ہیں (تحت الاسلام ص ۳۶)۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضور پاک ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کو اس عالم کا رزق دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہیں جو کہ صرف لذت حاصل کرنے کیلئے ہے۔

(نشر الطیب ماہ نامہ الحسن کا حکیم الامت نمبر ص ۲۰۷ دسمبر ۱۹۸۷)

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء کی حیات جسمانی کے صرف

قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور و شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔  
 رئیس المفسرین مولانا حسین علی واں بھچراں رحمۃ اللہ علیہ  
 حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو  
 میں خود سنتا ہوں جس نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے  
 (تحریرات حدیث نمبر ۲۱۱)

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر  
 شریف میں اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کوزمین نہیں کھا سکتی اور اس پر اجماع ہے امام  
 بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے  
 اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس موضوع پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔  
 (فضائل درود شریف ص ۳۲، ۳۳)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اکابر دیوبند برزخ میں آپ ﷺ کی جسمانی حیات کے قائل ہیں علماء دیوبند  
 اس کے اقراری ہیں کہ آج بھی امت کے ایمان کا تحفظ گنبد خضریٰ کے منبع ایمانی سے  
 ہو رہا ہے (ماہنامہ الرشید دارالعلوم دیوبند نمبر ۱۹۷۵)

حضرت امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

میرا عقیدہ وہی ہے جو حضرات اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی  
 قبروں میں اسی جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا، انبیاء علیہم الصلوٰۃ  
 والسلام کا ابدان دنیاوی کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہونا اہلسنت والجماعت کا  
 اجماعی اور متفقہ عقیدہ ہے (خدام الدین دسمبر ۱۹۶۰)

## شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبداللہ درخوآستی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا درخوآستی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۶۲ھ میں فریضہ حج ادا کرنے کے بعد روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اشعار کہے وہ یہ ہیں۔

هو حیى فى قبره كحياة الانبیاء  
وحرم على الارض ان تاكل اجساد الانبیاء  
حیاتہم اعلیٰ واكمل من الشهداء  
وشانہم ارفع فى الارض والسماء

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے، انبیاء علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے اعلیٰ اور اكمل ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان زمین اور آسمان میں بہت اونچی ہے۔

## شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

میرا اور میرے اکابر کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہیں یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے جو حضرات اس مسئلہ کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق نہیں سمجھتا نہ وہ علماء دیوبند کے مسلک پر ہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۱ ص ۹۰، ۹۱)

## منکرین حیات النبی ﷺ کے بارے میں

دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بحسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں، آپ ﷺ کے مزار مبارک کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے، آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، ہمارے کان نہیں کہ ہم سنیں، آپ ﷺ اپنے مزار میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بحسدہ و روحہ ہے، جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے، اور وہ بدعتی ہے، خراب عقیدے والا ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے، یہ عقیدہ صحیح نہیں ہے، حدیث میں ہے

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء (الحدیث)  
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ من صلی علی عند  
قبری سمعته ومن صلی علی من بعید اعلمته (رواہ ابو شیخ  
وسندہ جید القول البدیع، ص ۶۱۱) عن انس قال قال رسول  
الله ﷺ الانبياء صلوة الله عليهم احياء في قبورهم يصلون (رواہ  
ابن عدی والبیہقی وغیرہما)

تین حدیثیں نقل کر دی ہیں، اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں، جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا اور جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور خارج از اہلسنت والجماعت ہے، غرض پڑھنے والے کو ثواب بھی پہنچتا ہے اور مزار مبارک کے قریب پڑھنے سے آپ ﷺ سنتے بھی ہیں، اور اپنے مزار مبارک میں بحسدہ موجود ہیں اور حیات ہیں،  
واللہ اعلم بالصواب

کتبہ السید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

۱۳۵۶-۵-۱۳ھ

مہتمم دارالعلوم دیوبند (انڈیا)

## میرا عقیدہ حیات النبی ﷺ

شیخ المشائخ محدث کبیر حضرت اقدس  
مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
شیخ الحدیث و بانی جامعہ مدنیہ قدیم و جامعہ مدنیہ جدید

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

میرا عقیدہ حیات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ :

(۱) ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی معروف کتاب ”فیوض الحرمین“ سے اُن کا عقیدہ واضح ہے۔

(۲) اُن کے بعد شیخ الحدیث اول روح دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف ”آب حیات“ سے اُن کا عقیدہ ظاہر ہے۔

(۳) مجدد مائتہ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا عقیدہ اُن کی کتاب زُبْدَةُ الْمَنَابِك سے واضح ہے۔

یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دُنوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے (اور جو کچھ کلمات خطاب و توسل زُبْدَةُ الْمَنَابِك میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدر میں لکھے ہیں)۔ (ملاحظہ ہو : فتح القدر ج ۲ ص ۳۳۶ المقصد الثالث فی زیارة قبر النبی ﷺ)

(۴) حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں ۱۳۲۵ھ

میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ و شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد و مہاجر مدینہ منورہ رحمۃ اللہ علیہما نے ”المہند“ میں تحریر فرمایا ہے :

السؤال : مَا قَوْلُكُمْ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي قَبْرِهِ الشَّرِيفِ هَلْ ذَالِكَ أَمْرٌ مَّخْصُوصٌ بِهِ أَمْ مِثْلُ سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ حَيَاتُهُ بَرَزَخِيَّةٌ

الجواب : عِنْدَنَا وَعِنْدَ مَشَائِخِنَا حَضْرَةُ الرِّسَالَةِ ﷺ حَيٌّ فِي قَبْرِهِ الشَّرِيفِ وَحَيَاتُهُ دُنْيَوِيَّةٌ مِنْ غَيْرِ تَكْلِيفٍ وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِهِ وَبِجَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَالشُّهَدَاءِ - لَا بَرَزَخِيَّةٌ كَمَا هِيَ حَاصِلَةٌ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ بَلْ لِجَمِيعِ النَّاسِ كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ الْعَلَّامَةُ السُّيُوطِيُّ فِي أَنْبَاءِ الْأَذْكَيَاءِ بِحَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ بِحَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ فِي الْقَبْرِ كَحَيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا وَاشْتَهَدَ لَهُ صَلَاةُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَبْرِهِ فَإِنَّ الصَّلَاةَ تَسْتَدْعِي جَسَدًا حَيًّا إِلَى آخِرِ مَا قَالَ فَثَبَّتَ بِهَذَا أَنَّ حَيَاتَهُ دُنْيَوِيَّةٌ بَرَزَخِيَّةٌ لِكَوْنِهَا فِي عَالَمِ الْبَرَزَخِ وَلِشَيْخِنَا شَمْسِ الْإِسْلَامِ وَالدِّينِ مُحَمَّدِ قَاسِمِ الْعُلُومِ عَلَى الْمُسْتَفِيدِينَ قَدَّسَ اللَّهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ فِي هَذَا الْمَبْحَثِ رِسَالَةٌ مُسْتَقِلَّةٌ دَقِيقَةٌ الْمَاخِذِ بَدِيعَةٌ الْمَسْلُوكِ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا قَدْ طُبِعَتْ وَشَاعَتْ فِي النَّاسِ وَأَسْمَهَا بِحَيَاتِ أَيِّ مَاءِ الْحَيَاةِ

(از عقائد علمائے دیوبند (المہند) ص ۲۲۱ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

جس کا ترجمہ یہ ہے :

سوال : آپ حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کی قبر میں حیات کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیا آپ کو کوئی خاص حیات حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب : ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور اکرم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے (یعنی آپ باشعور ہیں) اَلْبتَّہ دُنیا میں جس طرح مکلف تھے اَب مکلف نہیں ہیں۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام اَنْبیاءِ علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ، حیات کی یہ قسم محض برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو جیسا کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ ”اَنْبَاءِ الْاَذْکِیَّاءِ بِحَیْوَةِ الْاَنْبِیَّاءِ“ میں تصریح لکھا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اَنْبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے اِنْج۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی حیات دُنوی ہے اور برزخی ہے کیونکہ یہ عالم برزخ میں جاری اور حاصل ہے اور ہمارے شیخ حضرت محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا ماخذ نہایت دقیق ہے اور وہ اَنوکھے طرز کا بے مثل ہے جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اُس کا نام ”اَب حیات“ ہے۔

المھند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دُنیا بھر کے اَساطین اُمت کے دستخط ہیں اور اُس کے مضامین کی تصدیقات و تقاریظ تحریر ہیں۔ سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب اَسیر مالٹا خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب وجانشین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نور اللہ قبور ہم کے ہیں۔ پھر

حضرت نانوتوی قدس سرہ کے تلمیذ خاص حضرت مولانا سید احمد حسن صاحب امر وہی رحمۃ اللہ علیہ کے اور حضرت مفتی عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ مفتی داڑ العلوم دیوبند، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب راپوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حکیم محمد حسن صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیر ہم علماء بلاد ہند کی تصدیقات درج ہیں۔ پھر علمائے مکہ مکرمہ کی تصدیقات ہیں پھر علماء و مفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات و تصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے اور دیگر علماء شام کی بھی، جامع ازہر اور مصری علماء کی بھی۔ یہ سب الحمد میں ہے ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔

(۵) ان حضرات کے بعد اُستادنا المحترم شیخ العرب والعمم حضرت مولانا السید حسین احمد المدنی نور اللہ مرقدہ جنہوں نے داڑ العلوم دیوبند میں ایک ٹلٹ صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب ”نقش حیات“ میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں :

(علماء دیوبند) وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ **بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجِسْمِ** کے مثبت ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔ رسالہ ”آب حیات“ نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لیے لکھا گیا ہے نیز **هَدْيَةُ الشَّيْخَةِ اجْوِبَةُ اَرْبَعِيْنَ حَصَّةٍ** دوم اور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس سرہ العزیز اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔

(نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳)

غرض اکابر دیوبند کا جو اہل سنت والجماعت حنفی ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آ رہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔



(۲) جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں :

وَالَّذِي نَعْتَقِدُهُ أَنَّ رُتْبَةَ نَبِينَا مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْلَى مَرَاتِبِ  
الْمَخْلُوقِينَ عَلَى الْإِطْلَاقِ وَأَنَّهُ فِي قَبْرِهِ حَيٌّ حَيَاةَ  
بَرْزَخِيَّةٍ أَبْلَغُ مِنْ حَيَاةِ الشُّهَدَاءِ الْمَنْصُوصِ عَلَيْهَا  
فِي التَّنْزِيلِ إِذْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُمْ بِلَارَيْبٍ وَأَنَّهُ يَسْمَعُ  
سَلَامَ الْمُسْلِمِ عَلَيْهِ (رِسَالَةُ الشَّيْخِ عَبْدِ اللَّهِ ص ۱۲)

اور جو ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کا  
مرتبہ تمام مخلوقات سے علی الاطلاق اعلیٰ ترین رتبہ ہے اور یہ کہ  
آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء  
کی حیات سے بڑھ کر ہے جسے قرآن پاک میں بیان فرمایا گیا ہے کیونکہ  
آپ شہداء سے بلاشبہ افضل ہیں اور یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے  
والے کا سلام سنتے ہیں۔ (رسالہ شیخ عبداللہ ﷺ ص ۱۲)

شیخ عبداللہ نے ”أَبْلَغُ مِنْ حَيَاةِ الشُّهَدَاءِ“ کا جملہ استعمال کیا ہے جیسے  
کہ سمجھانے کے لیے الھمد وغیرہ میں بھی حیات دنیویہ کے الفاظ لکھے گئے ہیں۔  
حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس  
رسالہ کے اقتباسات دیے ہیں پھر یہ مضمون دائر العلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی  
رسالہ ”الداعی“ میں بالاقساط شائع ہوا۔ مذکورہ بالا عبارت ”الداعی“ ۲۵ جنوری  
۱۹۷۸ء کے شمارہ سے لی گئی ہے۔

بہر حال یہی وہ مسلک ہے جس پر علماء امت کا اتفاق چلا آ رہا ہے۔

نوٹ : یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ علی الاطلاق بسمع

موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے، وہ لکھتے ہیں :

وَقَدْ ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَقِنُوا مَوْتَكُمْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَلْقِينُ الْمَيِّتِ سُنَّةَ مَا مَوْرِبِهَا وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ  
الْمَقْبُورَ يُسْأَلُ وَيُمْتَحَنُ وَأَنَّهَا يُؤْمَرُ بِالذُّعَاءِ لَهُ فَلِهَذَا قِيلَ  
إِنَّ التَّلْقِينَ يَنْفَعُهُ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ كَمَا ثَبَتَ  
فِي الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ مَعُ قَرَعِ نِعَالِهِمْ وَأَنَّهُ  
قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَأَنَّهُ أَمَرَنَا بِالسَّلَامِ  
عَلَى الْمَوْتَى فَقَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُرُّ بِقَبْرِ الرَّجُلِ كَانَ  
يَعْرِفُهُ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ حَتَّى يَرُدَّ  
عَلَيْهِ السَّلَامَ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱ ص ۹۸۲)

بخاری اور مسلم شریف میں یہ حدیث صحیح آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے مردوں کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو لہذا میت کی تلقین سنت ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے اُس کا امتحان ہوتا ہے اور یہ ہے کہ اس کے لیے دُعا کے واسطے کہنا چاہیے۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت (بخاری) میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ اُن کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں جو کچھ ان (بدر میں تین روز قبل ویران کنویں میں ڈالے گئے مقتول کافروں) سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان سے زیادہ نہیں

سُن رہے۔ اور آپ نے ہمیں مُردوں کو سلام کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحبِ قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ (قبر میں) اُس پر اُس کی رُوح لوٹا دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔“

لیکن ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سماعِ موثی کے اسی حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے۔

اللَّهُمَّ ارِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَارِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ

کتبہ

(۱) سید حامد میاں غفرلہ

۲۳/۲/۱۴۰۰ھ / نومبر ۱۹۸۰ء یکشنبہ

(۲) عبدالحمید غفرلہ مدرس جامعہ مدنیہ لاہور و فاضل دارالعلوم دیوبند

(۳) محمد کریم اللہ غفرلہ مدرس جامعہ مدنیہ و فاضل دارالعلوم دیوبند

(۴) ظہور الحق مدرس جامعہ مدنیہ

(۵) عبدالرشید عفی عنہ مدرس جامعہ مدنیہ

## ضمیمہ

بجواب مولانا نصیب اللہ خان صاحب سواتی

دارو حال کو جرانوالہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آپ نے جو مسئلہ دریافت فرمایا ہے وہ آج کل پھراٹھا ہوا ہے۔ علماء کرام نے دو بحثیں جدا جدا کر دی ہیں ایک کا تعلق انبیاء کرام سے ہے اور دوسری کا تعلق غیر انبیاء سے ہے۔

جنگ بدر کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے مردہ کافروں سے خطاب فرمایا ہے یہ روایت بخاری شریف میں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس سے سماع موتی کے ثبوت پر استدلال فرماتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نفی فرماتی تھیں اور ان کا استدلال اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتِي سے تھا۔

جب دو صحابیوں کا اختلاف ہوا تو ان میں سے جس کے قول کو بھی کوئی اختیار کرے باطل نہ ہوگا ٹھیک ہوگا۔ (دوسری طرف سماع موتی کے قائل حضرات اِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتِي سے سماع موتی ثابت کرتے ہیں جیسا کہ رسائل میں لکھا گیا ہے۔

لیکن انبیاء کرام کی خصوصیت الگ احادیث سے ثابت ہے مثلاً یہ ہے کہ توجہ الی اللہ بدرجہ کمال مع شعور بعد الوفاات بھی جاری رہتی ہے اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ۔ انبیاء کرام زندہ ہیں وہ اپنی قبروں میں حالت نماز میں (مناجات رب میں) مصروف رہتے ہیں۔ شب معراج حضرت آدم حضرت موسیٰ حضرت ابراہیم اور دیگر انبیاء کرام (علیہم السلام) کی گفتگو اور بعض کے کام بھی صحیحین میں موجود ہیں۔ یہ روایتیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ انبیاء کرام کا حال وفات کے

بعد غیر انبیاء سے مختلف ہوتا ہے۔

”موت“ نام ہے جسم سے رُوح کا اس طرح منفصل ہو جانے کا کہ دوبارہ اس کا تعلق بالجسم قیامت سے پہلے ایسا نہ ہو سکے جیسے اس انفصال سے پہلے تھا اگر ایسا تعلق دوبارہ ہو جائے تو اس انفصال کو ”نیند“ کہا جائے گا۔ اللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى (پ ۲۴) ورنہ وفات اور موت کہا جائے گا۔

اور اس معنی میں وفاتِ انبیاء کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا ورنہ انبیاء کرام کی تدفین جائز نہ ہوتی حالانکہ تدفین کی گئی ہے یہی إِنَّكَ مَيِّتٌ أَوْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ میں مراد ہے۔

اور لَبِثْتَ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فرمانے میں حضرت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو محسوس کیا وہی بتلایا اور جو محسوس کیا وہ صحیح تھا کیونکہ موت کے بعد رُوح کا تعلق ایک اور عالم سے ہو جاتا ہے وہاں زمانہ کا پیمانہ یہی ہے اِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ایک دن ایک ہزار سال کا ہوا تو سو سال ایک دن کا کچھ حصہ ہی ہوں گے۔ انسان کی حسابی تحقیق بھی یہ تھی کہ دوسرے گروں پر زمانہ کا اتنا زیادہ فرق ہے کہ اگر کبھی اہل زمین دوسرے گروں پر جائیں تو انہیں اپنے دوستوں سے مل کر جانا چاہیے کیونکہ دوسرے کرے میں وہ بہت تھوڑا عرصہ گزار کر جب واپس آئیں گے تو دنیا میں ستر سال گزر چکے ہوں گے اور دوست مر چکے ہوں گے۔ اب جس عالم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں وہاں بھی اسی قدر تفاوت زمانہ و کیفیات ہے وہ حمام سے غسل کر کے نکلے تھے واقعہ معراج تک اُن کی ایسی ہی حالت تھی کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً سر سے پانی کے قطرات ٹپکتے جیسے لگ

رہے تھے اور دنیا میں دوبارہ آنے کے وقت بھی یہی حال بتلایا گیا ہے۔ اس لیے حضرت عزیر علیہ السلام کے اس جواب سے استدلال تو کیا جاسکتا ہے کہ انہیں زمانہ گزرنے کا احساس نہیں ہوا۔ یا اُس عالم کے زمانے کا پیمانہ اور ہے۔ عدم سماع کا استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

میرے پاس وقت نہیں ہوتا اس لیے معذرت کے ساتھ اسی قدر پر اکتفاء کرتا ہوں۔ عنایت اللہ شاہ صاحب مقلد نہیں ہیں جو غیر مقلد ہو وہ خود کو مجتہد مانتا ہے ممکن ہے کہ وہ خود ہی کسی وقت بدل جائیں۔

والسلام

حامد میاں غفرلہ

۳ صفر ۱۴۰۲ھ / یکم دسمبر ۱۹۸۱ء سہ شنبہ

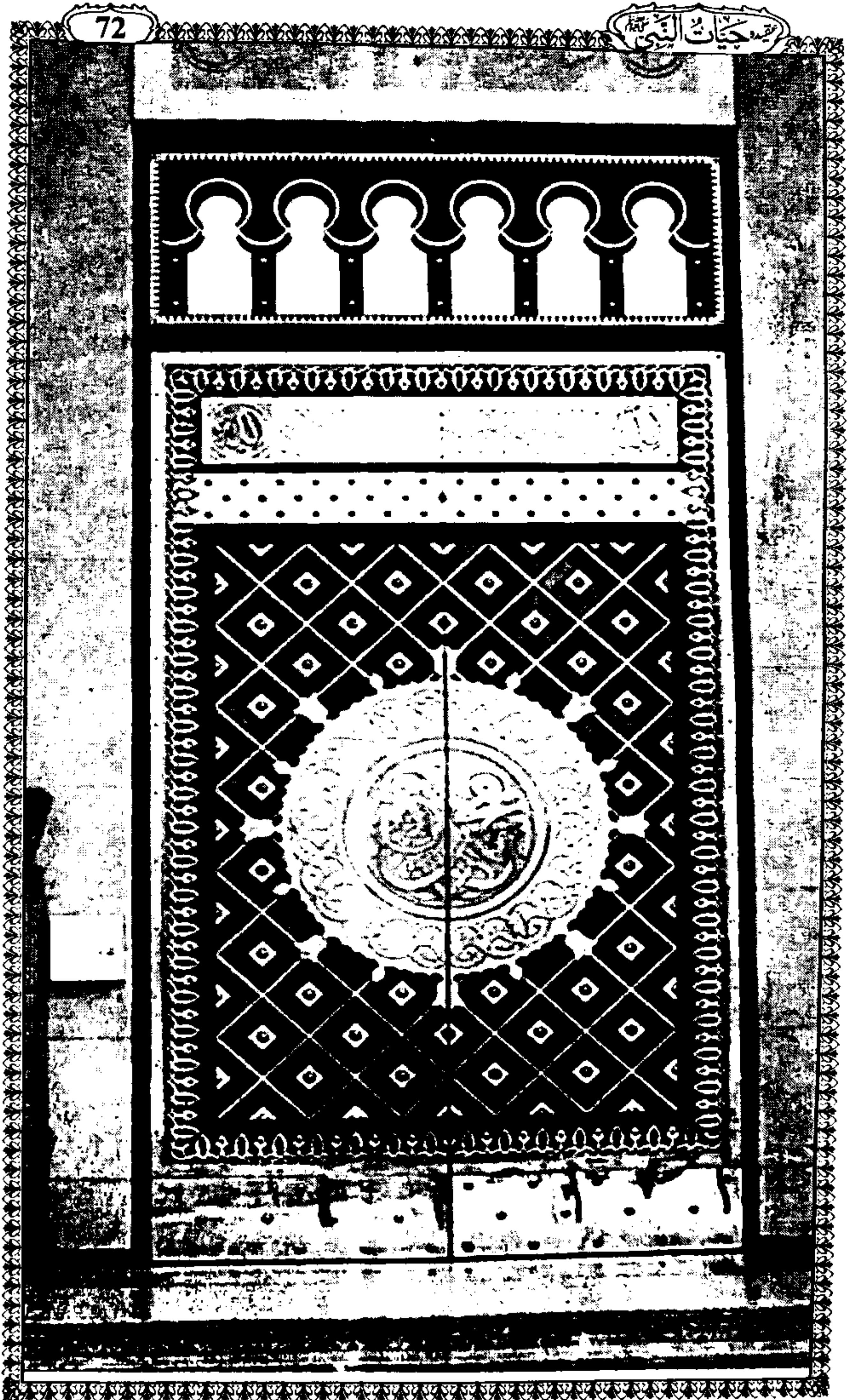
## فتویٰ خانقاہ سراجیہ کنڈیاں شریف ضلع میانوالی

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک جمع علماء کرام کا اجماعی طور پر عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے فرق صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں۔

روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اس کا لکا ہر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریریں بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کا صحیح پابند بنا کر اس پر استقامت نصیب فرما دے۔ آمین

فقیر خان محمد عفی عنہ

خانقاہ سراجیہ





## عقیدہ حیات النبی ﷺ

نبی ﷺ کی غلامی میں آکر تو دیکھو  
 ملے گا سکوں آزما کر تو دیکھو  
 ملیں گی تمہیں دو جہانوں میں عزت  
 چہرے پہ سنت سجا کر تو دیکھو  
 زیارت بھی ہوگی شفاعت بھی ہوگی  
 درودوں کے نغمے سنا کر تو دیکھو  
 روضہ اقدس میں ہیں آقا ﷺ زندہ  
 ذرا دل کے پردے ہٹا کر تو دیکھو  
 ملے گا سکوں قلب و جاں کو تمہارے  
 ذرا ان کی محفل سجا کر تو دیکھو  
 صحابہ رضی اللہ عنہم ہمارے ہمیں جاں سے پیارے  
 صحابہ رضی اللہ عنہم کا نعرہ لگا کر تو دیکھو  
 صحابہ رضی اللہ عنہم کا دشمن نبی کا ہے دشمن  
 اسے پاس سے تم بھگا کر تو دیکھو  
 عثمان ڈریں گے یہ کفار سارے  
 ذرا اپنا جذبہ دکھا کر تو دیکھو

## مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! آقائے دو عالم ﷺ، فخر دو جہاں ﷺ، سرور کونین ﷺ کی ذات اقدس کیساتھ محبت کے سمندر میں جوش اور ولولہ پیدا کرنے والا عظیم عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے، یعنی حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات ہیں اور اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھا جائے فرشتوں کے ذریعے نام لیکر مثلاً فلاں بن فلاں بارگاہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے اسی نیک عقیدہ کی برکت اور کشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے دیوانے پروانے سارے جہاں میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینہ منورہ پہنچ کر گنبد خضریٰ کی نورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام کا ہدیہ پیش کریں اور اپنے قلب و جگر اور جسم کے ایک ایک رومی کو ٹھنڈا کریں اس نیک مبارک عقیدہ پر علمائے سلف و خلف اور پوری امت، امت کے محبین اور دیوانوں کا اجماع ہے۔

حدیث شریف میں ہے، البرکتہ مع اکابرکم (الحدیث) جیسے اللہ تعالیٰ نے گھر کی برکت بزرگوں کے وجود میں رکھی ہے اسی طرح ہمارے دین کی برکت بھی اپنے بزرگوں کے سایہ میں ہے ان کے ساتھ عقیدہ اور عمل کے اندر موافقت میں ہے۔ اس لیے میرے عزیز ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی بلکہ اپنے بڑوں کے سائے میں رہنے کی بڑی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اکابر کے نقش قدم پر رکھے۔

اس پُر فتن دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے اکابر علمائے دیوبند سے دین مبین کی اشاعت و خدمت کا بہت بڑا کام لیا ہے ان سب کا بھی یہی مبارک عقیدہ تھا ان کے ساتھ جڑنے میں برکت بھی ہے حفاظت بھی ہے اور آخرت کی ہمیشہ کی خوشیوں میں پہنچنے

کی ضمانت بھی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین حق کی صحیح فہم نصیب فرمائیں۔ احباب نے بندہ کے ٹوٹے پھوٹے بیانات کو جمع فرما کر مرتب کیا ہے اللہ پاک سب کی نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

عبد ضیف

محمد حسن عفی عنہ

خادم عالی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

☆ مدرس جامعہ محمدیہ چوبرجی لاہور

☆ جامعہ مدنیہ جدیدہ رائیونڈ لاہور

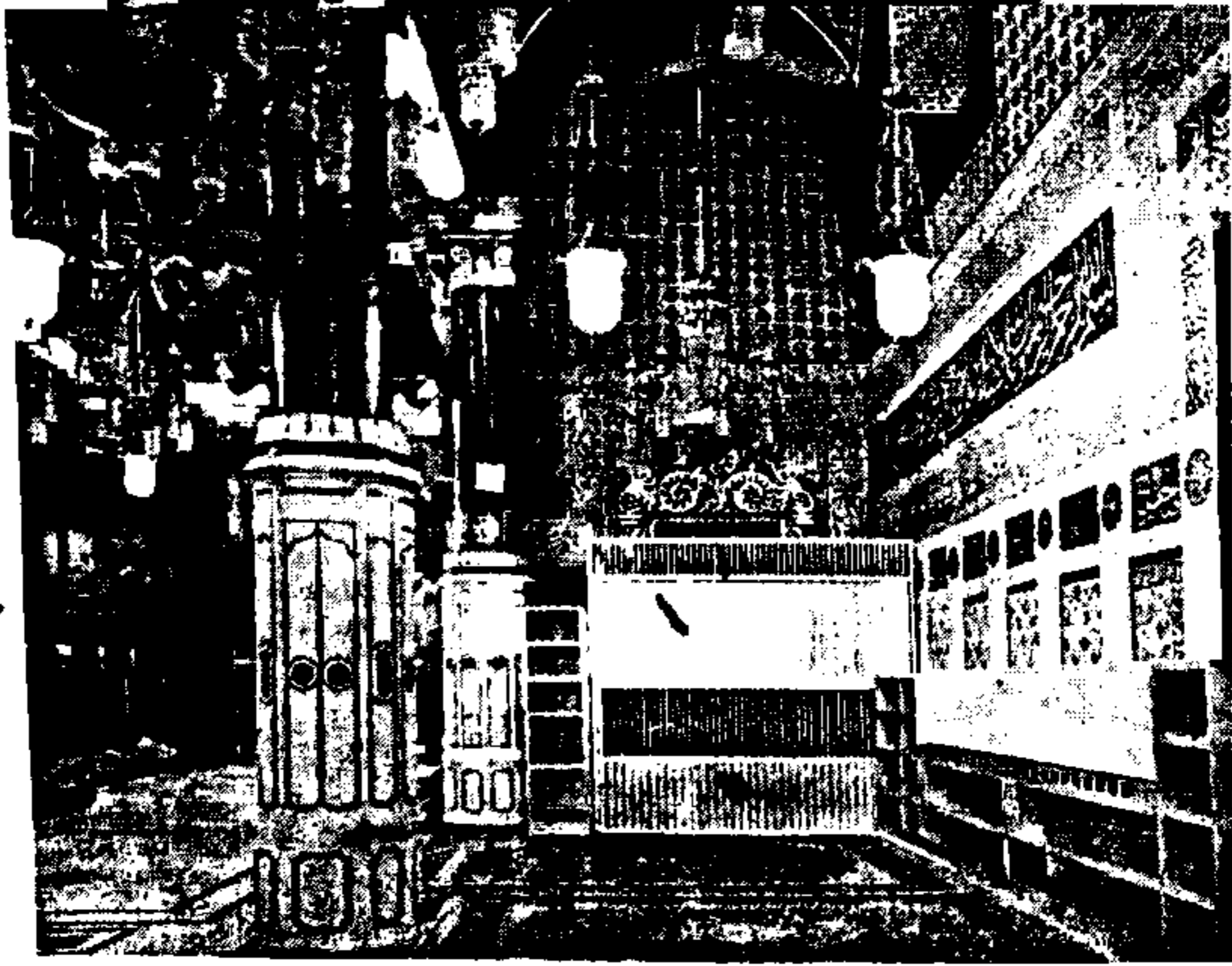
☆ جامعہ محمد موسیٰ روحانی البازی عظیمیہ رائیونڈ لاہور

☆ جامعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، گجومتہ لاہور

یہ اشعار حضرت اقدس حضرت صوفی سرور دامت برکاتہم العالیہ نے  
حضرت مولانا محمد حسن کو سفر حج پر روانہ ہوتے وقت لکھے۔

مدینہ کے راہیٰ ہمیں نہ بھلانا  
میرا نام لیکر سلام ان سے کہنا  
ملے پوری<sup>۳</sup> بخشش دعا بئیں<sup>۲</sup> کرانا  
یہی خود بھی ہر جا دعا کرتے رہنا

- |   |                                      |   |               |
|---|--------------------------------------|---|---------------|
| ۱ | مولانا محمد حسن دامت برکاتہم العالیہ | ۲ | نبی پاک ﷺ     |
| ۳ | یعنی بلا عذاب و بلا مواخذہ           | ۴ | نبی کریم ﷺ سے |
| ۵ | پوری بخشش کی                         |   |               |



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مدینہ منورہ میں پہلا بیان

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام  
على سيد المرسلين محمد وآله واصحابه اجمعين اما بعد  
اگلے قانون کا نام ہے قُلْنَ ظُلْنَ وَالْاَقَانُونَ۔ آپ نے قُلْنَ کے  
شروع میں ضمہ کیوں پڑھا ہے۔

دیکھو! کل آپ نے پڑھا تھا کہ قُلْنَ اصل میں قَوْلْنَ تھا یہاں ”واو“ کو  
الف سے بدلا ہے قَالَ اور بَاعِ والے قاعدے سے۔ قَالْنَ ہو گیا پھر التَقَا  
ساکنین علی غیر حدہ والا قانون جاری کیا کہ جب کہ پہلا ساکن مدہ ہو یا نون خفیفہ کا  
ہو۔ تو اس کو حذف کریں گے اور اگر پہلا ساکن مدہ اور نون خفیفہ نہ ہو تو اس ساکن کو  
حرکت کسرہ کی دیں گے جو کلمے کے آخر میں ہے جیسے لَوَسْتَطَعْنَا۔ اور اگر کوئی بھی  
ساکن آخر میں نہ ہو تو پہلے کو حرکت کسرہ کی دیں گے۔ جیسے يَخْصَمُونَ اور يَهْدَى  
اس کی مثال ہے۔ اب اگلے قانون کا سمجھنا بالکل آسان ہے وہ یہ ہے کہ واو مضموم ہو یا  
مفتوح ہو صیغہ ہو فعل ماضی معلوم کا، شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہو ہفت اقسام میں  
اجوف ہو، پھر وہ واو الف سے بدل کر جائے تو ”فاء“ کلمہ کو حرکت ضمہ کی دینی  
واجب ہے۔ تاکہ یہ ضمہ اس بات پر دلالت کرے کہ یہاں قبر میں واو ذن (حذف)  
ہوئی ہے اور یہ ضمہ واو کے لیے بمنزلہ ”کتبے“ کے ہے جو قبر پر بطور نشان کے لگائے  
جاتے ہیں۔

اور برکت کیلئے ابتداء میں اُس قانون کا ذکر ہے جس میں اس مبارک عقیدہ کو بیان  
کیا گیا ہے۔

## آغاز بیان

اسی طرح آپ یہاں ایک اہم عقیدہ ذہن نشین کر لیں کہ قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے اور قبر کا عذاب اور ثواب برحق اور سچ ہے۔ اللہ اپنی مہربانی فرمائے۔  
حدیث شریف میں آتا ہے۔

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من  
حفرة النار (الحدیث)

کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو۔ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں کا سوال:

ہمارے حضرت مولانا عمر پالنپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ڈاکٹروں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کہتے ہیں کہ قبر میں سانپ بھی موجود ہیں چھو بھی موجود ہیں۔ حالانکہ ہمیں تو نظر نہیں آتے؟

حضرت تو پھر بڑے حضرت تھے..... حضرت نے پھر لگے ہاتھوں ڈاکٹروں کو لیا۔ اور فرمایا: تم تو ڈاکٹر ہو۔ تم سب کی تحقیق ہے کہ آدمی کے جسم میں شوگر موجود ہے ذرا مجھے ایک چمچ چینی کی نکال کر دکھاؤ تمہاری تحقیق ہے کہ آدمی کے اندر لوہا موجود ہے فرمایا مجھے ایک کیل نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ آدمی کے جسم میں نمکیات موجود ہیں تو مجھے ایک چمچ نمک کی نکال کر دکھاؤ۔ وہ سب ڈاکٹر کہنے لگے کہ حضرت انسان کے اندر یہ سب چیزیں موجود تو ہیں لیکن دکھا نہیں سکتے۔ تو حضرت فرمانے لگے کہ ”قبر میں بھی سب کچھ موجود ہے لیکن دکھا نہیں سکتے“ اگر دکھا دیں تو سب کی دوڑیں لگ جائیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بالکل برحق اور سچ ہے قبر کا معاملہ بالکل برحق اور سچ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قبر کے عذاب و ثواب پر پردہ ڈال رکھا ہے کیونکہ قبر

کا جہان یہ برزخ کا جہان ہے اور برزخ کا معنی ہے ”پردہ“ اور پردہ وہیں ہوتا ہے جہاں پردے کے پیچھے کچھ ہو.....!!! اب یہاں پردے کے پیچھے کیا ہے.....؟ لاکھوں نمبر کا چشمہ لگا کر پردے کے پیچھے چھپے ہوئے عذاب اور ثواب کے مناظر کو نہیں دیکھ سکتے۔ جب تک کہ آقائے دو عالم، فخر دو عالم ﷺ کے فرمان کی محبت اور عقیدت کا چشمہ نہ لگائے۔ کیا ماننے کے لیے اتنا کافی نہیں ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ فرما رہے ہیں ”کہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے“۔ اب ہمیں بظاہر مٹی کا ڈھیر نظر آ رہا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے فرمان کی محبت کا چشمہ لگا کر دیکھیں گے تو مومن کے لیے یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آئے گا۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہم کمزوروں کے ایمان کی تقویت کے لیے پردہ اٹھا دیتے ہیں کسی کے ثواب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں اور کسی کے عذاب سے پردہ اٹھا دیتے ہیں۔

### حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دفن اور خوشبو کا واقعہ:

جیسے ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے توفیق نصیب فرمائی بندہ حضرت استاذوں کے غسل میں بھی شریک ہوا اور دفن میں بھی شریک ہوا۔ الحمد للہ ہمارے مدرسہ (جامعہ محمدیہ لاہور) کے طلباء وغیرہ نے کفن کا انتظام کیا جہاں تک بھی ہوسکا خدمت میں حصہ لیا۔

الحمد للہ وہاں (لاہور میں) میانی قبرستان ہے جہاں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا گیا اور حضرت کی قبر راستے کے قریب تھی تو حضرت کی قبر کو راستے سے الگ کرنے کے لیے دیوار بنائی جا رہی تھی تو اچانک قبر میں ایک سوراخ ہو گیا حضرت کی قبر سے ایسی خوشبو نکلی کہ پوری قبر کو خوشبو سے معطر کر دیا۔ بندہ جمعہ کی نماز پڑھ کر حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضر ہوا تو حضرت کی قبر جنت کے



باغیچے کا منظر پیش کر رہی تھی اور حضرت کی قبر سے تھوڑی سی مٹی لے کر سونگھی تو دل، دماغ خوشبو سے معطر ہو گیا اور کچھ مٹی جیب میں ڈال لی اور گھر روانہ ہو گیا۔ تو جب میں گھر پہنچا تو میں نماز کے لیے وضو کرنے جا رہا تھا تو چھوٹا بھائی مجھ سے کہنے لگا کہ ”آپ کوئی خوشبو لگا کر آئے ہیں“ میں نے کہا خوشبو تو کوئی نہیں لگائی میری جیب میں حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے اس کی خوشبو آ رہی ہے۔ بڑی شان اللہ نے ان کو عطاء فرمائی تھی۔

حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیش آنے والا میدان بدر کا واقعہ حضرت شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب واقعہ حضرت کے بیٹے نے مجھے سنایا۔ فرمانے لگے؛ کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ میدان بدر میں حاضر ہوئے تو وہاں اللہ پاک کی ذات سے دعا کی کہ یا باری تعالیٰ میں ایک عرصہ سے حدیث شریف کی خدمت کر رہا ہوں اگر یہ خدمت آپ کی بارگاہ میں قبول ہے تو مجھے بتلا دیا جائے کہ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کہاں کہاں لگے ہیں؟ تو کہتے ہیں؛ کہ حضرت یہ دعا کر کے فارغ ہوئے تو وہاں مختلف پتھروں سے آواز آنی شروع ہو گئی کہ

أَنَا مَوْضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

أَنَا مَوْضِعُ قَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

کہ میرے اوپر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک قدم لگا ہے میرے اوپر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم لگے ہیں۔ چودہ سو سال گذر گئے وہ پتھر ابھی تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں کو نہیں بھولے۔ تو اسی سے اندازہ لگائیں کہ جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود ہے اس مقام کی شان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کی کیا شان ہوگی وہ تصور سے بالا ہے۔ اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ:

اس لیے میرے عزیز! اہلسنت والجماعت کا اجماع ہے اور ہمارے تمام

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ یہی ہے کہ ”تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں نماز پڑھتے ہیں“ حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں حیات ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم مولانا عثمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اس مبارک عقیدہ کو ان الفاظ میں بیان فرمایا؛ کہ حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں دور سے درود شریف پڑھا جائے اللہ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی کوئی دیوانہ درود شریف پڑھتا ہے تو فرشتے نام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

موجودہ دور میں یہ عقیدہ رکھنا:

میں ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ بھی رکھیں کہ کوئی مشرق میں یا مغرب میں درود شریف پڑھے اور حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں سماع فرمائیں یہ بھی کوئی عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ ادب کے خلاف ہے۔ میں نے کئی مرتبہ حضور ﷺ کے روضہ اطہر کے قریب سے طلباء کو لاہور میں فون کیا میں انکی آواز سن رہا تھا وہ میری آواز سن رہے تھے بھائی عاطف نے مجھے یہاں مدینہ منورہ سے فون کیا میں وہاں لاہور اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا میں ان کی آواز سن رہا تھا وہ میری آواز سن رہے تھے۔

اب آپ بتاؤ کہ کیا یہاں سے کوئی سیدھی تار جاتی ہے؟ حالانکہ درمیان میں دریا بھی ہیں بڑے بڑے پہاڑ بھی ہیں لیکن سب کچھ چیرتی ہوئی آواز صاف پہنچتی ہے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے لوہے کے ان پُرزوں میں یہ طاقت رکھی ہے کہ مشرق میں بولنے والے شخص کی آواز مغرب میں سنی جا رہی ہے تو اللہ کے لیے کیا مشکل ہے کہ اپنے حبیب ﷺ پر کہیں بھی پڑھا جانے والا درود شریف وہ روضہ اطہر میں سنوا

دیں، یہ عقل کے خلاف نہیں بلکہ ادب کے خلاف ہے۔

کیونکہ وہ یوں کہ درود شریف ہدیہ ہے، تحفہ ہے اور ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو خود جا کر پیش کیا جائے یا کسی کے ذریعے بھیجا جائے۔ یاد رکھنا! جو خوش نصیب حجاج یہاں تشریف لاتے ہیں وہ تو درود شریف کا ہدیہ خود پہنچ کر پیش کرتے ہیں۔ اب آپ بتلائیں؟ حجاج کے علاوہ کتنے لوگ ہیں جو تڑپنے والے ہیں جن کی زندگیاں گذر گئی ہیں مدینے کے لیے تڑپتے تڑپتے۔ یہ تو اللہ کی رحمت ہے، اللہ کا فضل ہے، اللہ کا شکر ہے، اللہ کی مہربانی ہے اللہ نے اپنی رحمت سے اپنے عزیزوں کو مدینہ منورہ کا قیام نصیب فرما رکھا ہے۔

طلباء اور عوام کا روضہ اقدس سے عشق:

اب میرے پاس یہاں خطوط رکھے ہیں طلباء کے، خط پڑھ کر آدمی کو سوائے رونے کے کچھ نہیں ملتا ایسے تڑپتے ہیں، ایک دفعہ مجھے ٹکٹ مل گیا اور ایک آدمی کو نہیں ملا تو وہ مجھے گلے لگا کر رو رہا تھا کہتا تھا آپ جا رہے ہیں لیکن ہمارا یہ سلسلہ رہ گیا ہے بڑے تڑپنے والے ہیں۔

میرے عزیز! آپ حضرات بہت خوش قسمت ہیں، بڑی اللہ کی نعمت ہے اللہ نے جہاں آپکو بٹھا رکھا ہے اور جہاں آپکو پہنچا رکھا ہے اللہ کی اس نعمت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ بہت بڑی اللہ کی نعمت ہے بہت سے دیوانے جو یہاں پہنچ نہیں سکتے تو انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ! ہمارے لیے بھی کوئی انتظام فرما دیں اس مبارک ہدیہ کو بھیجنے کا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی فرمایا: گھبراؤ نہیں! ہم نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے کہ جہاں بھی ہمارے محبوب ﷺ کا کوئی دیوانہ درود شریف پڑھے گا فرشتہ نام لے کر بارگاہ اقدس میں درود شریف کا ہدیہ پیش کرے گا۔

## گنبد خضراء پر فرشتے کا تقرر:

بعض روایات میں آتا ہے؛ کہ گنبد خضراء پر اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اتنی قوتِ سماعت دے رکھی ہے کہ جہاں بھی کوئی شخص درود شریف پڑھتا ہے وہ سن لیتا ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔ بعض لوگ ایک عقلی اشکال کرتے ہیں کہ اتنے لوگ درود شریف پیش کرتے ہیں تو حضور ﷺ سب کا جواب کیسے دیتے ہیں؟

اس کا جواب ہمارے حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب مدظلہ گجرات والوں نے دیا۔ فرمایا کہ دیکھو.....! ٹیلی فون ایکسچینج پر آپ چلے جائیں وہاں پر ایک ہی وقت میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کالیں آرہی ہوتی ہیں اور ہر ایک کو جواب مل رہا ہوتا ہے۔ تو اب آپ بتاؤ! کہ کیا وہاں جواب دینے کے لیے کوئی سینکڑوں لوگ کھڑے ہوتے ہیں؟ نہیں..... بلکہ جو کمپیوٹر کے پرزے ہیں اللہ نے ان میں اتنی طاقت رکھی ہے کہ ایک ہی وقت میں سن بھی رہے ہیں اور جواب بھی دے رہے ہیں۔ تو جب ان پرزوں میں اتنی طاقت ہے تو حضور ﷺ کی ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے جو روحانی قوت عطا فرمائی ہے اس کی تو کوئی مثال ہی نہیں ہے۔

## حضور ﷺ کی روح مبارک کا حال:

یاد رکھنا.....! ہمارے ایک نیک استاذ فرمانے لگے کہ حضور ﷺ کی روح مبارک ہر وقت اللہ پاک کے دیدار میں مستغرق رہتی ہے ڈوبی ہوئی ہوتی ہے۔ فرمایا جب بھی کوئی سلام پیش کرتا ہے آپ ﷺ کی روح مبارک کے ایک حصے کو متوجہ کر کے سب کے سلام کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ جن کو اللہ نے آنکھیں دی ہیں تو اللہ پاک انکو یہ نورانی منظر دکھا بھی دیتے ہیں۔

## حضور ﷺ کا اپنے خاص مہمانوں کی میزبانی کرنا:

(یعنی آپ ﷺ کی مبارک دعا و توجہ کی برکت سے من جانب اللہ کسی بندہ کے

دل میں میزبانی کا خیال القاء ہونا)

ہمارے حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (جن کی قبر جنت البقیع میں ہے آخر میں انکا قیام یہیں رہا ہے) کے پاس ایک آدمی آیا تو دوران گفتگو حضرت فرمانے لگے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاص مہمانوں کی خود میزبانی فرما رہے ہیں۔ وہ جو سننے والا آدمی تھا اس کو کچھ تر ڈو دہوا حضرت نے پھر قسم اٹھا کر کہا کہ واللہ.....! خود میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔ بس! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کیسے بیان ہو سکتی ہے؟

بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر

مدینہ منورہ کے لوگوں کی خوش قسمتی:

آپ حضرات بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس نورانی ماحول میں رکھ رکھا ہے۔ اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام جب بھی موقع ملے پیش کرتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اللہ میرے عزیزوں سے راضی ہو جائے اللہ تعالیٰ سب کو خوش رکھے۔

ہمارے پاکستان کے دو بڑے بزرگ ہیں:

(۱) حضرت خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(۲) حضرت نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تو بندہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس سید نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حج کے مبارک سفر میں مدینہ منورہ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائی۔ ہم یہاں جو محلہ ہے ”عتابیہ“ اس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

خواجہ خواجگان حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب 5 مئی بروز بدھ 2010 کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

مدینہ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت اور عجیب واقعہ:

”بئر رومہ“ (جسکو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر وقف کیا تھا) کے پاس ایک مسجد ہے ”ریان“۔ وہاں ایک عرب رہتے ہیں تو انہوں نے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کھانا کیا مغرب یا عشاء کے بعد۔ تو وہ خود بتلانے لگے کہ میرا مکان پہلے جنت البقیع کے قریب تھا اور فرمانے لگے کہ ”میں نے خود کئی مرتبہ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ ”جنت البقیع“ میں رات کو کئی میتیں لائی جاتی ہیں اور کئی میتیں نکالی جاتی ہیں۔“ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر کئی مرتبہ دیکھا ہے، میں نے یہ بات پہلی مرتبہ سنی تو حیران رہ گیا تو ہمارے حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔ کہ اگر ایک میت اس قبرستان کے شایان شان نہیں ہوتی تو اس کو نکالا جاتا ہے اور اگر کوئی دیوانہ بڑھنے والا ہے لیکن مشرق یا مغرب میں اس کا انتقال ہوا ہے اسکی محبت اور بڑھاپے کی برکت سے بعض مرتبہ اللہ تعالیٰ اسکو یہاں پہنچا دیتے ہیں ایسا ہوتا ہے، پھر اس پر ایک واقعہ بھی سنایا۔

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی عجز و انکساری اور ایک اللہ والے کا قصہ:

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جب کوئی عجیب واقعہ پیش آتا تھا تو اس کو غائب کے صیغے کے ساتھ استعمال کر کے بتلاتے تھے اپنی طرف نسبت نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے تو جنگل میں ایک مسجد دیکھی۔ دیکھا کہ وہاں ایک اللہ والے تھے تو جب ان سے ملے تو بڑے خوش ہوئے۔ وہ فرمانے لگے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ میرے انتقال کا وقت قریب ہے۔ تو فرمانے لگے اگر میرا

انتقال ہو جائے تو آپ کو غسل میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ بس آپ مجھے تختے پر لٹا دینا پھر جب پانی ڈالنا ہو دائیں یا بائیں کروٹ پر تو آپ انگلی سے اشارہ کر دینا تو میں یوں ہو جاؤں گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ حضرت نے جب غسل دیا تو یہی معاملہ پیش آیا۔ حضرت نے غسل دے کر چار پائی پر رکھ دیا کفن وغیرہ پہنا دیا اور کپڑا وغیرہ ڈال دیا۔ اب وہاں تھوڑی دیر کھڑے ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ میت میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ میت چار پائی سے اٹھی اور پھر سامنے ایک روشن دان تھا اس کے ذریعے سے باہر نکل گئی۔ اب وہ آسمان کی طرف جارہی ہے پھر ایک حد پر پہنچنے کے بعد اس نے قبلہ کی طرف رخ کر لیا۔ تو حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ یوں ہوتا ہے کہ بعض اللہ والوں کا انتقال کہیں ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں مکہ و مدینہ پہنچا دیتے ہیں۔ یہ چیزیں اندر کی ہیں بعض اہل اللہ جن کو اللہ تعالیٰ نے باطن کی آنکھیں نصیب فرما رکھی ہیں ان کو نظر آتی ہیں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اور امتحان:

ہمارے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تو سنا ہے کہ آپ کو وضوء کے پانی میں گناہ جھڑتے ہوئے نظر آجاتے تھے حاسدین ہر زمانے میں ہوتے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ امام صاحب شاید اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم آپ کا امتحان لینگے تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں بھائی! لے لو۔ مسجد میں وقت مقرر کیا گیا امتحان لینے کا۔ تو حضرت امام صاحب پہنچ گئے تو جیسے ہی پہنچے تو ایک آدمی غسل کر رہا تھا تو وہ پانی نالی میں بہہ رہا تھا تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نالی پر بیٹھ گئے۔ تو فرمایا کہ مجھے اس پانی کے اندر والدہ کی نافرمانی کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ تو لوگ حیران رہ گئے۔

تو فرمایا کہ دیکھو میں ابھی تک ملا بھی نہیں ہوں اب جب نکلے تو خود پوچھ لینا تو وہ غسل کر کے باہر آیا تو لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیا کر کے آئے تھے؟ تو اس نے کہا کہ گھر

والدہ صاحبہ سے جھگڑا ہوا تھا۔ طبیعت میں تیزی آگئی تو میں نے سوچا کہ غصہ تو حرام ہے چلو مسجد کے غسل خانے میں غسل کر کے آجائیں تاکہ میری طبیعت ٹھنڈی ہو جائے۔ تو اس وقت علماء کرام نے بیک زبان کہا کہ جو آنکھیں حضرت امام صاحب کی دیکھتی ہیں وہ ہماری نہیں دیکھتیں۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو فرمایا وہ برحق اور سچ ہے۔

اس لیے میرے عزیز یہ سمجھو! کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان پر آمنا و صدقنا کہنا

ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرما دیا؛

انما القبر روضة من رياض الجنة (الحديث)

کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

ہماری آنکھوں کو تو یہ مٹی نظر آئے گی لیکن یہ سمجھنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق

یہ مٹی کا ڈھیر نہیں ہے۔ اسی لیے حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب

لوگ قبرستان میں کسی کو دفن کرنے جاتے ہیں تو دیکھنے والے تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ گڑھا

ہے لیکن فرمایا جو گڑھے میں اتر رہا ہے اس سے پوچھو؟ اس کے سامنے ایک دوسرا

جہان کھل رہا ہے۔ اس کو آپ یوں سمجھ لیں کہ عالم برزخ کی مثال عالم خواب کی طرح

ہے۔ اب مثال کے طور پر بھائی عبدالملک ہیں، یہ سردی کے موسم میں رضائی میں

آرام فرما رہے ہوں اب دیکھنے والا تو یہی سمجھے گا کہ یہ رضائی میں لیٹے ہوئے ہیں

۔ دیکھو! سردیوں کے موسم میں جو رضائی میں آرام کر رہے ہوں اور پاؤں پھیلے ہوئے

ہوں تو بالکل وہ شکل قبر کی طرح بن جاتی ہے۔ اب دیکھنے والا تو یہ سمجھے گا کہ عبدالملک

رضائی میں آرام کر رہے ہیں لیکن آپ عبدالملک سے پوچھیں کہ آپ کہاں پہنچے

ہوئے تھے؟ تو یہ کہیں گے کہ بھائی میں تو مکہ مکرمہ کی سیر کر رہا تھا بیت اللہ شریف کا

طواف کر رہا تھا۔ اب آپ خود بتاؤ کہ آپ ان کی تصدیق کریں گے یا نہیں؟

یہ عالم برزخ جو قبر کا جہان ہے جو اس کے اندر لیٹا ہوا ہے اس کے سامنے وہ کتنا وسیع

ہے؟ میں عرض کروں کہ یہ اتنا وسیع ہے کہ ساتوں زمینیں اور ساتوں آسمان اس میں چھپ



سکتے ہیں۔ جیسا کہ عالم خواب..... یہ اتنا وسیع ہے کہ بعض لوگ لاہور میں رائیونڈ مرکز کے اندر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں ان میں کتنے خوش نصیب ایسے ہیں کہ اللہ پاک انکو وہیں مکہ و مدینہ دکھلا دیتے ہیں حضور ﷺ کی زیارت کروا دیتے ہیں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف اور امتحان:

حضرت مولانا امین صفدر اودکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسکول ٹیچر تھے ہم نے سنا تھا کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا کشف بہت مشہور ہے کہ ان کو حلال اور حرام چیزوں میں تمیز ہو جاتی ہے۔ تو ہم نے پانچ روپے کے سبب خریدے ان میں ایک روپیہ جو تھا وہ دو نمبر..... اب کیا لفظ بولوں..... حرام کا تھا۔ چار روپے حلال کے تھے اور ایک روپیہ..... غالباً مجھے کچھ ایسا ہی یاد پڑتا ہے۔ اب ان پانچ روپے کے سبب خریدے اور حضرت کے پاس پہنچ گئے۔

تو حضرت نے بس! جو چار روپے کے حلال سبب تھے الگ کر دیئے اور جو حرام پیسوں کے سبب تھے وہ الگ رکھ دیئے۔ اب یہ حضرات بڑے متاثر ہوئے کہ ہم نے جو گمان کیا تھا وہی نکلا۔ پھر یہ جو اسکول ٹیچر تھے فرمانے لگے کہ حضرت ہمیں بیعت فرمائیں۔ تو فرمایا چلے جاؤ۔ تم بیعت کے لیے تھوڑا ہی آئے تھے تم تو امتحان لینے کیلئے آئے تھے تو انہوں نے اٹھا دیا۔

حضرت استاذ مولانا امین صفدر اودکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میں دوسرے دن دوبارہ حاضر ہوا۔ حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بیعت فرمائیں تو فرمایا کہ ہاں۔ اب تم بیعت کے لیے آئے ہو بیعت ہو جاؤ۔ کیا عجیب شان ہے۔

ایک شیخ حق کے متلاشی:

ایک شیخ ہیں جو کہ مدینہ منورہ میں رہتے ہیں وہ فرمانے لگے کہ مجھے پہلے شک تھا کہ حق راستہ کون سا ہے؟ تو میں ایک مرتبہ رائے و نڈ تبلیغی مرکز میں گیا اور میری

تشکیل سوات کے علاقے میں ہوئی تو وہاں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی خواب میں بتلایا گیا کہ جس راستے پر نکلے ہوئے ہو یہ برحق ہے دین کے جتنے راستے ہیں سب برحق ہیں ہر ایک کی اللہ نے عظمت رکھی ہے۔ میرے عزیز! آپ نے فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ احکام دو قسم کے ہیں: بعض ”خلاف القیاس“ ہوتے ہیں اور بعض ”موافق القیاس“ ہوتے ہیں اور جو حکم ”خلاف القیاس“ ہو اس کو ”امر تعبدی“ کہتے ہیں۔ ”امر تعبدی“ کا مطلب کیا ہے؟ ہدایہ میں بھی آتا ہے کہ ”امر تعبدی“ ”عبد“ سے ہے۔ اور ”عبد“ کا معنی ہے غلام، تو مطلب یہ ہوا کہ وہ ہیں آقا، ہم ہیں غلام، وہ جو فرمائیں سر آنکھوں پر اصل بندگی اسی میں پائی جاتی ہے اور جو حکم ”موافق القیاس“ ہو تو اس کے ماننے میں تو کچھ اپنی عقل کا بھی دخل ہوتا ہے اور جو ”خلاف القیاس“ ہو اس کو اگر مانے گا تو غلام بن کر مانے گا۔ اس لیے حضرت علی فرماتے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جنت بھی ہے جہنم بھی ہے۔ فرمایا اگر جنت اور جہنم میرے سامنے پیش کر دی جائیں تو میرے ایمان میں ایک رتی کا اور ایک ذرہ کا بھی اضافہ نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ کی صداقت:

ایک مرتبہ یہیں مدینہ منورہ میں تجارت کا قافلہ آیا حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ میں پیسے کل ادا کروں گا حضور ﷺ تشریف لے گئے بعد میں ان لوگوں کو خیال آیا کہ ہم نے آپ ﷺ کا مکان بھی نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ سے کوئی تفصیل بھی نہیں پوچھی۔ تو ایک بڑھیا عورت تھی اس قافلہ کے اندر تو اس نے کہا کہ آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو کچھ فرمایا ضرور ادا کریں گے۔ یہ نورانی چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں ہے۔ حضور ﷺ دوسرے دن تشریف لائے اور وہ رقم ادا کر دی۔ تو یہ بہت بڑی نسبت ہے۔ اس نسبت کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے میرے عزیز! کم ہے۔ تو یہ نیک عقیدہ اپنے پلے باندھے رکھنا۔

## عقیدہ حیات النبی ﷺ کی کرامت کا ظہور:

الحمد للہ..... ہمارے پاکستان میں دورہ میں طلباء آتے ہیں اس سال بھی الحمد للہ تقریباً آٹھ سو طلباء تھے ان میں پھر مختلف ذہنوں کے طلباء ہوتے ہیں تو میں اور عقائد کے بیان کے ساتھ ساتھ اس نیک عقیدہ کا ذکر بھی خاص طور پر کرتا ہوں۔ پچھلے سال رمضان شریف میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا بس میں اللہ کی توفیق سے ہی عرض کر رہا ہوں اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں ہاں! عقیدہ کی حقانیت کے اوپر میں عرض کر رہا ہوں۔ رمضان شریف کا پہلا عشرہ تھا غالباً پہلی جمعرات تھی یہ ہمارے اساتذہ کرام کے دورہ کا سلسلہ ہوتا ہے کہ وہ تشریف لاتے ہیں تو تقریباً ۶۰ یا ۷۰ علماء اور اساتذہ تھے ان کے ساتھ بھی ان چیزوں کا تکرار کرتا ہوں۔ یہ ان کی محبت ہے اللہ ان کو جزائے خیر دے۔ تو میں یہی حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں اس نیک عقیدے کا تذکرہ کر رہا تھا اور ساتھ یہ بھی عرض کر رہا تھا کہ دیکھو! ہمارے شیخ حضرت موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی اور اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو آئی تو میں نے کہا کہ جب ان کے غلاموں کے غلاموں کا یہ حال ہے خود آقا کی کیا شان ہوگی.....! ان کے روضے کا کیا عالم ہوگا.....! ان کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا.....!

حضور ﷺ کی قبر اطہر کی خوشبو کا بیان تو حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے ایک شعر

میں فرمایا ہے

ما ذا علی من شم تربة احمد  
ان لا یشم مدی الزمان غوالیا  
صُبَّت علی مصائب لوانها  
صُبَّت علی الايام صرن لیالیا

”کہ جس نے حضور ﷺ کی تربت کی خوشبو کو سونگھ لیا اگر وہ عرب کی

بہترین خوشبو عالیہ نہ سونگھے تو کوئی پرواہ نہیں ہے“

تو یہ ذکر خیر ہو رہا تھا ایسا ہوا کہ اللہ کی کرم نوازی ..... سبق کے دوران ہی وہ خوشبو آنا شروع ہو گئی۔ ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تھے۔ وہ اوپر گیلری میں سبق سن رہے تھے اسپیکر میں سبق ہو رہا تھا تو وہ گیلری میں لیٹ کر سن رہے تھے شاید ان کو کوئی تکلیف تھی تو انہوں نے پرچی لکھ کر مجھے بھیجی کہ مجھے اوپر گیلری میں خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔ تو میں نے وہ پرچی پڑھی اور کچھ زیادہ خیال نہیں کیا میں سمجھا کہ شاید ان کا اپنا گمان ہوا اپنا خیال ہو۔ وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال لی۔

تو وہ جمعرات کا دن تھا چھٹی ہو گئی۔ اگلے دن جمعہ کے دن بھی سبق ہوا پھر مجھے کوئی خاص جمعہ کی تیاری کا موقعہ بھی نہیں ملا جمعہ کی شام کو میں رانیوٹڈ کے پاس جامعہ مدنیہ جدید گیا پھر واپس آیا تو جیب سے وہ پرچی نکالی تو پرچی میں سے خوشبو نکلتی شروع ہو گئی۔ اور پھر مغرب کے بعد ساٹھ ستر کے قریب علماء کرام اور طلباء کرام جمع ہوئے۔ مغرب کے بعد سب علماء کرام اور طلباء کرام نے خوشبو سونگھی اتنی خوشبو کہ پوری مسجد خوشبو سے بھر گئی کمرہ میں گیا تو پورا کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا۔ جیب میں پرچی کے ساتھ جو چیز ملتی (تبیخ وغیرہ) اس سے بھی خوشبو شروع ہو جاتی۔

پھر میں خانقاہ سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ میں حضرت سید نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاد حضرت مولانا عبدالعلیم چشتی صاحب جو حضرت شیخ العرب والعمم حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور استاذ الحدیث حضرت مولانا منیر صاحب کہروڑ پکا والے یہ سب حضرات جمع تھے تو انہوں نے بھی وہ خوشبو سونگھی پھر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ یہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔

میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ ایسا ہے کہ سورج کے دیکھنے میں تو شک ہو سکتا ہے

لیکن اس عقیدہ کے برحق ہونے میں شک نہیں ہو سکتا۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ

یہ عقیدہ میرا ہی نہیں ہے بلکہ ہمارے تمام اکابر علماء دیوبند (حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ الہند محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا الیاس دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، علامہ یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ درخواتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سید نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت صوفی محمد سرد صاحب دامت برکاتہم العالیہ وغیرہ) سب کا یہی عقیدہ ہے۔ آج دارالعلوم دیوبند خط لکھ کر بھیج دیں تو انشاء اللہ وہاں سے بھی یہی عقیدہ ملے گا۔

امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری:

میں ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ حضرت دعا فرمادیں کہ ذرا طلباء کی خدمت کا سلسلہ رہتا ہے تو فرمایا کہ مجھے معلوم ہے تو طلباء کا ذہن بناتا ہے اور اکابر سے جوڑتا ہے پھر حضرت نے دعائیں دیں بڑی محبت فرمائی الحمد للہ۔ ہم کچھ نہیں ہیں بلکہ میری کوشش رہتی ہے کہ اپنے طلباء کو اکابر سے جوڑوں۔ ہم کچھ نہیں ہم تو ایک واسطہ ہیں جو کچھ ہے وہ سب ہمارے اکابر کا فیض ہے۔

عام سماع کے بارے میں جمہور علماء کا عقیدہ:

عام سماع کے بارے میں حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا مردے سنتے ہیں یا نہیں؟ حضرت نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ سنانا چاہیں تو سن سکتے ہیں نہ سنانا چاہیں تو نہیں سن سکتے۔ ویسے ہمارے جمہور علماء کرام سماع کے قائل ہیں۔ جیسے کہ علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ بہاولپور کی پیروی کے لیے تشریف لے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں فیصلہ نہیں ہوا حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر میری زندگی میں فیصلہ ہو گیا تو ٹھیک ہے ورنہ مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ ہوا تو میری قبر پر کھڑے ہو کر سنا دینا تو مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ حضرت کی زندگی کے بعد ہوا تو پھر حضرت مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ (استاد جامعہ عباسیہ بہاولپور) نے دیوبند پہنچ کر حضرت کی قبر پر فیصلہ سنایا کہ حضرت وہ مقدمہ جس کے لیے آپ نے عظیم سفر کیا تھا آپ کی دعاؤں کی برکت سے اس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو چکا ہے۔ حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی سماع کے قائل تھے۔ اسی طرح حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا تھا کہ انگریز اگر میری زندگی میں نکل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اگر میری زندگی کے بعد نکلے تو میری قبر پر آ کر سنا دینا۔ اللہ نے یہ روحانی سلسلہ جوڑ رکھا ہے۔

حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب کا ارشاد:

ہمارے حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جتنی قوتیں عطا فرمائی ہیں وہ محدود ہیں۔ آنکھ ہے اس میں دیکھنے کی قوت محدود ہے اگر آنکھ میں خوردبین والی قوت ہو دیکھنے کی تو پانی پینا مشکل ہو جائے کیونکہ آپکو پانی میں جراثیم تیرتے ہوئے نظر آئینگے پانی پینا مشکل ہو جائے گا یہ تو شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قوت محدود رکھی ہے اسی طرح یہ قوت سماعت بھی محدود ہے اگر ہمارے کانوں میں موبائل فون کی طرح سننے والی قوت ہو تو پھر آرام

کی قبر پر سنا دینا

کرنا آپکا مشکل ہو جائے گا کہ ہر وقت ٹیس ٹیس لگی رہے گی۔ رات ایک مرتبہ فون آیا تو ایک ہی مرتبہ گھنٹی بجنے سے نیند ہی خراب ہو گئی۔ جب ہر انسان کی قوت سماعت محدود ہے، قوت بصارت محدود ہے تو اسی طرح قوت سمجھ محدود اور قوت عقل بھی محدود ہے۔ اسکی ایک حد ہے اس کے بعد وحی کی پرواز شروع ہوتی ہے۔ مدینہ منورہ میں ہمارے استاذ محترم حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ فرمانے لگے کہ جہاں ہمارے حواس کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے عقل کی ابتداء ہوتی ہے اور جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے وحی کا آغاز ہوتا ہے۔ یعنی تمام چیزیں صرف عقل سے ہی سمجھ میں نہیں آتیں بلکہ وحی الہی کا سہارا لینا پڑتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان ماننے والی شان تھی بارگاہ اقدس کے سامنے آپ ﷺ کے ہر فرمان پر امانا و صدقا کہتے تھے۔

### حضور ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال

جیسے کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرفہ کے دن پوچھا کہ ای یوم هذا (آج کونسا دن ہے؟) صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا اللہ ورسوله اعلم۔ حالانکہ معلوم تھا کہ یہ عرفہ دن ہے۔ پتہ ہونے کے باوجود اپنی سمجھ کو ختم کر دیا کہ حضور ﷺ کا ہر فرمان سر آنکھوں پر حضرت قاری محمد طیب صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ ویسے تو آج یوم عرفہ ہے لیکن اگر حضور ﷺ کی ذات اقدس نے اس دن کا آج کوئی اور نام بتلایا تو ہم وہ نام لیں گے جو حضور اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور پہلا نام بھلا دیں گے۔ صحابی کرام رضی اللہ عنہم کی یہ شان تھی جو کچھ سمجھ میں آرہا ہے اس میں اپنی سمجھ کو ختم کر دیا۔ تو جو سمجھ میں نہ آئے اس میں تو اپنی سمجھ کو بطریق اولیٰ ختم کرنا ہے کہ حضور ﷺ نے جو فرما دیا وہ بالکل برحق اور سچ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

### عالم برزخ کی تعریف:

قبر کا معاملہ برحق ہے کہ عالم برزخ ..... برزخ کہتے ہیں کہ موت کے

بعد سے قیامت کے انتظار تک کا جو زمانہ ہے یہ برزخ ہے۔ برزخ کا معنی ہے پردہ، اب اگر کسی کو قبر مل جائے تو وہ اس کے لیے پردہ کا جہان ہے اور اگر کوئی دریا میں غرق ہو گیا تو وہ اس کے لیے برزخ (پردے کا جہان) ہے کہ وہیں اللہ تعالیٰ اس کے لیے عذاب اور ثواب قائم کر دیتے ہیں۔

۷۵ء کی جنگ آزادی میں حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

۷۵ء کی جو جنگ آزادی ہے اس کی تاریخ میں پڑھا تھا کہ حضرت مولانا مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ غالباً مظاہر العلوم کے بانی ہیں حضرت کے بارے میں میں نے یہ واقعہ پڑھا کہ حضرت ۷۵ء کی جنگ آزادی میں زخمی ہو گئے تھے۔ جنت کی حور آئی اور جو شہید تھے ان سب کو پانی پلا رہی تھی تو پانی پلاتی پلاتی جب حضرت کے قریب پہنچی تو شکل ایسی تھی کہ جیسے حضرت بھی شہید ہو گئے ہیں تو جب اس نے پانی پلانے کے لیے گلاس ہونٹ کے ساتھ لگایا تو حضرت نے حرکت کر دی تو اس نے گلاس کو کھینچ لیا لیکن وہ جو گلاس کی تری تھی وہ ہونٹ کے ساتھ لگ گئی۔ فرمایا اس تری کی جو مٹھاس تھی وہ پوری زندگی ختم نہیں ہوئی، حضرت اپنے ہونٹ کو چباتے رہتے تھے تو اس سے اندازہ لگائیں کہ جس گلاس کی تری کا یہ عالم ہے کہ پوری زندگی اسکی مٹھاس رہی تو پھر پورے اور بھرے ہوئے شربت کے گلاس کی مٹھاس کا کیا عالم ہوگا۔ اللہ کی رحمت ہے اللہ کی رحمت کا بہت بڑا سلسلہ ہے اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روضہ اقدس کے اندر حیات مبارکہ:

تو بس میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ اپنے پلے باندھ لینا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں کہ قریب سے درود شریف پڑھا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں۔ دور سے درود شریف پڑھا جائے اللہ نے اسکے لئے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے جو دیوانہ بھی درود شریف پڑھے گا نام لے کر اس کا درود شریف پہنچایا جائے گا۔ باقی



عام مردوں کے سماع کے بارے میں جمہور اکابر حضرات سماع کے قائل ہیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا سوال جواب:

سوال : کہ ایصالِ ثواب سورۃ فاتحہ وغیرہ تو گھر بیٹھے بھی ہو سکتے ہے قبرستان جانے کی کیا حکمت ہے؟

جواب: فرمایا کہ ثواب تو گھر بیٹھے بھی پہنچ سکتا ہے لیکن جب آپ قبر پر کھڑے ہو کر ایصالِ ثواب کریں گے تو مردے کو ذکر سے اُنس حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا یہ بات انبیاء کے ساتھ خاص نہیں ہے عام مومنین بھی سنتے ہیں۔

ایک نوجوان کا واقعہ:

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث فرماتے ہیں تفسیر دُرّ منشور میں ہے کہ ایک نوجوان ہر جمعہ کو اپنی والدہ کی قبر پر جا کر ایصالِ ثواب کرتا تھا سورۃ فاتحہ پڑھتا تھا قرآن پاک کی تلاوت کرتا تھا ایک دفعہ خواب میں والدہ کی زیارت ہوئی تو والدہ نے فرمایا کہ آپ میری قبر پر فوراً قرآن پاک کی تلاوت نہ کیا کرو تو اس نے پوچھا کہ اماں جان کیوں.....؟ فرمایا کہ جب آپ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ کے منہ سے ایسا نور نکلتا ہے جو آپ کے چہرے کے اوپر چھا جاتا ہے تو میں اپنے بیٹے کو دیکھ نہیں سکتی۔

حضرت صوفی سرور صاحب کے منہ سے نور کا نکلنا:

ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ بہت اللہ والے ہیں۔ (میں نے عرض کیا حضرت مولانا عبدالقادر صاحب دامت برکاتہم العالیہ مدینہ منورہ والے بھی انہیں کے شاگرد ہیں) تو وہ فرما رہے تھے کہ تقریباً ابو داؤد پڑھاتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہمارے اکابر بہت اللہ والے ہیں۔ حضرت جامعہ اشرفیہ لاہور میں ایک عرصہ تک نماز پڑھاتے رہے تو کسی اللہ والے نے حضرت کے بارے میں کہا

کہ حضرت جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو حضرت کے منہ سے نور نکلتا ہے جو کہ ان کے چہرے پر چھا جاتا ہے بہت نورانی چہرہ ہے الحمد للہ۔ میرے عزیزوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے کہ جب آپ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو پھول برس رہے ہوتے ہیں اور انوارات کی بارش ہوتی ہے جو قلب کو اور ظاہر و باطن کو منور کر رہی ہوتی ہے۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے کے بعد کی دو خواہشیں ہمارے حضرت مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ جو بنوری ٹاؤن کے اور ہمارے پاکستان کے بہت بڑے بزرگ ہیں اب شہید ہو گئے ہیں حضرت کے بیٹے نے خود فرمایا کہ ابا جی سے حضرت کے استاد جی نے پوچھا کہ مرنے کے بعد تمہاری کیا خواہش ہے؟ ابا جی نے فرمایا میری موت کے بعد دو خواہشیں ہیں

(۱) ایک تو یہ کہ جو ہدایہ ہے یہ صاحب ہدایہ سے خود پڑھوں۔

(۲) اور دوسری خواہش یہ ہے کہ اگر ادب مانع نہ ہو تو حضرت ام المومنین اماں جان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت کر لوں۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت:

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب شہید ہو گئے تو حضرت مولانا طیب صاحب جو کہ حضرت کے بیٹے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابا جان کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ ابا جی دو خواہشیں تھیں وہ پوری ہو گئیں فرمایا ہو گئی ہیں ہدایہ تو میں صاحب ہدایہ سے خود پڑھ لی ہے اور اماں جان حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زیارت دور سے کرائی گئی اب قریب سے کرانے کے لیے لجا یا جا رہا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ آپ کو سب نعمتوں سے نوازے گا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال کے وقت کا فرمان:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہونے لگا تو بیوی رونے لگی کہ وا کرباہ

واکروباہ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرمانے لگے

وافرحاہ۔ وافرہاہ۔ غدا نلقى الاحبہ محمدًا وحبزہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت:

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے خواب میں دیکھا کہ ان کو اماں جان ام المومنین رضی اللہ عنہا نے گود میں لے رکھا ہے اور پیار کر رہی ہیں کیونکہ ساری زندگی ان کی عظمت کے تحفظ میں گزار دی۔ ان کے تقدس میں گزار دی۔ حتیٰ کے جان تک بھی قربان کر دی یہ بہت بڑا سلسلہ ہے قربانیوں کا۔ تو میرے عزیز اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے بہت بڑی مہربانی ہے۔ اسلئے میں کہتا ہوں کہ اپنے اکابر کے ساتھ جڑے رہنا۔

حضرت نفیس الحسنی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد:

ایک دفعہ میں یہاں مدینہ میں حضرت سید نفیس الحسنی شاہ صاحب کے ساتھ لفٹ میں نماز پڑھنے جا رہا تھا تو حضرت نے ایک جملہ فرمایا کہ ہم تو لکیر کے فقیر ہیں جہاں ہمارے بزرگ ہیں وہاں ہمارے سر ہیں ہم ان کے پیچھے پیچھے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اپنے بزرگوں کے ساتھ جوڑے رکھے۔ البرکۃ مع اکابرکم برکت اپنے اکابر کے ساتھ ہے اللہ کا شکر ہے کہ جن بزرگوں کے ساتھ ہمارا تعلق ہے ان کا جنتی ہونا اللہ نے دنیا میں دکھلا دیا ہے الحمد للہ۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت کے نواسے دورے میں تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ نانا جی کی قبر سے خوشبو اتنی اٹھی ہے کہ پوری قبر کو خوشبو سے معطر کر دیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

ہمارے بزرگ استاد شیخ الحدیث بانی جامعہ مدنیہ جدیدہ و قدیم، امیر مرکزیہ

جمعیت علماء اسلام کے جنازے کے راستوں سے بھی خوشبو کا جاری ہونا اور تدفین کے بعد بہت سے حضرت پر خوشبو کا ظاہر ہونا اکابر علماء دیوبند کی حقانیت پر بین دلیلیں ہیں۔  
حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر حاضری:

میں جامعہ فریدیہ گیا تو وہاں کے اساتذہ مجھے حضرت کی قبر پر لے گئے اور فرمانے لگے کہ حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر حفظ کی درس گاہ کے قریب بنانا تاکہ یہ بچے قرآن پاک کی تلاوت کریں تو میں انکی تلاوت سنتا ہوں۔ مقبولیت باطنیہ تو اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو عطا فرمادیتے ہیں لیکن حضرت کو اللہ نے مقبولیت ظاہریہ بھی عطا فرمائی تھی اور ان سب حضرات کا عقیدہ یہی ہے جو میں نے آپ کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔

دلائل کے انبار:

مجھ سے ایک ساتھی نے کہا کہ دلائل کہاں ہیں تو میں نے عرض کیا کہ دلائل کی ضرورت تو وہاں ہوتی ہے جہاں بادل ہوں۔ یہاں تو یہ مسئلہ سورج سے بھی زیادہ روشن اور واضح ہے دلائل کے تو انبار لگا دیں گے یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ لیکن آپ کے سامنے جو چیزیں میں نے عرض کی ہیں یہ دلائل سے آگے ہیں اللہ نے دنیا میں اس عقیدہ کی حقانیت ظاہر فرما رکھی ہے۔

گنبد خضراء کے ساتھ نسبت:

میں پاکستان میں بھی اس نیک عقیدے کا ذکر خیر کرتا رہتا ہوں لیکن آج اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کے قریب بھی ذکر خیر کروا دیا ہے الحمد للہ۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

امین یارب العلمین و صلی اللہ علی حبیبہ  
خیر خلقہ محمد و علی آلہ اصحابہ اجمعین

یہ خوشبو مجھے کچھ مانوس سی محسوس ہوتی ہے

یہ خوشبو کچھ مجھے مانوس سی محسوس ہوتی ہے  
مجھے تو یہ مدینے کی گلی محسوس ہوتی ہے

یقیناً یہ گزرگاہ شہنشاہِ دو عالم ﷺ ہے  
فضا میں کس قدر پاکیزگی محسوس ہوتی ہے

میری بے نور آنکھوں نے چراغوں کی جگہ لے لی  
مجھے اب روشنی ہی روشنی محسوس ہوتی ہے

جہاں میں اب کھڑا ہوں روضہٴ اقدس ہے یہ شاید  
تڑپ سینے میں آنکھوں میں نمی محسوس ہوتی ہے

ہوائیں گنگنائی ہیں فضائیں مسکراتی ہیں  
میں کھویا جا رہا ہوں بے خودی محسوس ہوتی ہے

## مدینہ منورہ میں دوسرا بیان

### عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمة اللہ علیکم  
اذکنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمة اخواناً  
وکنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها کذلک یدین  
اللہ لکم آیتہ لعلکم تهتدون

قال النبی البرکة مع اکابرکم صدق اللہ مولانا العظیم  
وصدق رسولہ النبی الکریم ونحن علی ذالک لمن الشاہدین  
والشاکرین والحمد للہ رب العالمین

اللہ جل جلالہ کا مبارک ارشاد ہے واعتصموا بحبل اللہ  
جمیعاً کہ تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اب یہاں رسی سے کیا مراد  
ہے؟ تو صاحب جلالین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی رسی سے مراد اللہ کا دین ہے کہ تم  
اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑ لو۔

مجھے یہ مضبوطی سے پکڑنے والا معنی اپنے گاؤں کے اندر سمجھ آیا ہمارا گاؤں  
لاہور اور رائیونڈ کے درمیان میں ہے ریلوے لائن کے بالکل قریب ہے وہاں جو صبح  
کے وقت ریل گاڑیاں گذرتی ہیں جن میں عام طور پر مزدور اور ملازم پیشہ طبقہ سفر کرتا  
ہے پہلے تو سڑک نہیں تھی تو ان دونوں گاڑیوں میں بہت زیادہ رش ہوتا تھا تورش کی وجہ  
سے بہت سے لوگ پائیدان کے اوپر کھڑے ہوتے تھے اور لوہے کے دستے کو انہوں  
نے بڑی مضبوطی سے پکڑ رکھا ہوتا تھا ہر ایک کے ذہن میں یہ ہوتا تھا کہ اگر دستے سے

ہاتھ چھوٹا تو آگے ہلاکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ تو فرمایا کہ اللہ کے دین کو اتنا مضبوطی سے پکڑنا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے دین سے ہاتھ چھوٹ گیا تو سوائے ہلاکت کے کچھ نہیں۔  
دین کا مجموعہ:

دین کس چیز کا نام ہے فرمایا نام ہے پانچ چیزوں کے مجموعے کا  
(۱) اعتقادات (۲) عبادات (۳) معاملات (۴) اخلاقیات (۵) معاشرت  
عقیدے کا مفہوم:

دین اسلام میں داخل ہونے کے لیے سب سے پہلے عقیدے کا درست ہونا ضروری ہے عقیدے کا موٹا مفہوم یہ ہے کہ اللہ رب ذوالجلال کی وحدانیت کا اقرار ہو حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو اور دین کے اندر جتنی ضروری باتیں ہیں سب کو دل و جان سے تسلیم کرنا ہو اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق ہیں ہمارے مالک ہیں۔ رضا بالقضاء ہو اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہے یا اللہ جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں

میوات کے علاقے میں اللہ والوں کی توجہات:

ہندوستان میں ہمارے میوات کے علاقے میں ..... آپکو معلوم ہی ہوگا کہ میوات کا علاقہ بالکل کفر اور شرک کے کنارے پر تھا بس اللہ والوں کی توجہات کی برکت سے اور حضرت جی مولانا الیاس صاحب مدظلہ کی فکر و تڑپ کی برکت سے اللہ نے اس کی کایا پٹی پھر اللہ نے اپنی رحمت سے اس فیض کو عام کیا۔ ہمارے دادا جان مرحوم میاں جی نور محمد جو کہ میاں جی کانولہ کے نام سے مشہور تھے حضرت جی مدظلہ کی توجہ سے دعوت کے کام میں لگے۔ ایک مرتبہ حاجی صاحب بیان کر رہے تھے تو فرمایا کہ میاں جی کا پوتا ہے لیکن مجھے ملنے نہیں آتا تو میں پہلے بھی تھا لیکن اپنا تعارف نہیں کروایا تھا بس اللہ قبول فرمائے تعارف کی کیا ضرورت ہے تو جب حضرت نے فرمایا

کہ مجھے ملا نہیں تو پھر میں شام ہی کو فوراً ملنے پہنچا، تھوڑا سا میں نے تعارف کروایا اور پھر ساتھ ہی طلباء تھے کچھ انہوں نے تعارف کروایا تو انہوں نے شفقت سے ایک طمانچہ مارا پھر بڑی محبت سے الحمد للہ اپنے پاس بٹھایا فرمانے لگے کہ آپ کے جو دادا تھے وہ ذاکر بہت تھے اللہ اللہ بہت کرتے تھے، میں انہیں ملنے آتا تھا۔

حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا میاں جی کو تبلیغ میں لگانا:

ہماری پھوپھی جان ہندستان میں ہوتی ہیں کہنے لگیں کہ حضرت جی ہمارے ہاں تشریف لائے اور دادی صاحبہ کو پردہ میں فرمایا کہ میاں جی کو تبلیغ کے کام سے نہ روکنا، بس بزرگوں کی توجہ سے ان کا مزاج ایسا ہو گیا کہ جماعت آتی کھیت میں ہل چلا رہے ہوتے تو ہل کو وہیں چھوڑتے اور جماعت کے ساتھ چل پڑتے۔ ان کی برکت سے حضرت والد صاحب لگے والد صاحب پر پڑھنے کا بہت غلبہ تھا۔ انکی پڑھائی کا عرصہ تقریباً چالیس سال ہے پوری زندگی پڑھنے میں گزری۔ والد صاحب سے بعض حضرات پوچھتے کہ آپ کو اتنا عرصہ ہو گیا پڑھتے ہوئے آپ کیوں پڑھ رہے؟ ایک ہی جواب ہوتا کہ اللہ میاں کو خوش کرنے کے لیے پڑھ رہا ہوں، ہمارے بارے میں پوچھتے کہ بچوں کو کیوں پڑھا رہے ہیں؟ تو ایک ہی جواب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے پڑھا رہا ہوں۔ طبیعت بالکل سیدھی سادھی تھی اور قرآن پاک کے بڑے بچے حافظ تھے میں نے پوری زندگی ان کو قرآن پاک ناظرہ پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے ایک مرتبہ کے مجھے کچھ یاد پڑھتا ہے ورنہ ہمیشہ زبانی پڑھتے تھے، ایک مرتبہ حضرت والد صاحب کے استاذ اپنے گاؤں اٹک چلے گئے تو والد صاحب فرمانے لگے کہ بیٹا مجھے پڑھنا ہے میرے لیے کوئی مدرسہ تلاش کرو تو میں نے چوہدری والے مدرسہ جامعہ محمدیہ میں حضرت والد صاحب کو خود داخل کروایا، میں نے تو تھوڑا بہت تکرار کروانا شروع کر دیا لیکن وہ پڑھتے تھے، میں نے دیکھا کہ کتاب کو کبھی لٹکا کر نہیں چلتے تھے ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے حالانکہ بیماری بھی تھی کمزوری بھی تھی لیکن



بس یہ تھا کہ کتاب کو اپنے سینے سے لگا کر رکھتے تھے۔ تو میرے عزیز کوشش یہ ہو کہ کتاب اپنی نشست سے اوپر ہو میں نے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو بھی دیکھا کہ حضرت مسجد میں تشریف لاتے تو اپنا رومال نیچے جھک کر رکھتے اوپر سے پھینکتے نہیں تھے جتنا بھی ان شاء اللہ ادب ہوگا اتنا ہی ان شاء اللہ نورانیت اور برکت ہوگی الحمد للہ۔ بات بڑھ گئی اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے تو میں عرض کر رہا تھا رضاء بر قضاء ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہیں زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو۔ ہمارے علاقے میں ایک بزرگ ہوتے ہیں وہ سناتے ہیں کہ ہمارے میوات کے علاقہ میں ایک سخت طوفان آیا تو سخت طوفان کی وجہ سے وہاں مکئی کی فصل تباہ ہو گئی اب ایک میاں جی بزرگ صبح کے وقت اپنے کھیت کو دیکھنے کے لیے گئے جب اپنے کھیت میں پہنچے دیکھا تو مکئی کی فصل تباہ اور اجڑی ہوئی ہے اب اپنی تباہ شدہ فصل دیکھ کر ایک صبر والا ایک حوصلے والا جملہ کہا میواتی زبان میں:

”یا اللہ تو نے جو کئی اچھی کری پر کھان لو تو تو ہی دے گو“

مطلب یہ ہے یا اللہ تو نے جو کیا اچھا کیا پر کھانے کے لیے تو آپ ہی دینگے۔ یعنی رزاق آپ ہی کی ذات ہے کھلانے والی ذات آپ ہی کی اور کوئی ذات ہے کھلانے والی ان بزرگوں کے دل سے خلوص بھرا جملہ نکلا کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ گذرا تو جو ٹوٹے ہوئے ٹانڈے (ٹوٹی ہوئی فصل) تھے اللہ نے دوبارہ ان کے اندر فصل کو ہرا بھرا کر دیا۔ یہ صفت جس کے اندر بھی ہو تو اس کے اوپر پہاڑ جیسی مصیبتیں ہی کیوں نہ آئیں اللہ تعالیٰ اسکو صبر اور ہمت کی توفیق دے دیتے ہیں۔ اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ پریشانی اور مصیبت میں اللہ پاک نے حکمت رکھی ہے۔ یہ اللہ پاک کی ذات سے مانگنا سیکھلاتی ہے جتنے خلوص سے آدمی مصیبت کے اندر مانگتا ہے اتنا شاید خوشحالی میں نہیں مانگتا خوشحالی میں تو الفاظ ہوتے ہیں لیکن مصیبت میں تو الفاظ کے ساتھ ساتھ دل بھی رورہا ہوتا ہے۔ ہمارے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ سے

کسی نے پوچھا کہ میں دعا کرتا ہوں لیکن پریشانی دور نہیں ہوتی، حضرت فرمانے لگے جتنی پریشانی لمبی ہوگی، اس کے دور ہونے کے بعد جو راحت ملے گی اسکی قدر بھی زیادہ ہوگی۔

تو میں عرض کر رہا تھا

(۱) کہ اللہ پاک کی واحدانیت کا اقرار ہو

(۲) دوسرا حضور ﷺ کی ختم نبوت پر کامل یقین ہو

کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں حضور ﷺ کی ذات گرامی کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب اور دجال تو ہو سکتا ہے لیکن نبی قطعاً نہیں ہو سکتا۔  
حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ختم نبوت کے مدعی کے بارے میں فرمان:

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے فرمایا:

کہ ایک آدمی نبوت کا دعویٰ کرے پھر اس سے کوئی پوچھے کہ آپکی نبوت کی کیا

دلیل ہے؟

فرمایا: کہ یہ دلیل پوچھنے والا شخص بھی کافر ہے کیونکہ دلیل پوچھنا یہ شک کی علامت ہے اور حضور ﷺ کی ختم نبوت میں شک کرنا بھی کفر ہے ہمارے لاہور میں ایک بزرگ ہوتے تھے سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ وہ پنجاب کے سیکٹری تعلیم رہیں ہیں بڑے اللہ والے تھے بعض لوگ دنیاوی محکموں میں کام کرتے ہیں لیکن ان کا دل خشیت خداوندی سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے بھانجے کا تقویٰ اور طلب شہادت

ہمارے وہاں چوہدری جی میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے ایک بھانجے تھے وہاں ہماری مسجد میں کبھی کبھی نماز پڑھنے تشریف لاتے تھے لیکن تھے بڑے اللہ والے

یہاں جو واپڈا کا دفتر ہے اس میں ملازم تھے ان کے ماموں حالانکہ پاکستان کے صدر تھے لیکن وہ خود دفتر میں سائیکل پر جاتے تھے اور اپنے دفتر میں آدھا گھنٹہ پہلے پہنچ جاتے تو دفتر کا پنکھا استعمال نہیں کرتے تھے کہتے تھے کہ ابھی میری ڈیوٹی کا وقت شروع نہیں ہوا وقت شروع ہوتا تو پھر وہ پنکھا چلاتے بس وہ دعا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت کی موت عطا فرما دے تو ایک دن ایسا ہوا کہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے احسان مسجد میں تو بعض شریکوں نے فائرنگ کی تو فجر کی نماز پڑھتے ہوئے بیچارے جام شہادت نوش کر گئے۔

حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کا سادہ کلام:

ہمارے حاجی عبدالوہاب صاحب کے بڑے سیدھے سادے جملے ہوتے ہیں لیکن دل سے نکلتے ہیں دل پر جا کر لگتے ہیں۔ اب یہ پٹھان حضرات ہیں انکو سمجھانا بڑا مشکل ہوتا ہے لیکن یہ حاجی صاحب کے بیان میں اتنا جم کر بیٹھتے ہیں شاید ہی کسی اور کے بیان میں بیٹھتے ہوں۔ میں ایک مرتبہ حضرت کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا تو حضرت کی عادت مبارکہ ہے کہ بیان کے اندر ذرا سو جاتے ہیں میرے قریب ہی ایک پنجاب کا ایک نوجوان تھا وہ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ حاجی صاحب

”اگر تسی سو گئے تے ساری امت سو جاسی“

تو ایک پٹھان کھڑا ہوا اس نے اس کا بازو پکڑا اور اس کو زور سے بٹھا دیا اور کہنے لگا کہ وہ رات کو جاگتے ہیں اگر سو رہے ہیں تو سونے دو کیا حرج ہے۔ یہ جو دل ہے نا ”من کان لله کان الله له“ یعنی جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ ان کے ہو جاتے ہیں۔ یہ جو قلوب ہیں سب اللہ کے قبضہ میں ہیں سب قلوب میں اللہ محبت بھر دیتے ہیں۔

حاجی عبدالوہاب صاحب کی نصیحت:

میں ایک دفعہ حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالیہ کے بیان میں بیٹھا ہوا تھا

تو بڑے سادہ لفظوں میں بیان فرمایا کہ اگر تم اپنے علاقے میں جاؤ اور تم سے کوئی پوچھے کہ تم کون ہو تو تم اپنا تعارف تجارت سے نہ کروانا کہ میں تاجر ہوں یا زراعت سے نہ کروانا کہ میں زمیندار ہوں یا میں فلاں قوم و قبیلے سے ہوں بلکہ یہ تعارف کروانا کہ میں حضور ﷺ کا امتی ہوں، حضور ﷺ والا غم ہمارا غم اور حضور ﷺ والی فکر ہماری فکر ہے، اب آپ بتاؤ کہ اس تعارف سے کوئی باہر رہے گا یہ اتنی جامع اور مانع تعریف ہے۔

مدرسہ میں بعض دفعہ اگر طلباء کا جھگڑا وغیرہ ہو جاتا ہے تو میں حاجی صاحب کا یہی جملہ سنا تا ہوں میں کہتا ہوں کہ بھائی تمہارا تعارف پنجاب یا بلوچستان سے نہیں ہے جیسے کہ ہمارے استاذ فرماتے ہیں کہ ہر ساٹھ میل پر زبان بدل جاتی ہے تو کیا مطلب دل بھی بدل جائیں گے نہیں نہیں دین کی محبت ایسی ہے کہ یہ سارے فاصلے ختم کر دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں جو محبت عطاء فرمائیں گے تو دنیا میں اسکی نظیر اور جھلک یہ محبت ہے جسکی ابتداء ہے انتہاء تو ہے ہی نہیں، قبر میں ساتھ، حشر میں بھی ساتھ اور جنت میں ہمیشہ کے لیے ساتھ ہے۔

حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ کا حضور ﷺ کی شان میں محبت بھرا جملہ ہمارے حضرت سید حسن جعفری رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کی شان میں ایک محبت بھرا جملہ فرماتے کہ ہمارے رب نے حضور ﷺ میں کمی ہی کیا چھوڑی ہے کہ ہم کسی اور طرف دیکھیں۔ اللہ نے تمام اوصاف کی اور تمام کمالات کی آپ ﷺ پر انتہا فرمادی ہے بہت بڑی عظمت ہے۔ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

مرزائیوں کا فتنہ:

دیکھو! اس دور میں بڑے بڑے فتنے ہیں انہیں میں سے ایک مرزائیوں کا فتنہ بھی ہے کہ یہ ختم نبوت کے باغی اور دشمن ہیں ہمارے پاکستان میں بہت ہیں اور بھی کئی ملکوں میں ان کا فتنہ ہے آپ علماء اور طلباء ہیں آپ اللہ کے دین کے ہر محاذ کے

سپاہی ہیں مدارس قلعے ہیں اور قلعوں میں سپاہی کون ہوتے ہیں وہ آپ ہی ہیں۔ اب یہ قرب قیامت کا زمانہ ہے اب وقت کہہ رہا ہے یہ تو بالکل آخری گھڑی ہے۔ ہمارے لاہور میں سید صدیق حسن شاہ صاحب ہیں وہ مجھے سنانے لگے کہ میں کالج میں پڑھتا تھا تو میرے ساتھ کچھ مرزائی نوجوان بھی پڑھتے تھے انہوں نے اپنا کچھ لٹریچر پڑھنے کے لیے مجھے دیا جسے پڑھ کر میرے دل میں عجیب قسم کے خیالات اور وساوس آنے لگے وہ فرمانے لگے کہ میں بڑا پریشان ہوا۔

دیکھو! ہر جگہ ہوشیاری کام نہیں آتی اپنے بڑوں کی رہنمائی اور سرپرستی کی بڑی ضرورت ہوتی ہے حدیث شریف میں آتا ہے

البرکة مع اکابرکم

کہ برکت تمہارے اکابر کے ساتھ ہے بزرگوں کے ساتھ ہے۔ ہمارے اساتذہ کرام سب اکابر ہیں سب بزرگان دین ہمارے اکابر ہیں اُنکے قدموں میں جانے کی ضرورت ہے۔ اللہ والوں کے قدموں میں جو موتی ملتے ہیں وہ بڑے بڑے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں ملتے عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت:

ابھی عید کے بعد مسکین پور شریف جانا ہوا یہ سلسلہ نقشبندیہ کی خانقاہ ہے وہیں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب کی قبر ہے میں راستہ سے گذر رہا تھا تو ساتھی نے مجھے بتلایا کہ یہ وہ کھیت ہے جہاں حضرت مولانا فضل علی قریشی صاحب ہل چلاتے تھے اور اللہ اللہ کرتے تھے تو زمین سے بھی اللہ اللہ کرنے کی آواز آتی تھی۔ عجیب اللہ کی شان ہے۔

حضرت شاہ صاحب کا مدینہ منورہ میں باشندوں کا خیال کرنا:

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک مرتبہ حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب

کے ساتھ سفر ہوا مدینہ منورہ میں تھے یہیں ”عتابیہ“ میں میرے خیال سے اب تو گرا دیا ہے یہیں ایک رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے تو بعض ساتھی سودا خریدنے جاتے تھے بڑی بڑی دوکانوں پر تو حضرت فرمانے لگے کہ یہ فٹ پاتھ پر جو برقعہ پوش عورتیں ہیں انہوں نے جو سادے سے مصلے لگا رکھے ہیں ہلکی قیمت والی چیزیں لگا رکھی ہیں ان سے بھی سودا خریدو یہ مدینہ منورہ کے اصل باشندے ہیں۔

پھر ہمارے بھائی خالد صاحب گئے تو ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس چند رومال تھے انہوں نے وہ سارے ہی خرید لیے اب اس نے عربی میں اتنی دعائیں دیں ”جزاک اللہ خیراً“ دل سے پتہ نہیں کتنی دعائیں نکلیں میں نے کہا کہ بھائی الحمد للہ! اللہ نے آپ کا اجر کا سلسلہ تو پورا کر ہی دیا ہے۔ اللہ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اللہ قبول فرمائے۔

قرآن کریم کا ادب:

میں جب مسجد نبوی جاتا ہوں تو..... ایک صف کا فاصلہ ہو تو شاید جواز کی گنجائش تو ہے لیکن ادب تو یہی ہے کہ بعض لوگ قرآن شریف پڑھ رہے ہوتے ہیں تو میں جوتیاں نیچے کر لیتا ہوں لیکن بعض دفعہ اوپر ہو جاتی ہیں تو میں نے حضرت شاہ صاحب سے عرض کیا کہ کیا کروں؟ تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ ایک تھیلی لے لو اس کی ڈوری لمبی کر لو کہ وہ پاؤں کے قریب پہنچ جائے اسی میں اپنا جوتا ڈال کر تم چلو اب یہ ہے کہ قرآن پاک کا ادب بھی ملحوظ رہے گا اور آپ کو چلنے میں بھی تکلیف نہیں ہوگی۔ اپنے بزرگوں کے ساتھ تعلق کی بڑی ضرورت ہے تو میں بات عرض کر رہا تھا کہ سید صدیق حسن شاہ صاحب کہنے لگے کہ میں نے مرزا یوں کا لٹریچر پڑھا تو عجیب سے شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے تو میں بڑا پریشان ہوا فرمایا کہ اللہ نے مہربانی فرمائی کہ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا صوفی سرور صاحب دامت و برکاتہم العالیہ کی خدمت میں میں نے خط لکھا ”کہ حضرت میں نے مرزا یوں

کالٹریچر پڑھا ہے اب میرے ذہن میں عجیب سے شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں تو اب میں کیا کروں“

حضرت صوفی سرور صاحب کا الہامی جواب:

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت صوفی سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جو جواب ارشاد فرمایا وہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے حضرت صوفی سرور صاحب نے جواب دیا کہ

”آپ نے سانپ پکڑنے کا منتر سیکھے بغیر سانپ کو پکڑنے کی کوشش کی ہے یہ ڈسے گا نہیں تو اور کیا کرے گا“۔

یہ الہامی جواب ہے کوئی کتابی جواب نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جب میں نے حضرت صوفی سرور صاحب مدظلہ العالیہ کا یہ جواب پڑھا تو ساری گردوغبار دور ہو گئی الحمد للہ اللہ کا شکر ہے کہ ختم نبوت کے میدان میں اللہ نے قبول فرما رکھا ہے اور کام کر رہے ہیں الحمد للہ تو میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کی ختم نبوت میں کوئی شک نہیں ہے۔

اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ:

میرے عزیزو! اسی طرح حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں ہمارے اکابر کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ذات اقدس اپنی قبر اطہر میں اس طرح آرام فرما ہیں کہ اگر آپ پر قریب سے درود شریف پڑھا جائے تو حضور ﷺ خود سنتے ہیں دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے پوری زمین کو فرشتوں سے بھر رکھا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں نام لے کر درود شریف کا ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان صاحب کا عقیدہ:

دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب جو حضرت مفتی

سلمان منصور پوری صاحب کے والد صاحب ہیں وہ پشاور کانفرنس میں تشریف لائے تو انہوں نے یہاں اس نیک عقیدے کو ان الفاظ میں بیان کیا کہ حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں اس انداز سے آرام فرما ہیں کہ اگر درود شریف قریب سے پڑھا جائے تو آپ خود سنتے ہیں دور سے درود شریف پڑھا جائے تو اللہ نے فرشتوں سے پوری زمین کو بھر رکھا ہے تو وہ نام لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں عقیدہ رکھنا:

تو میں اپنے ساتھیوں سے عرض کر رہا تھا کہ اس زمانے میں اگر ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ ہم مشرق یا مغرب سے درود شریف پڑھیں اور حضور ﷺ اپنے روضہ اطہر میں سماع فرما رہے ہیں تو یہ بھی عقل کے خلاف نہیں ہے بلکہ ادب کے خلاف ہے۔ کیونکہ درود شریف تو ہدیہ ہے اور ہدیہ پیش کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ محبوب کے قدموں میں پہنچ کر پیش کیا جائے یا کسی کے ذریعے پہنچایا جائے سب سے خوش نصیب تو مدینہ منورہ والے ہیں کہ حضور ﷺ کے جوار میں ہیں بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ نے اپنے رحمت سے نوازا رکھا ہے اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے۔

رات جامعہ مدنیہ سے فون آیا تو میں یہاں کمرے میں بیٹھا ہوا تھا وہ میری بات سن رہے تھے میں ان کی بات سن رہا تھا، بعض ساتھی مدینہ منورہ سے فون کرتے ہیں تو ہم وہاں کمرے میں بیٹھ کر سن رہے ہوتے ہیں اب آپ بتاؤ کہ یہ کوئی عقل کے خلاف تو نہیں ہے کیونکہ جب ہماری مادی چیزوں میں جب اتنی قوت ہے کہ ہزاروں میل سے ایک دوسرے کو آواز سنوا سکتے ہیں تو روحانی قوت تو اس سے کہیں زیادہ ہے وہ بٹن اور بجلی کی محتاج نہیں ہے۔

لیکن ادب کا تقاضا یہ ہے کہ درود شریف ہدیہ ہے اس ہدیہ کو آپ ﷺ کے قدموں میں پہنچ کر پوری محبت کے ساتھ پیش کیا جائے حضور ﷺ کے محبت سے تو اللہ



نے پوری دنیا کو بھر رکھا ہے اب ہمارے ہاں چونکہ اس قسم کے لوگ ہیں عجیب اشکالات کرتے ہیں کیونکہ وہ ظاہر بین ہوتے ہیں ایک ہے سمجھنا اور ایک ہے ماننا سمجھنا جو ہوتا ہے وہ تو دلیل کے ساتھ ہوتا ہے اب وہ بات بات پر پوچھیں گے اسکا کیا مطلب ہے اور فرمایا ماننا یہ ہے کہ سمجھ میں آئے یا نہ آئے امانا و صدقاً کہنا ہے۔ آپ نے فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہوگا کہ احکام کی دو قسمیں ہیں۔ موافق القیاس موافق العقل اور مخالف القیاس مخالف العقل۔ جو احکام خلاف العقل ہوتے ہیں انکو امر تعبدی کہتے ہیں۔

میں ملتان کے اندر سراجی پڑھتا تھا وہاں ہمارے نیک استاذ ”امر تعبدی“ کا معنی بیان کرنے لگے کہ تعبدی ”عبد“ سے ہے اور عبد کا معنی ہے غلام مطلب یہ ہوا کہ وہ ہیں آقا ہم ہیں غلام وہ جو فرمائیں سر آنکھوں پر کہ جیسے غلام اپنے آقا کے ہر فرمان کو ماننا ہے چاہے اس کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے کیونکہ غلام کا کام ماننا ہوتا ہے تو اللہ مالک الملک ہے ہم ان کے غلام ہیں انکے ہر فرمان کو سینے سے لگانا ہے چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

حضور ﷺ کا عقل کل ہونا: بعض روایات میں آتا ہے اللہ نے عقل کے سو حصے کئے ہیں فرمایا اس میں سے ننانوے حصے حضور ﷺ کی ذات گرامی کو عطا فرمائے۔ گویا کہ آپ ﷺ عقل کل ہیں اور عقل کا ایک حصہ پوری کائنات پر تقسیم کیا۔

ایک صاحب کا اشکال اور اس کا جواب:

ایک صاحب کہنے لگے کہ میری عقل میں یہ بات نہیں آتی.....؟ ہمارے دوسرے بھائی کہنے لگے کہ تیری عقل ہے کتنی کہ سب کچھ اس میں آجائے؟ حضرت عمرؓ پالپوری صاحبؓ کا قبر کے بارے میں اعتقاد:

ایک دفعہ ہمارے حضرت مولانا عمر پالپوری صاحبؓ ڈاکٹروں میں بیان فرما رہے تھے تو ڈاکٹروں نے سوال کیا کہ حضرت آپ کہتے ہیں کہ قبر میں سانپ اور بچھو ہوتے ہیں حالانکہ ہمیں نظر تو نہیں آتے تو حضرت نے فوراً لگے ہاتھ ان کو لیا فرمایا کہ تم لوگوں کی تحقیق ہے کہ انسان کے اندر شوگر ہوتی ہے تو ذرا مجھے چینی کی ایک چمچ نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ آدمی کے اندر نمکیات موجود ہیں تو پھر تم ایک چمچ نمک کی

نکال کر دکھاؤ۔ تم کہتے ہو کہ انسان کے اندر لوہا موجود ہے تو تم ذرا ایک کیل نکال کر دکھاؤ وہ کہنے لگے کہ حضرت موجود تو ہے لیکن دکھا نہیں سکتے۔ حضرت نے فرمایا کہ قبر میں سب کچھ موجود ہے لیکن دکھا نہیں سکتے۔ اگر دکھائیں تو تمہاری دوڑیں لگ جائیں یہاں سے یاد رکھنا ہاں۔ اللہ نے ان حالات کو مخفی رکھا ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان:

دیکھو! صحابہ رضی اللہ عنہم اپنی سمجھ کو آپ ﷺ کے سامنے مٹا دیتے تھے اپنی آنکھوں کو مٹا دیتے تھے اپنے کانوں کو مٹا دیتے تھے یہ ان کی شان تھی حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا کہ عرفہ کا دن ہے لیکن فرمایا اللہ ورسولہ اعلم۔ پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ معلوم تھا کہ ذی الحجہ کا مہینہ ہے لیکن فرمایا اللہ ورسولہ اعلم حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جواب دینے کا مطلب یہ تھا کہ بظاہر ہمیں معلوم تھا کہ آج عرفہ کا دن ہے ذی الحجہ کا مہینہ ہے جمعہ کا دن ہے لیکن حضور ﷺ اگر آج کوئی اور مہینہ یا دن بتادیں تو ہم پہلا نام بھلا دیں گے اور یہ لے لینگے جو حضور ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا ہے آپ ﷺ کا ارشاد:

انما القبر روضة من رياض الجنة (الحديث)

انما ”حصر“ کے لیے ہے تاکید کے لیے ہے کہ قبر کو مٹی کا ڈھیر مت سمجھو!

کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے) اب آپ بتاؤ کہ کیا اس میں کوئی شک ہے اب ہماری ظاہری آنکھیں تو یہی دیکھتی ہیں کہ یہ گڑھا ہے یہ مٹی ہے لیکن اگر آپ حضور ﷺ کے فرمان کا محبت کا چشمہ لگا کر دیکھیں گے تو یہ قبر مومن کے لیے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ نظر آئے گی اور اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اپنے بعض نیک بندوں کے باغ سے پردہ بھی اٹھا دیتے ہیں۔

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

ہمارے لاہور میں چوہدری کے قریب میانی قبرستان ہے اس میں حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر ہے اب انکے باغ سے پردہ اٹھایا گیا ہے یا نہیں اٹھایا گیا ہمارے حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توفیق سے بندہ ان کے غسل میں شریک تھا ان کے دفن میں شریک رہا ہمارے مدرسے جامعہ محمدیہ کے طلباء نے بھی ان کے دفن و کفن کا انتظام کیا کیونکہ قریب تھے بھائی حسین اس وقت طالب علم تھے اب استاد ہیں جامعہ مدنیہ میں انہوں نے حضرت استاد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارا تو ہمارے جامعہ اشرفیہ کے ایک نیک استاذ وہاں دوسرے دن ایک دیوار بنا رہے تھے دیوار راستے میں پڑتی تھی تو راستے کی کھدائی کے وقت حضرت کی قبر سے ایک اینٹ ہٹی اس سے ایسی خوشبو شروع ہوئی کہ پورے احواطے کو خوشبو سے معطر کر دیا عجیب اللہ کی شان ہے۔

اگلا دن جمعہ کا تھا تو مجھے جمعہ کے دن اطلاع ملی میں نے کہا کہ جمعہ کی نماز پڑھ کر جاؤں گا میں گیا تو حضرت کی قبر سے وہ خوشبو شروع تھی میں گھر جا رہا تھا تو میں نے تھوڑی سی مٹی اٹھالی وہ تھوڑی سی مٹی میری جیب میں تھی اب میں مغرب کی نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں گیا تو میرا چھوٹا بھائی کہنے لگا کہ آج آپ نے کونسی خوشبو لگائی ہے؟ تو میں نے کہا کوئی خوشبو تو نہیں لگائی بس وہ حضرت شیخ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی ہے بس وہ کچھ میرے پاس تھی اس کی خوشبو آرہی ہے۔

اتنی خوشبو بھائی حسین کہنے لگے کہ رات کو تہجد کے وقت جدھر سے مٹی اٹھاتے ادھر سے نئی خوشبو آتی اور فرمایا کہ کئی قسم کی خوشبو تو میں نے خود سونگھی ہے عجیب اللہ کی شان ہے یقین ہوا کہ جیسے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر جنت جہنم بھی میرے سامنے آجائے تو میرے ایمان میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا بس

برحق ہے الحمد للہ تو یہ ایمان بالغیب ہے اللہ نے پردہ ڈال رکھا ہے میں آپ کو عرض کروں کہ اگر اللہ یہ پردہ اٹھا دیں تو یہ تبلیغی جماعت والے بھائیوں کو محنت کی ضرورت نہ رہے پھر تو سارے سال کے لیے چلنے کے لیے خود بخود چلے جائیں گے۔  
متقین کی پہلی صفت اور عجیب واقعہ:

پہلے صفت ہی یہی رکھی ہے متقین کی کہ الذین یومنون بالغیب کہ وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب کے ساتھ اللہ نے توفیق عطاء فرمائی حج کے سفر کی یہ کوئی پانچ سال پہلے کی بات ہے، یہاں ہم ”عتابیہ“ میں ٹھہرے ہوئے تھے یہاں جو بئر رومہ ہے اس کے قریب ایک مسجد ہے غالباً اس کا نام مسجد زریان ہے قاری شبیر صاحب وہاں ہوتے ہیں انکی مسجد کے متولی بھی ہیں کفیل بھی ہیں انہوں نے حضرت شاہ صاحب کا شام کا کھانا کیا تو انہوں نے خود سنایا ہے کھانے کے بعد بات چیت ہو رہی تھی

تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارا مکان پہلے جنت البقیع کے پاس تھا وہ خود فرمانے لگے کہ میں نے تہجد کے وقت کئی مرتبہ دیکھا بہت سی متیمیں اس قبرستان سے نکالی جاتی ہیں اور بہت سی متیمیں یہاں پر لائی جاتی ہیں اب بھی موجود ہیں وہ الحمد للہ۔ میں ذرا حیران ہوا تو پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ ایسا ہوتا ہے اللہ نے پردے میں رکھا ہے یہ سلسلہ پھر شاہ صاحب فرمانے لگے کہ جو متیمیں اس قبرستان کے شایان شان نہیں ہوتیں ان کو یہاں سے نکال دیا جاتا ہے بعض خوش نصیب ہوتے ہیں ان کی تمنا یہ ہوتی ہے کہ ہماری موت وہاں مدینہ منورہ میں آئے تو انکو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے جو عقل پرست ہوتے ہیں وہ نہیں مانے گے۔ ہاں!  
حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دل کی آنکھیں تھیں وضو کے پانی میں ان کو گناہ

جھڑتے ہوئے نظر آتے تھے تو آپکو معلوم ہے حضرت امام صاحب کے نزدیک پہلے یہ پانی نجس کے حکم میں تھا کیونکہ ان کو اسمیں گناہوں کی گندگی نظر آتی تھی کیونکہ ہر زمانے میں حاسدین ہوتے ہیں تو بعض نے کہا کہ حضرت امام صاحب اپنی طرف سے باتیں کرتے ہیں ہم حضرت امام صاحب کا امتحان لیں گے تو حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ لے لو امتحان..... تو کہا کہ ٹھیک ہے فلاں وقت پر فلاں مسجد میں جمع ہونا ہے ہم وضوء وغیرہ کریں گے پھر آپ کا امتحان لینگے.....

تو حضرت امام صاحب پہنچ گئے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو ایک آدمی غسل خانے کے اندر غسل کر رہا تھا وضوء تو جزء ہے غسل کُل ہے تو اس میں وضوء بھی آجاتا ہے وہ غسل کر رہا تھا تو غسل کا پانی نالی کے اندر بہ رہا تھا۔ تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نالی پر سر جوڑ کر بیٹھ گئے تو فرمایا کہ مجھے اس پانی کے اندر والدہ کی نافرمانی کے گناہ جھڑتے ہوئے نظر آرہے ہیں حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ دیکھو میں ابھی ابھی پہنچا ہوں اب یہ غسل خانے میں جو شخص ہے اس سے میری ملاقات بھی نہیں ہوئی میں اسکو جانتا بھی نہیں ہوں اب یہ نکلے تو تم اس سے پوچھ لینا اب وہ انتظار میں کھڑے ہیں کہ وہ باہر نکلے

اب وہ غسل کر کے باہر نکلا تو اس سے پوچھا کہ بھائی آپ کیا کر کے آئے ہیں؟ تو وہ کہنے لگا کہ بھائی میں والدہ سے جھگڑا کر کے آیا ہوں مجھ سے کوئی سخت باتیں ہو گئی تھیں تو میں نے کہا کہ چلو غسل خانے میں جا کر غسل کر لوں تاکہ میری طبیعت ٹھنڈی ہو جائے سب علماء کرام نے بیک زبان کہا کہ جو آنکھیں امام صاحب کی دیکھتیں ہیں وہ ہماری نہیں دیکھتیں تو یہ عقیدہ برحق ہے۔ اللہ میرے عزیزوں سے راضی ہو جائے۔

شہدائے دشتِ لیلیٰ کی قبروں سے قرآن کی آواز:

آپ کو معلوم ہوگا کہ دشتِ لیلیٰ میں بہت سے طلباء کو دھوکہ سے شہید کیا گیا

تو امیر المؤمنین حضرت مولانا عمر صاحب مدظلہ العالی اللہ ان کی عمر میں برکت فرمائے اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے دین کے جتنے بھی شعبے ہیں وہ سب اپنے ہی ہیں ہمارے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ایک جملہ فرماتے تھے کہ دین کا ہر خادم دین کے کسی بھی شعبہ کی خدمت کرنے والوں کو اپنا رفیق سمجھے فریق نہ سمجھے تعلیم ہے تبلیغ ہے جہاد ہے اللہ نے سب کو باقی رکھنا ہے ایک کام میں اللہ نے ہمیں لگا رکھا ہے اور دوسرے بھائی دوسرے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے تو کم از کم محبت تو رکھیں محبت کی برکت سے ہمارا اس کام میں حصہ پڑھ جائے گا

المرء مع من احب

ہمارے اکابر حضرات نے دین کے سب شعبوں کی حفاظت کی ہے یہ عجیب اللہ کی رحمت کا سلسلہ ہے۔ تو ان طلباء کو حضرت امیر المؤمنین کے حکم سے قندھار میں ایک علیحدہ قبرستان میں دفن کیا گیا۔

تو ہمارے ایک بزرگ فرمانے لگے کہ ہم جب وہاں گئے تو قریب بستی والوں سے پوچھا کہ ان شہداء کے بارے میں کوئی خاص بات بتائیں تو انہوں نے بتایا کہ اس قبرستان کے بارے میں خاص بات یہ ہے کہ رات کے وقت ان کی قبروں سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی ہے تو حضور ﷺ کے فرمان میں کوئی شک نہیں

انما القبر روضة من رياض الجنة

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے خوشبو:

حضرت مولانا زاہد حسینی رحمۃ اللہ علیہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے فرمانے لگے کہ ایک ہزار سال کی تاریخ میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے اب تک خوشبو آرہی ہے ہمارے ایک بزرگ تھے فرمانے لگے کہ ہم وہاں پر گئے تو ہمیں تہجد کے وقت حضرت کی قبر پر لے جایا گیا اس وقت بھی خوشبو آرہی تھی ساری زندگی کام جو خوشبو والا کیا ہے تو خوشبو کیوں نہ آئے گی۔

علماءِ صلحاء، غوث اور ابدال کی حیثیت حضور ﷺ کی خاکِ پا کے مقابلے میں: میرے عزیزو! یاد رکھنا اگر تمام امت کی گزری ہوئی مقرب ہستیاں اور آنے والے علماء، صلحاء، اولیاء، غوث، ابدال کو جمع کر لیا جائے اور حضور ﷺ کی خاکِ پا کے کروڑوں، اربوں، کھربوں ذرے کئے جائیں تو بھی یہ سب مل کر آپ ﷺ کی خاکِ پا کے ایک ذرے کے برابر نہیں ہوں گے اللہ نے جب ان غلاموں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ ان کی قبروں سے خوشبو آرہی ہے جنت کے باغ نظر آرہے ہیں تو اب آپ بتاؤ کہ حضور ﷺ کے روضہ کی کیا شان ہوگی؟ وہ تصور سے باہر ہے۔

### غلاموں کا حال:

ولا تقولوا لمن يقتل فی سبیل اللہ اموات بل  
احیاء ولكن لا تشعرون (الایة)

جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید کر دیے جائیں تم ان کو مردہ نہ کہو بلکہ زندہ ہیں لیکن تم شعور (مدرک بالحواس) نہیں رکھتے۔  
پھر دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً (الایة)  
اور جو لوگ اللہ کے راستے میں شہید کر دیے جائیں تم ان کو دل میں بھی مردہ خیال نہ کرو۔

بعض لوگ زبان سے تو حیات کا اقرار کرتے ہیں لیکن دل و دماغ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو مردہ تصور بھی نہ کرو۔ اب میں آپ کو عرض کروں کہ اگر ایک آدمی کو چار پائی پر طبعی موت آجائے تو اس کی زندگی میں پھر بھی شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ آرام کر رہا ہو۔ لیکن ایک آدمی اللہ کے راستے میں شہید کر دیا جائے اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں تو دماغ تو یہی کہے گا کہ یہ زندہ نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ

فرما رہے ہیں کہ تم زبان کو بھی بند رکھنا اور دماغ کو بھی بند رکھنا یعنی نہ زبان سے ان کو مردہ کہو اور نہ ان کو دل میں مردہ تصور کرو۔ اب یہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی حیات کہاں سے ثابت ہے؟ میں نے یہ کہا کہ یہ غلاموں کی حیات دلیل ہے آقا مدنی سرور دو عالم ﷺ کی حیات پر۔ یہ دلیل اتنی آسان ہے کہ اس کو ایک چھوٹا سا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کیونکہ آپ نے اصول فقہ کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ استدلال کے چار طریقے ہیں۔

(۱) عبارة النص (۲) اشارة للنص (۳) دلالة النص (۴) اقتضاء النص

ان میں سے جو استدلال کا تیسرا طریقہ ہے دلالة النص (ہر اس حکم کو کہتے ہیں جو معنی لغوی سے ثابت ہونہ کہ معنی اجتہادی سے یعنی حکم کا مدار ایسے معنی پر ہو جس کا حکم کے لیے علت بننا ہر ایک اہل لسان سمجھ سکتا ہو اس کے لیے کسی اجتہاد کی ضرورت نہ ہو۔) اس کو تین سال کا بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی اجتہاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف زبان جاننا کافی ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ولا تقل لہما اف۔ والدین کے سامنے اف بھی نہ کہو۔ اب آپ ایک چھوٹے سے بچے سے کہیں کہ اے میرے بیٹے اپنے والدین کو اف بھی نہیں کرنی اؤں بھی نہیں کرنی۔ اب بچہ کیا سمجھے گا کہ میں لڑائی کر سکتا ہوں؟ نہیں نہیں بلکہ وہ یہی سمجھے گا کہ جب میں اؤں نہیں کر سکتا تو اپنے والدین کو گالی دینا اور مارنا تو بطریق اولیٰ حرام ہے۔ والدین کا فرہی کیوں نہ ہوں۔ ان کا ادب و احترام ضروری ہے۔

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا احترام والدہ

حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ نے اسلام کی دولت سے منور کیا لیکن حضرت کی والدہ سکھ تھیں۔ حضرت جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چھوٹی بچی رورہی تھی تو ان کی والدہ بچی کو اٹھائے ہوئے آئی یہ خطبہ دے رہے تھے پیچھے سے ذرا تھپڑ مارا حالانکہ خطبہ دے رہے ہیں لیکن اپنی والدہ کے اس تھپڑ مارنے کو



بالکل محسوس نہیں کیا بلکہ مجمع کو خطاب کر کے فرمایا کہ یہ میری والدہ صاحبہ ہیں۔ بعض دفعہ والدین اگر طبیعت کے خلاف کوئی بات کہہ دیں تو جھک جاؤ (بشرط یہ کہ خلاف شرع نہ ہو) یا تھوڑی دیر کے لیے مجلس سے علیحدہ ہو جاؤ جب طبیعت ٹھنڈی ہو جائے تو پھر آ جاؤ، لیکن ان کے سامنے کچھ نہیں کہنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق نصیب فرمائے۔ تو اب آپ بتائیں کہ حکم یہ ہے کہ اُف بھی نہ کہو تو اس سے تین سال کا بچہ یہی سمجھ رہا ہے تو جب اُف بھی نہیں کہہ سکتے تو سب و شتم تو بطریق اولیٰ نہیں کر سکتے تو اسی طرح اگر آپ بچے کو کہیں کہ انعام یافتہ (منعم علیہم) ہستیاں چار ہیں۔

(۱) انبیاء (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

پھر آپ بچے کہیں کہ یہ جو تیسرے نمبر (شہداء) کا طبقہ ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے حیات جاوداں عطا فرمائی ہے تو اب وہ بچہ یہی سمجھے گا کہ جب تیسرے طبقے والے کو یہ انعام مل رہا ہے تو پہلے نمبر والی جو ہستیاں ہیں انکو یہ انعام بطریق اولیٰ ملے گا ان کی حیات تو ان سے بھی اعلیٰ و ارفع ہوگی۔ اور یہی اعلیٰ اور ارفع حیات حدیث شریف سے بھی معلوم ہو رہی ہے کہ

الانبياء احياء في قبورهم يصلون

تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں

بعض ظاہر بین اشکال کر دیتے ہیں کہ قبر میں تو کھڑے ہونے کی جگہ نہیں نماز کیسے پڑھتے ہونگے اسکا جواب بھی یہی ہے کہ یہ جگہ ہمیں نظر نہیں آتی لیکن جو قبر میں اتر رہا ہے اس کے لیے یہ جہان یعنی برزخ کا جہان اتنا وسیع ہے کہ ساتوں زمین ساتوں آسمان اس میں چھپ سکتے ہیں۔ جیسے نیند کی حالت موت کے مشابہ ہے، اب نیند (خواب) کی حالت میں باہر سے دیکھنے والا تو یہی سمجھ رہا ہے کہ یہ بسترے میں آرام کر رہا ہے لیکن جو آرام کر رہا ہے اس بھائی سے پوچھیں کہ آپ کہاں تھے تو وہ کہے گا میں تو خواب میں مکہ مکرمہ پہنچا ہوا تھا، بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا

تھا، زم زم کا پانی پی رہا تھا، اب آپ اس کی تصدیق کریں گے کہ نہیں کریں گے؟ ضرور کریں گے، ایسے ہی قبر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پردے بڑے بڑے باریک پردے ہیں اب آپ دیکھیں زمین کا ہر سوراخ خزانوں سے بھرا ہوا ہے دیکھنے میں مٹی ہے لیکن اللہ پاک نے مٹی کے پردوں میں لاکھوں کروڑوں اربوں کھربوں من گندم چھپا رکھی ہے چاول چھپا رکھے ہیں پھل پھول چھپا رکھے ہیں۔ ایک آم کی گھٹلی ہے اور اس میں لاکھوں کروڑوں آم اللہ تعالیٰ نے چھپا رکھے ہیں اور قدرت کے یہ نظارے ہم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ان تمام باتوں کو مان رہے ہیں۔ اسی طرح اگلے جہان کے بارے میں اللہ پاک کے ہر فرمان پر سر جھکانا ہے اللہ پاک کے پیارے حبیب ﷺ کے ہر فرمان کو سینے سے لگانا ہے اور اپنے اکابر حضرات کی سمجھ پر اعتماد کرنا ہے اسی میں ہمیشہ کی خوشیوں کو پانا ہے۔ میں عرض کروں کہ ہم دوائی کے بارے میں ڈاکٹر اور طبیب کی سمجھ پر اعتماد کرتے ہیں تو دین کے بارے میں اپنے اکابر حضرات کی سمجھ پر اعتماد کیوں نہیں کرتے؟ اللہ پاک نے ہمارے اکابر حضرات سے دین کے ہر شعبہ کی خدمت لی ہے، انکی سمجھ تقویٰ اخلاص لٹھیت کے نور سے منور ہے۔ حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ ہم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نہیں دیکھا، ہم نے اپنے اکابر علماء دیوبند کو دیکھا ہے انکے تقویٰ کا یہ حال ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی کیا شان ہوگی؟ تصور سے باہر ہے، میں طلباء سے عرض کرتا رہتا ہوں کہ اگر میں سبق میں کوئی ایسی بات کروں جو ہمارے اکابر سے الگ ہو انکے عقیدہ سے الگ کر رہی ہو تو آپ اپنے اکابر سے جڑے رہیں مجھے چھوڑ دیں اور میرے لیے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسکو بھی صحیح سمجھ عطاء فرمائیں اور اپنے اکابر سے جڑنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ اسباق کے دوران طلباء کو بار بار نصیحت فرماتے کہ ”اپنے اکابر کے دامن کو نہ چھوڑنا ہم کچھ نہیں ہماری سمجھ کچھ نہیں، جو کچھ ہے ہمارے اکابر کا فیض ہے۔“

## جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی قبروں پر حاضری:

میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ کے روضے کی بہت بڑی شان ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ صبح کی نماز حرم میں ہی ادا کر لوں پھر بارگاہ اقدس میں سلام عرض کر لوں آج تو الحمد للہ جنت البقیع میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی خدمت میں بھی حاضری نصیب ہوئی۔ یہ جنت البقیع کا قبرستان نور سے بھرا ہوا ہے، بعض روایات میں آتا ہے کہ جنت البقیع کا قبرستان آسمان والوں کو اس طرح نظر آتا ہے جیسے زمین والوں کو آسمان کے ستارے نظر آتے ہیں۔

ایک بات اور یاد آئی کہ تفسیر کبیر میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قبر اور برزخ کے جہاں کی مثال ایک چوک کی طرح ہے، جس طرح چوک کا تعلق آنے والی سڑک کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور جانے والی سڑک کے ساتھ بھی ہوتا ہے، اسی طرح قبر کے جہاں کا تعلق دنیا کے ساتھ بھی ہے اور آخرت کے ساتھ بھی، دنیا کے ساتھ اسکا تعلق ایصالِ ثواب کی شکل میں ہے۔ یعنی جو بھی قرآن پاک کی تلاوت کے ذریعے، صدقہ، خیرات کے ذریعے میت کو ثواب پہنچانا چاہے پہنچا سکتا ہے، اور آخرت کے ساتھ تعلق جزاء اور سزا کے اعتبار سے ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جزاء اور سزا پر پردہ ڈال رکھا ہے کیونکہ یہ برزخ کا جہان ہے۔

## عالم برزخ کی تعریف:

اور عالم برزخ کہتے ہیں موت سے لے کر قیامت تک کے انتظار کے زمانے کو۔ اب اگر کسی کو قبر مل جائے تو یہی اس کے لیے برزخ ہے پردہ ہے اور جو دریا میں غرق ہو جائے تو وہ اس کے لیے برزخ ہے وہ اس کے لیے جہاں بن جائے گا۔ پہاڑ کے اندر لاش کو جلا کر اس کے اجزاء کو بکھیر دیا جائے وہ اس کیلئے پردے کا جہاں بن جائے گا عالم برزخ ایک کلی مشکل (کلی مشکل وہ کلی ہے جو اپنے افراد پر برابر صادق نہ آئے

جیسے ابیض (سفیدی) یہ ایک کلی ہے جو اپنے افراد پر کمی بیشی کے ساتھ صادق آتی ہے۔ ایسے ہی عالم برزخ کے احوال بھی بندوں پر مختلف کیفیات کیساتھ صادق آتی ہے (ہے) اس کے بہت سارے افراد ہیں۔ اگر کسی کو معروف قبر مل جائے وہ اس کے لیے برزخ کا جہان ہے، پردے کا جہان ہے اگر کوئی دریا کے پانی میں ڈوب جائے وہ اس کے لیے برزخ کا جہان اور پردے کا جہان ہے۔ اگر کسی کی لاش جلا کر اس کی راکھ پہاڑوں پر ڈال دی ہے تو وہ اس کے لیے برزخ کا جہان ہے۔ الغرض میت کے اجزاء جس شکل و صورت میں جہاں بھی ہوں وہیں اللہ تعالیٰ عذاب و ثواب کا تعلق قائم فرمادیتے ہیں اور اس عذاب و ثواب پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔

### عالم برزخ کی مثال:

عالم برزخ عالم خواب کی طرح ہے مثلاً آپ نے رضائی لے رکھی ہے بالخصوص سردیوں کے زمانے میں جیسے میں آج آیا تو بھائی رضانے رضائی لی ہوئی تھی تو وہ شکل تقریباً قبر کی سی بن جاتی ہے میں پاکستان میں مثال دیتا رہتا ہوں کہ اگر آپ جامعہ مدنیہ سے رانیوٹڈ بھی چلے جائیں تو آپ کو رانیوٹڈ پہننے میں کوئی پندرہ منٹ لگ جائیں گے لیکن اگر ایک لمحے کے لیے آنکھ لگی تو آپ مکہ و مدینہ پہنچ سکتے ہیں۔ اللہ خوش نصیبی نصیب فرمائے۔ عالم برزخ میں جانے کے لیے کوئی جہاز کوئی ٹکٹ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ عالم خواب اتنا وسیع ہے کہ یہاں رضائی کے اندر مکہ و مدینہ نظر آ رہا ہے اتنا وسیع ہے۔

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کا قبر کے بارے میں ارشاد:

علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیکھنے والے کو تو یہ قبر گڑھا نظر آتا ہے اس کو ایک بالکل دوسرا جہاں نظر آ رہا ہوتا ہے۔

ہاں! اللہ عالم بالا کو اس کے اوپر منکشف کر دیتے ہیں بعض سے ثواب کا پردہ اٹھاتے

ہیں اور بعض سے عذاب کا پردہ بھی اٹھا دیتے ہیں ثواب کی مثال تو میں نے دی ہے  
اب عذاب کا پردہ اٹھایا گیا۔

علماء کرام کا دورہ:

وہاں پاکستان میں دورے میں علماء کا سلسلہ ہوتا ہے اللہ کی توفیق سے ہوتا  
ہے الحمد للہ۔ اللہ قبول فرمائے اساتذہ کی شفقت ہوتی ہے میں آپکو عرض کروں کہ ہم  
آپس میں بیٹھ کر تکرار کرتے ہیں۔ بس آپ لوگ مقبول ہیں۔ بس آپ لوگ تو محتاج  
نہیں ہیں۔ یہ خدمت اس نیت سے ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو ہمارے  
اساتذہ بڑے مخلص ہیں۔ یہ تو اللہ نے علماء دیوبند کو ورثے میں عطاء کر رکھا ہے الحمد  
للہ۔ دوسرے لوگ ہیں ان کے پاس یہ عمارتیں ہیں لیکن یہ روشنی نہیں ہے یہ اللہ نے  
علماء دیوبند کے روحانی فرزندوں کو عطاء کر رکھی ہے بات ذرا بڑھ گئی۔ اللہ سب کو اپنی  
بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اب اللہ کے لیے کیا مشکل ہے کہ لاکھوں کروڑوں اربوں  
لوگوں کے سلام اور لوگ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھیں اور آپ ﷺ سب کا جواب  
دے دیں۔ یہ کوئی عقل سے بعید نہیں ہے۔

آپ ﷺ کی روح مبارک کا عالم:

آپ ﷺ کی روح مبارک ہر وقت اللہ کے دیدار میں مشغول رہتی ہے لیکن  
جب سلام عرض کیا جاتا ہے تو آپ ﷺ کی روح مبارک کے ایک حصے کو متوجہ کر کے  
سب کو سلام کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ یہی مطلب ہے ردّ اللہ علیّ زوجی کا۔  
میں ذرا اب ایک واقعہ سنادوں پھر بات کو ختم کرتا ہوں.....

عقیدہ حیات النبی ﷺ سے خوشبو:

یہ رمضان میں جمعرات کا دن تھا اس نیک عقیدے کو اللہ کی توفیق سے بیان کیا۔ پھر  
درمیان میں الحمد للہ یہ بات بھی کی کہ ہمارے حضرت شیخ موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت لاہوری

حضرت استاذ مولانا چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں کا ذکر خیر کرتے کرتے میں نے یہی عرض کیا کہ دیکھو! جب ان بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے تو آقا کی خاک کے اگر کروڑوں ذرے کیے جائیں تو اس کے برابر بھی نہیں ہیں۔ جب ان کا یہ حال ہے ان کی یہ شان ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضے کی کیا شان ہوگی کیا حال ہوگا خوشبو کا کیا عالم ہوگا۔

بس اللہ کی عجیب قدرت غیبی نظر آئی کہ سبق کے دوران ہی خوشبو آنی شروع ہوگئی ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تو وہ گیلری میں تھے وہ سن رہے تھے گیلری میں بیٹھ کر انہوں نے پرچی لکھ کر بھیجی کے مجھے وہ خوشبو آ رہی ہے لیکن چونکہ میں نے ایسا واقعہ پہلے نہیں دیکھا تھا تو میں نے اس پرچی کو کوئی خاص توجہ نہیں دی بس وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال دی وہ دن جمعرات کا تھا رمضان کا مہینہ تھا۔

پرچی سے خوشبو:

اگلے دن جمعہ تھا جمعہ کے دن بھی سبق ہوتے ہیں دورے کے اندر اس لیے کوئی خاص تیاری کا موقع بھی نہیں ملا مغرب کی نماز کے بعد میں نے جیب سے کوئی چیز نکالی تو دیکھا کہ وہ خوشبو پرچی سے آ رہی ہے اب وہ خوشبو اتنی پھیلی کہ میں کمرہ میں گیا تو کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا تھا باہر مسجد میں گیا وہ بھی خوشبو سے بھری ہوئی۔ پھر میں نے علماء کرام اور اساتذہ کرام کو اکٹھا کیا تو سب نے الحمد للہ وہ خوشبو سونگھی ابھی بھی چار سال تک وہ خوشبو باقی ہے۔ ابھی شعبان میں بھی میں نے طلباء میں یہ عقیدہ بیان کیا تو رات بارہ بجے میں گھر گیا تو دیکھا کہ اس پرچی سے پھر خوشبو شروع ہوگئی۔

حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری:

پھر میں نے حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں یہ بات عرض کی وہاں یہ ہمارے بنوری ناؤن کے حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب اور بہت

سے علماء حضرات تشریف فرما تھے تو وہاں بھی الحمد للہ وہ خوشبو جاری تھی تو حضرت فرمانے لگے یہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔

حضور ﷺ کے روضے کی ایک ایک اینٹ سورج اور چاند سے بھی زیادہ روشن ہے ان آنکھوں میں وہ نور دیکھنے کی ہمت نہیں ہے سکت نہیں ہے یہ قبر مبارک اللہ نے خوشبو سے بھر رکھی ہے۔ اللہ اگر اس پردے کو ہٹا دیں تو پورا عالم خوشبو سے معطر ہو جائے۔ اللہ نے یہ پردہ ڈال رکھا ہے ایمان بالغیب کے لیے وہ تو اللہ غلاموں کی قبر سے پردہ اٹھا کر بتلا دیتے ہیں کہ دیکھو جب ان کی یہ شان ہے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کی کیا شان ہوگی۔

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک محبت بھرا شعر جو مدینہ منورہ کی عظمت کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔

ہم نے مانا کہ جنت بہت ہے حسین  
چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں  
کیونکہ جنت میں سب ہے مدینہ نہیں  
اور جنت مدینے میں موجود ہے

الصرف العزیز کا ایصال ثواب:

یہ صرف العزیز ہے یہ حضور ﷺ کے ایصال ثواب کے لیے ہے بس جب سے یہ چھپی ہے تو اس وقت سے اللہ تعالیٰ اپنے گھر بلا رہے ہیں ویسے بظاہر کوئی انتظام نہیں ہوتا اللہ اپنی رحمت سے بلا لیتے ہیں۔ اگر ایک گردان بھی یاد کریں گے تو حضور ﷺ کی روح مبارک کو ٹھنڈک پہنچے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کی نیک کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

## روضہ اطہر کی طرف چل

اے جذبہ دل روضہ اطہر کی طرف چل  
جس در کا بھکاری ہے تو اس در کی طرف چل

مایوس نہ ہو تیرگی رنج و الم سے  
اے رہو شب صبح منور کی طرف چل

دیکھنے سے جس سے سیر نظر ہو نہیں سکتی  
طیبہ میں اس حسن کے محور کی طرف چل

پھر تشنہ لبی کی نہ کبھی ہوگی شکایت  
اک بار ذرا ساقی کوثر کی طرف چل

سامان بقا کر لے فنا ہونے سے پہلے  
انے قطرہ ناچیز سمندر کی طرف چل

ہے تجھ کو اگر تیرہ نصیبی کا گلہ کچھ  
پڑھ صل علیٰ بخت سکندر کی طرف چل

ہر سمت جہاں پر ہے تجلی ہی تجلی  
اس بارش انوار کے منظر کی طرف چل



## مسئلہ حیات النبی ﷺ پر گفتگو کرنے کا طریقہ

نوٹ:

گفتگو ہمیشہ حیات النبی ﷺ پر کریں۔ ان کا دھوکہ یہ بھی ہے کہ بات عام مردوں کے سماع پر کریں گے اور کہیں گے لہذا حضور ﷺ بھی وفات پا چکے ہیں تو وہ بھی اس مد میں شامل ہیں یاد رکھیں یہ مسئلہ اجماعی ہے اور وہ اختلافی۔

قبر کا مفہوم قرآن و حدیث کی روشنی میں:-

مقر الجسم فهو قبره (مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی باب مادہ قبر، مرقات از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ باب اثبات عذاب القبر) خواہ جسم اس جگہ بحالہ قرار پکڑے یا بالاجزاء۔ اور اجزاء عام ہیں انسانی شکل میں ہوں یا راکھ وغیرہ کی شکل میں ہوں لہذا کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جسکو قبر نہ ملے ہر ایک کو قبر ملتی ہے کسی کیلئے دفن قبر ہے اور کسی کیلئے مقر الا اجزاء قبر ہے۔ ولا تقم علی قبره (مرجع الضمیر الانسان) وما انت بمسمع من فی القبور۔ وان اللہ یبعث من فی القبور۔ ثم اماتہ فاقبره (مرجع الضمیر الانسان) واذا القبور بعثت۔ افلا یعلم اذا بعث ما فی القبور چونکہ قیامت کے دن منتشر اجزاء اپنی اپنی جگہوں سے اٹھیں گے لہذا وہ مقر الا اجزاء قبر ہے۔

جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ربّ ارنی کیف تحی الموتی اب یہاں سوال میں موتی ہے تو جواب میں فرمایا جا رہا ہے فخذ اربعة من الطیر فصرهن الیک ثم اجعل علی کل جبل منهن جزاً ثم ادعهن معلوم ہوا کہ

موتی، منتشر الاجزاء بھی ہوتا ہے اور ان منتشر اجزاء سے روح کا تعلق بھی ہوتا ہے  
 وگرنہ صرہن اور ادعہن کا کیا معنی؟ اذ اوضع الميت فی قبرہ لعن اللہ  
 الیہود والنصارى اتخذوا قبور انبیائہم مساجد (او کما قال علیہ  
 الصلوۃ والسلام)۔ عن عمرو بن حزم قال رأی النبی بقبور المدینة  
 فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اهل القبور (مشکوٰۃ  
 ص ۱۳۹)۔ مرالنبی بقبرین یعدبان (بخاری ج ۱ ص ۱۸۲)۔ مرالنبی بقبور  
 المدینة فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام علیکم یا اهل القبور (مشکوٰۃ  
 ص ۱۳۹)۔ مذکورہ بالا تمام جگہوں پر قبر سے مراد زمینی قبر ہے جب کہ آپ قبر سے مراد  
 علین یا بحین لیتے ہیں اس کے لیے صرف ایک آیت یا حدیث پیش کریں۔ قبر کا معنی  
 بعض کتب میں عالم برزخ لکھا ہے لیکن یہ معنی قبر کے مفہوم میں وسعت پیدا کرنے  
 کے لیے ہیں جائے تدفین کو نکالنے کے لیے نہیں کیونکہ ان میں عموم و خصوص مطلق کی  
 نسبت ہے نیز اس سے مراد یہ ہے کہ جن کو جلا کر ان کی راکھ اڑادی جائے ان کی قبر  
 عالم برزخ میں ہے اور جن کو دفن کیا جائے وہ قبر بھی عالم برزخ میں ہے پس دفن عالم  
 برزخ کا حصہ ہے عالم برزخ سے باہر نہیں۔

عالم کتنے ہیں؟ قرآن کی روشنی میں:

عالم تین قسم کے ہیں

(۱) عالم دنیا (۲) عالم برزخ (۳) عالم آخرت۔

(۱) عالم دنیا:۔ ولادت سے ورود موت تک۔ (۲) عالم برزخ:۔ حتی اذا جاء  
 احدہم الموت قال رب ارجعون لعلیٰ اعمل صالحا فیما ترکت  
 کلا انہا کلمة ہو قائلہا ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون (پ ۱۸ مومنون  
 آیت ۱۰۰) یعنی موت سے یوم مبعوث تک عالم برزخ ہے۔ (برزخ تین چیزوں کا

نام ہے۔ مکان، زمان، حال۔ مکان: قبر سے لے کر علمین، مجبین تک۔ زمان: موت سے لے کر قیامت تک۔ حال: میت راحت یا عذاب کی حالت میں ہو (الحاوی ج ۲ ص ۳۲۷۔ از علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) (۳) عالم آخرت:۔ وقت مبعوث تا جنت و دوزخ۔

ان تینوں عالموں کے احکام و احوال مختلف ہیں۔ ایک کو دوسرے پر قیاس نہیں کر سکتے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عالم دنیا میں فرمایا رب ارنی انظرا لیک مگر تاب دید نہ لا سکے حالانکہ جنت (عالم آخرت) میں سب مومنین کو دیدار ہوگا۔

تینوں عالموں کی موت و حیات میں فرق:

عالم دنیا میں موت و حیات دونوں ہیں۔ عالم برزخ میں بھی موت و حیات دونوں ہیں۔ البتہ عالم آخرت میں فقط حیات ہے۔ موت نہیں ہے وہاں موت کو موت آجائے گی۔ عالم دنیا میں حیات: ادخال الروح فی الجسد۔ عالم دنیا میں موت اخراج الروح عن الجسد

عالم برزخ میں حیات: تعلق الروح بالجسد او باجزاء الجسد جیسے ریموٹ سے بم دھماکہ۔ موبائل۔ خلائی سیارے وغیرہ۔

عالم برزخ کی موت کے متعلق دو قول ہیں:۔ (۱) سوال و جواب کے وقت تعلق شدید ہوتا ہے بعد میں اتنا تعلق رہتا ہے کہ ثواب و عذاب کا احساس ہو سکے مگر پہلے کی نسبت یہ تعلق ضعیف ہوتا ہے یہی ضعف وہاں کی موت ہے (۲) دوسرا قول یہ ہے و نفع فی الصور فصعق من فی السموت ومن فی الارض الامن شاء الله ثم نفع فیہ اخری فاذا هم قیام ینظرون۔ صعق ای مات (جلالین سورہ زمر پارہ ۲۴ آیت نمبر ۶۸ رکوع ۴۷)

## محل نزاع:

چار چیزیں جدا جدا ہیں جن کو مخلوط کر کے دھوکہ دیا جاتا ہے۔ (۱) موت  
الدنیویہ (۲) حیاة الروح (۳) جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضة المبارکة (۴) جسد  
النبی ﷺ حیات فی الروضة المبارکة۔ پہلی تین باتوں میں اتفاق ہے چوتھی بات میں  
اختلاف ہے۔

## (۱) موت الدنیویہ:-

دنیوی موت میں کوئی نزاع نہیں وہ بالاتفاق آپ پر واقع ہوئی اگرچہ عام  
مردوں اور انبیاء کے وقوع موت میں فرق ہے۔ کہ انبیاء کو اختیار دیا جاتا ہے جبکہ عام  
مردوں کو اختیار نہیں دیا جاتا۔ لہذا درج ذیل آیات نہیں پڑھی جائیں گی کیونکہ ان میں  
دنیوی موت کا ذکر ہے۔ وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔  
انک میت وانهم میتون۔ کل نفس ذائقة الموت۔ کل من علیہا فان۔ کل  
شئ ہالک الا وجہہ۔ اینما تکونوا یدرکم الموت۔ اموات غیر  
احیاء۔ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والّتی لم تمت فی منامہا  
فیمسک الّتی قضی علیہا الموت ویرسل الاخری الی اجل  
مسمی (یرسل الاخری یہ مختلف قرآنی آیات اس بات کی بھی دلیل بنتی ہیں کہ  
روح اگرچہ جسم سے باہر ہے لیکن جسم کے ساتھ تعلق ہوتا ہے)

## (۲) حیاة الروح:

روح کی زندگی پر بھی اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی روح اعلیٰ علیین میں ہے۔

## (۳) جسد النبی ﷺ محفوظ فی الروضة المبارکة:-

نبی ﷺ کا جسد اطہر الآن کما کان محفوظ ہے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے ان  
اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (رواہ ابوداؤد)

## (۴) جسدِ نبی ﷺ حیات فی الروضۃ المبارکۃ:-

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کے اجساد طیبہ اپنی قبور ارضیہ میں زندہ ہیں جب کہ غیر مقلدین اور فرقہ ممانیہ کے نزدیک بے حس، بے جان، بے شعور، بے علم اور تمام کمالاتِ حیات سے خالی محض دھڑ پڑے ہیں (معاذ اللہ) ہم دلائل اس بات پر دیں گے کہ نبی پاک ﷺ اپنے روضہ اقدس میں اپنے اصلی دنیوی جسم کے ساتھ زندہ ہیں جبکہ غیر مقلدین اور ممانی اس بات پر دلائل دیں گے کہ روضہ اقدس میں آپ ﷺ کا جسد مبارک صفت حیات سے خالی ہے۔ لیکن وہ دنیوی موت والی آیات پڑھ کر فٹ کرتے ہیں حیاتِ قبر پر۔ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے (فورا گرفت کریں) قبر والی حیات کے مختلف نام:-

۱: حیاتِ برزخی (کیونکہ برزخ کا معنی ہے پردہ اور وہ زندگی بھی پردے میں ہے) ۲: دنیوی زندگی (کیونکہ دنیوی جسم زندہ ہے) ۳: حیاتِ روحانی (کیونکہ قبر میں اولاً احوال و کیفیات کا درود روح پر ہوتا ہے ثانیاً جسم پر جبکہ عالم دنیا میں اس کے برعکس ہوتا ہے) ۴: حیاتِ حسی (کیونکہ یہی دنیا والا حسی جسم زندہ ہے) ۵: حیاتِ معنویہ (کیونکہ وہ حیاتِ حواسِ ظاہرہ سے مخفی ہے اس کے مخفی ہونے کی وجہ سے اس کو معنویہ کہا جاتا ہے)

دلائل:

غیر مقلدین اور ممانیوں کے پاس اپنے اس مذکورہ دعویٰ کے متعلق ایک بھی دلیل نہیں۔ نہ قرآن سے نہ سنت سے نہ آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور نہ ہی اکابر علماء ربوبندرِ حمیم اللہ سے۔ ان کا طریقہ استدلال یہ ہے کہ دعویٰ خاص کرتے ہیں اور دلیل مخلوط دیتے ہیں مثلاً یہ کہ دنیوی موت والی آیات پڑھ کر فٹ کریں گے حیاتِ قبر پر۔ یہ ان کا بہت بڑا دھوکہ ہے۔ لہذا پہلے محل نزاع خوب واضح کریں پھر دلیل

اس کے مطابق مانگیں۔ مثلاً ایسی دلیل پیش کریں جس میں اس قسم کا مضمون ہو عدم حیات النبی ﷺ فی الروضة المبارکہ پھر ان کا دعویٰ ثابت ہوگا۔

نوٹ:

اہلسنت و الجماعت کے دلائل، قبر کی زندگی مصنفہ مولانا نور احمد تونسوی

صاحب سے دیکھیں

اگر زیادہ تحقیق کرنی ہو تو یہ کتب بھی دیکھیں۔

نمبر ۱: تسکین الصدور مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نمبر ۲: سماع الموتی مصنفہ مولانا شیخ الحدیث سرفراز صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نمبر ۳: مقام

حیات کلاں مصنفہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ۔

نمبر ۴: رحمت کائنات مصنفہ مولانا زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نمبر ۵: جز حیات الانبیاء مصنفہ

امام بیہقی م ۴۵۸ھ نمبر ۶: حیاة الانبیاء مصنفہ امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ

۵۵۶م

نمبر ۷: انباء الاذکیاء فی حیات الانبیاء مصنفہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۱۱۹ھ

## مدینے میں جو موجود ہے

ہے نظر میں جمال حبیب خدا  
 جن کی تصویر سینے میں موجود ہے  
 اور جس نے ہم کو کلام الہی دیا  
 وہ محمد ﷺ مدینے میں موجود ہے  
 پھول کھلتے ہیں پڑھ پڑھ کر صل علی  
 جھوم کر یہ کہہ رہی ہے یہ باد صبا  
 کہ ایسی خوشبو چمن کے گلوں میں کہاں  
 جو نبی کے پسینے میں موجود ہے  
 چھوڑنا تیرا طیبہ گوارا نہیں  
 پوری دنیا میں ایسا نظارا نہیں  
 میں نے مانا کہ جنت بہت ہے حسین  
 چھوڑ کر ہم مدینہ نہ جائیں کہیں  
 جنت میں سب کچھ ہے مدینہ نہیں  
 اور مدینہ میں جنت موجود ہے  
 ہے نظر میں جمال حبیب خدا  
 جن کی تصویر سینے میں موجود ہے  
 ہے نظر میں جمال حبیب خدا  
 جن کا روضہ مدینہ میں موجود ہے

## محمد ﷺ کا روضہ

مدینہ      مدینہ      مدینہ      مدینہ  
بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ

محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے  
بلندی پہ اپنا نصیب آ رہا ہے

فرشتوں یہ دے دو پیغام ان کو  
خبر جا کے دے دو ان کو فرشتو

کہ خادم تمہارا سعید علیہ السلام آ رہا ہے  
مدینہ      مدینہ      مدینہ      مدینہ

بڑا لطف دیتا ہے نام مدینہ  
وفا تم نہ دیکھو گے ہرگز کسی میں

زمانہ وہ ایسا قریب آ رہا ہے  
حفاظت کرو اپنے ایمان و دین کی

زمانہ وہ ایسا عجیب آ رہا ہے  
محمد ﷺ کا روضہ قریب آ رہا ہے



## علماء حق کی قبور اور جسموں سے خوشبوؤں کا پھوٹنا

- ①..... حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (سمرقند بخارا)
- ②..... حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
- ③..... حضرت مولانا شیخ محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)
- ④..... امام اہلسنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)
- ⑤..... حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)
- ⑥..... حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری رحمۃ اللہ علیہ وکیل صحابہ رضی اللہ عنہم (خیر پور میرس)
- ⑦..... شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ مدنیہ جدید لاہور)
- ⑧..... حضرت مولانا محمد اصغر حسین رحمۃ اللہ علیہ (دیوبندی)..... (دیوبند انڈیا)
- ⑨..... حضرت مولانا سید نیاز احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (تلمبہ)
- ⑩..... علامہ عبدالرشید غازی شہید رحمۃ اللہ علیہ (نائب خطیب لال مسجد و جہان جمالی)
- ⑪..... شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی غلام قادر رحمۃ اللہ علیہ (خیر پور ٹامیوالی)
- ⑫..... حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ (کراچی)
- ⑬..... حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ (ساہیوال)
- ⑭..... حضرت مولانا محمد اسماعیل بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ (بصیر پورہ)
- ⑮..... حضرت مولانا الطاف منہاس رحمۃ اللہ علیہ (چکوال)
- ⑯..... حضرت مولانا ابراہیم چنوی رحمۃ اللہ علیہ (میاں چنوں)
- ⑰..... حضرت مولانا محمد شریف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)
- ⑱..... حضرت مولانا سید امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مخدوم پور پہوڑا)
- ⑲..... حضرت مولانا عبداللہ شہید رحمۃ اللہ علیہ (سابق خطیب لال مسجد اسلام آباد)

- ۲۰..... والدہ غازی عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد)
- ۲۱..... دیگر طلبہ و طالبات شہید رحمۃ اللہ علیہ (جامعہ حفصہ رحمۃ اللہ علیہا)..... (اسلام آباد)
- ۲۲..... حضرت مولانا عبدالغفور ندیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (کراچی)
- جب غلاموں کا یہ حال ہے تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کا کیا حال ہوگا؟

## حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک

” ماذا علی من شم تربة احمد“

” ان لا یشم مدی الزمان غوالیا“

ترجمہ: کوئی حرج نہیں اس شخص کے لیے کہ جس نے احمد مصطفیٰ ﷺ کی قبر مبارک کی خوشبو کو سونگھ لیا ہے۔ اس بات میں کہ اگر وہ زمانے کی بہترین خوشبو کو نہ سونگھ سکا۔

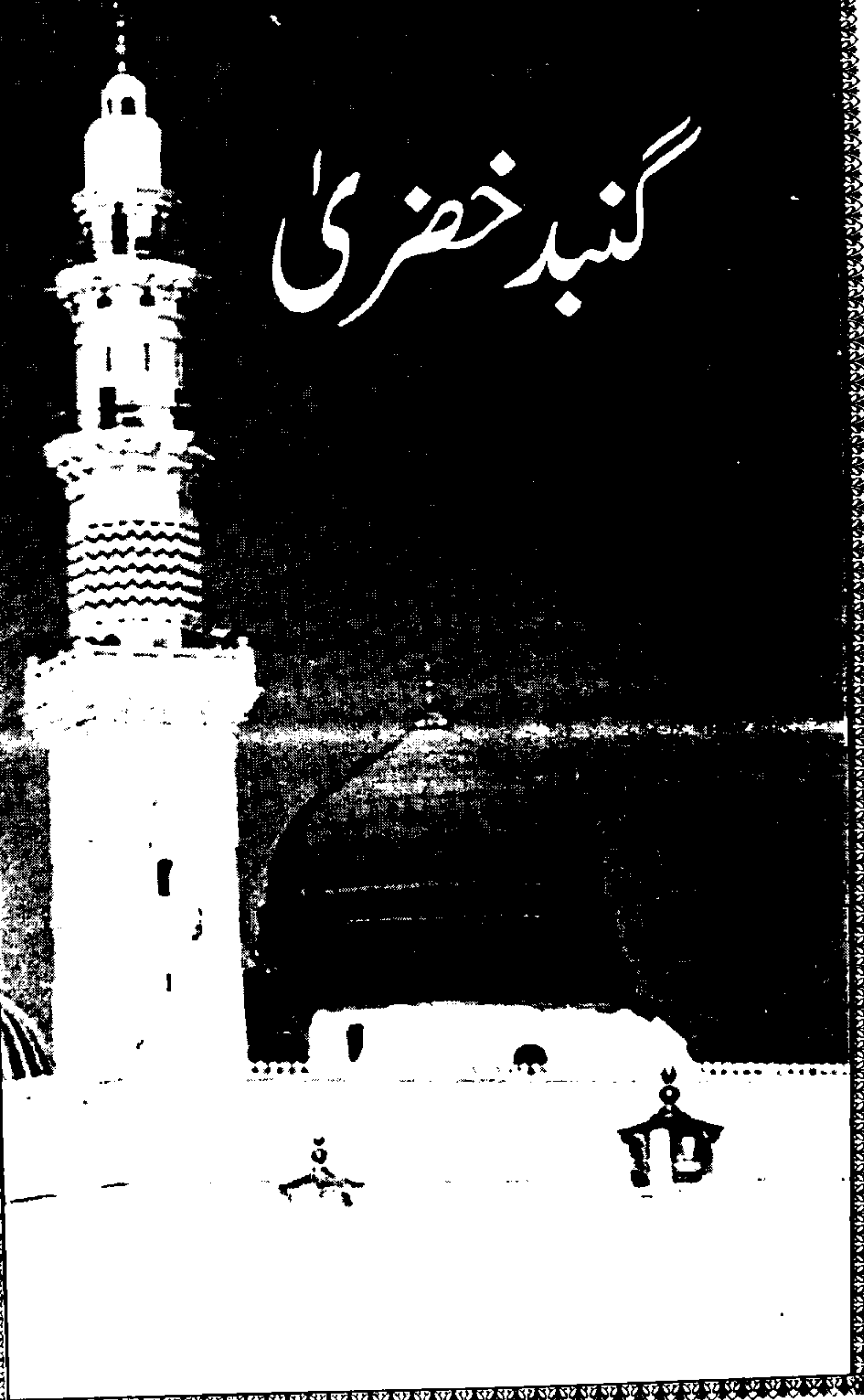
بوائے حق بسر برگ صدق بکیسو غنچہ دیں بدستار کل شرع بآیتیں گلدستہ نبوت ورسالت نحسبیب اور گلزار کردار بداماں حضرت محمد ﷺ زلس جن کی سرمئی آنکھ کا غمزہ جعد بنفشہ وزعفران کی زلف عنبرین کا صدقہ چنبیلی وگلاب جن کے عارض قرآن کا عکس اور تلیاں اس حسن و خوشبو پر مر مٹنے کا انمٹ اتعارہ وہ ذات اقدس امام کعبہ و بیت اللہ المقدس کی جن کی شیم جاں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے گلشن ازل کے پودے کا فوری ٹہنیوں پر پھول اٹھائے کھڑے ہیں اور ارباب علم و عرفان ان کی مستانہ خوشبو کے استقبال میں علوم و معارف کو کوثر و تسنیم سے وضو کر وار ہے ہیں۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا کرنا چاہا تو حسب حکم حضرت جبریل رضی اللہ عنہ قبر اطہر والی جگہ سے سفید مٹی لائے جس کو آب تسنیم سے گونداھا گیا اور بہشتی نہروں میں ڈبویا گیا، آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جو عجائبات دیکھے ان میں یہ بھی دیکھا کہ ولادت کے روز آپ کو چاندی کے برتن میں بھری ہوئی کستوری سے سات مرتبہ غسل دیکر ایسے حریری کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں مشک اذفر کے دھاگے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کوئی مشک عنبر اور کوئی خوشبودار چیز آپ ﷺ سے زیادہ خوشبودار نہیں دیکھی، لوگ چاندنی کے موتیوں کی طرح چمکنے والے پسینہ مبارک کو جمع کر لیا کرتے تھے، ایک بار دوران استراحت عرق

نبوت کے موتی سراپائے رسالت سے ڈھلک رہے تھے، اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا شیشی میں محفوظ کر رہی تھیں، آپ ﷺ نے پوچھا تو بولیں ہم اس کو عطر میں ملائیں گی، کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی خوشبو ہے، مدینہ طیبہ میں ایک گھرانے کے پاس پسینہ مبارک تھا وہ جب بھی استعمال کرتے شہر میں خوشبو پھیل جاتی، وہ گھر بیت المطہین سے مشہور ہو گیا تھا، جب شراب حرام ہوئی تو بعض نے غسل بھی کیا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے عطر لیکر لگائی، آپ ﷺ جس سے مصافحہ کرتے وہ شخص سارا دن معطر رہتا جس بچہ کے سر پر دست اقدس پھیر دیتے وہ عطر بیزی میں دوسرے بچوں سے ممتاز ہو جاتا، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر آپ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک عطار کی عطر دان سے نکلے ہیں، ایک بار آپ ﷺ نے زمزم کے برتن میں لعاب مبارک ڈالا تو پورا برتن کستوری کی طرح مہکنے لگا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ مہر نبوت کو منہ میں لیا تو اس سے خوشبو پھوٹ رہی تھی، آپ ﷺ نے عقبہ رضی اللہ عنہ کی کمر پر ہاتھ مبارک دم کر کے پھیرا تو ان سے اتنی خوشبو آتی تھی کہ ان کی چار بیسیاں نہایت تیز عطر لگاتی تھیں، مگر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی مہک ان پر غالب رہتی تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے برکت کی دعادی، ان کا ایک باغ سال میں دو مرتبہ پھل دیتا تھا، اور اس میں ریحان نامی ایک بوٹی تھی جس سے کستوری کی خوشبو آتی تھی، شب معراج میں آپ ﷺ کی خوشبو دلہنوں سے تیز تر تھی، آپ ﷺ نے نہر کوثر میں بہتی ہوئی مشک اذفر میں دست اقدس ڈالا تھا، جسم خوشبو ہونے کے باوجود بکثرت عطر استعمال فرماتے اس لیے کہ آپ ﷺ کی ہم جنس تھی نیز مسلمانوں اور فرشتوں سے ملاقات اور نزول قرآن کی خاطر مبالغہ بھی مقصود تھا، آپ ﷺ کا فرمان تھا کہ جس کو ریحان دی جائے تو واپس نہ کرے، اس لیے کہ اس کی اصل جنت سے نکلی ہے، اس باب میں ذوق مبارک عجیب تھا، فرماتے

کہ مردوں کی عطر ایسی ہونی چاہئے کہ خوشبو پھیلے اور رنگ نظر نہ آئے اور عورتوں کی ایسی کہ خوشبو نہ پھیلے اور رنگ نظر آئے، اپنے نواسوں حضرت حسن ؑ اور حضرت حسین ؑ کو چومتے ان کی خوشبو سونگھتے اور فرماتے کہ یہ میری جنت کے پھول ہیں، ذکر کے حلقوں کی نسبت ارشاد تھا کہ جنت کی کیاریوں سے گزرتو کچھ کھالیا کرو، آپ ؐ کی والدہ ماجدہ ؑ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ؐ کو نہایت پاک و صاف جنا، ڈھونڈنے والے ناکھوں سے جان لیتے تھے کہ آپ ؐ اس جانب تشریف لے گئے ہیں، جب عالم بالا کا سفر شروع ہوا تو خوشبوؤں کے نواس قافلے بہشت بریں کے پتے دینے لگے، فکر آخرت کی کونپلوں سے بقائے مولیٰ کے غنچے چٹکنے لگے اور مبارک لبوں سے زفاقت اعلیٰ کے پیازی پھول جھڑنے لگے، وصال شریف کے وقت اور بعد ازاں خوشبوؤں کے انوکھے کارواں احساس امت کی تعزیت کرتے رہے، آپ ؐ کی نور نظر لخت جگر حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء ؑ نے تربت مبارک کی مٹی سونگھ کر فرمایا تھا، جس نے محمد ؐ کی خاک (مزار) سونگھ لی ہے اسے چاہیے کہ عمر بھر کوئی خوشبو نہ سونگھے، جب کہ آپ ؐ کا ارشاد تھا کہ ”جو حصہ میرے منبر اور قبر (شریف) کے درمیان ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے“ حقیقت یہ ہے کہ تمام خوبیوں اور خوشبوؤں کا پہلا اور آخری مرکز یہی ہے۔ (اللہم صل وسلم علیہ)۔

# گنبد خضریٰ



## درویشرف کی برکت سے قبر سے خوشبو کا آنا

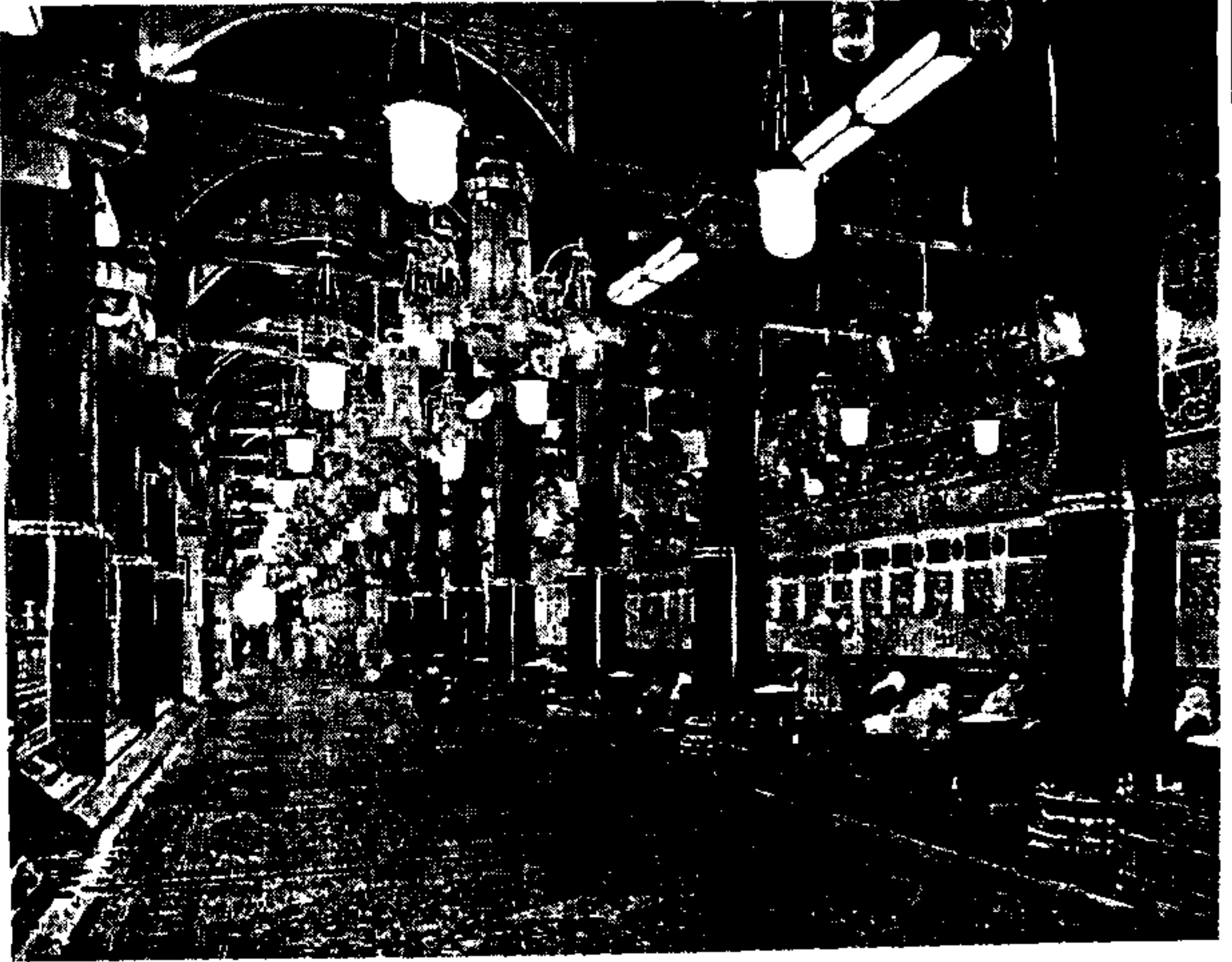
ان اللہ وملتکته یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ  
وسلموا تسلیما

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے  
ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجا کرو، اور خوب سلام بھیجا  
کرو۔ (القرآن)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ القول البدیع میں تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ جب  
مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں وغیرہ پر نظر پڑے تو درود شریف کثرت سے  
پڑھیں اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی درود شریف میں اضافہ کرتا جائے۔ اس لیے  
کہ یہ مواقع وحی اور قرآن پاک کے نزول سے معمور ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کی بار  
بار یہاں آمد ہوئی ہے اور اس کی مٹی سید البشر علیہ السلام پر مشتمل ہے اسی جگہ سے اللہ تبارک  
وتعالیٰ کے دین اور اس کے پاک رسول اقدس علیہ السلام کی سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے یہ  
فضائل اور خیرات کے مناظر ہیں۔ یہاں پہنچ کر اپنے قلب کو نہایت ہیبت اور تعظیم  
سے بھر پور کر لے گویا وہ حضور اقدس علیہ السلام کی زیارت کر رہا ہے۔

بعض رسائل میں عبید اللہ بن عمر قواری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا گیا ہے وہ فرماتے  
ہیں کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ  
تبارک و تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا۔  
کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول علیہ السلام کا کتاب میں لکھتا تو ساتھ درود شریف  
بھی لکھ دیتا اس کے بدلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ کو کچھ ایسا دیا کہ نہ کسی آنکھ نے  
دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر اس کا گمان گزرا۔ (گلشن جنت)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے کہ پانی کیسے نکالا جائے اور وضو کیا جائے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک اہل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔ اس نے کہا یہ درود شریف کی برکت ہے۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات لکھی۔ شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک و عنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔





## ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

جن کے روضے پہ اتریں فرشتے مدام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

صبح ستر ہزار اور اتنے ہی شام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

جن کا محمود ﷺ، احمد ﷺ، محمد ﷺ ہے نام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

جو ہے خیر البشر جو ہے خیر الانام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

جن کا اللہ سکھائے ہمیں احترام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

جن کی ہے صوت پہ صوت مطلق حرام  
ان پہ اربوں درود ان پہ کھربوں سلام

## نعت شریف

جہاں روضہ پاک خیرالوری ہے  
 یہ جنت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 کہاں میں کہاں یہ مدینے کی گلیاں  
 یہ قسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 محمد کی عظمت کا کیا پوچھتے ہو  
 کہ وہ صاحب قاب قوسین ٹھہرے  
 بشر کی سر عرش مہمان نوازی  
 یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 جو عاصی کو کھلی میں اپنی چھپالے  
 جو دشمن کو بھی زخم کھا کر دعا دے  
 اسے اور کیا نام دے گا زمانہ  
 وہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 قیامت کا اک دن معین ہے لیکن  
 ہمارے لئے ہر نفس ہے قیامت  
 مدینے سے ہم جانثاروں کی دوری  
 قیامت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے  
 تم اقبال یہ نعت کہہ تو رہے ہو  
 مگر یہ بھی سوچا کہ کیا کہہ رہے ہو  
 کہاں تم کہاں وہ ممدوح یزداں  
 یہ جرأت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

## حضور ﷺ کی حیات مبارکہ

سید الاولین و آخرین، خاتم الانبیاء، والمرسلین، راحة العاشقین، رحمة للعالمین، الرسول الحتمین، المبین الامین، حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت، نور بیج الاول پانچ سو اکہتر عیسوی کو ہوئی اور سارا جہان صل علی کی نسیم جانفزا میں مست ہو کر انوار محمدیہ ﷺ کی نگہوں میں جھوم گیا۔ قدیم آتشکدوں، صنم خانوں اور شاعی محلات میں ہلچل مچی۔ والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے انوار کی پھوار میں شام کے محل دیکھے۔ والد ماجد حضرت عبداللہ دو ماہ قبل وفات پا گئے تھے۔ دادا حضرت عبدالمطلب نے نمناک پلکیں بچھائیں۔ اسم گرامی محمد ﷺ رکھا اور ساتویں روز عقیقہ کیا۔ چند روز والدہ ماجدہ اور حضرت ثویبہ نے دودھ پلایا رضاعت کی تکمیل حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں دو سال میں ہوئی۔ انہوں نے مزید تین برس آپ ﷺ کو رکھ کر پانچ برس کی عمر میں (شق صدر کے پہلے واقعہ کے بعد) والدہ کے سپرد کیا۔ آپ ﷺ کی ذہنی، قلبی جسمانی اور روحانی نشوونما حیران کن تھی۔ چھ برس کی عمر میں آپ ﷺ کو والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ نھیال سے متعارف کرانے / یا مرحوم شوہر کی قبر دکھلانے مدینہ لے گئیں۔ مگر واپسی پر بمقام ابواء انتقال کر گئیں۔۔۔۔۔ آپ ﷺ کو ام ایمن واپس مکہ لائیں۔ دادا جان کی رحلت کے وقت آپ ﷺ آٹھ برس کے تھے۔ شغل گلہ بانی، اور چچا ابوطالب کے سفر شام میں عمر مبارک بارہ سال تھی۔ ”حرب فجار“ اور معاہدہ ”حلف الفضول“ کے زمانہ میں آپ ﷺ پندرہ برس کے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مال مضاربت پر شام لے جاتے وقت اور واپسی پر دو ماہ بعد نکاح کے وقت زندگی مبارک پچیس سال تھی۔ خانہ کعبہ میں قوم کا تنازعہ خوش اسلوبی سے مٹانے اور حجر اسود کی تنصیب کے وقت حیات طیبہ پینتیس برس تھی۔ یہیں پر قوم نے آپ ﷺ کو الامین کا خطاب دیا۔ غار حرا میں خلعت نبوت زیب تن فرمانے اور غارہ عنبر فشاں جنت نشاں پر

تاج رسالت کے وقت چالیس بہاریں کالی کالی کے آس پاس، ”اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ  
الَّذِي خَلَقَ“ کی دھن تراش رہی تھی۔ خفیہ تبلیغ کے اختتام اور اعلانیہ تبلیغ کے آغاز پر  
شرف و مجد تینتالیس سالہ مقدس دور کی یاد تازہ کر رہا تھا۔ اور آپ ﷺ کے پاس  
چالیس ستاروں کا ہالہ بن چکا تھا۔ جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ،  
حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نمایاں ہیں۔ قریش نے شدید تر مخالفت کی لیکن  
آپ ﷺ کی مقبولیت کے سنگ نشاں جگہ جگہ نصب ہوتے رہے۔ ہجرت حبشہ کے  
وقت عمر عزیز پینتالیس سال، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے  
وقت چھیالیس سال اور مقاطعہ قریش کے وقت سینتالیس سال تھی۔ مقاطعہ کے  
اختتام پر گھر کی رفیقہ حضرت خدیجہ اور خواجہ ابوطالب کے سانحہ ارتحال نے پچاسویں  
سال کو ”عام الحزن“ بنا دیا۔ آپ ﷺ نے طائف کا سفر کیا، وہ لوگ بھی سہارا نہ بنے،  
مگر واپسی پر جنات اسلام لائے، فرشتوں نے حوصلہ دیا، سفر معراج نصیب ہوا اور  
مدینہ کے چھ آدمی مسلمان ہو گئے۔ دوسرے سال، (اکیاون برس کی عمر میں) مدینہ  
سے بارہ اور اس سے اگلے سال بہتر لوگوں نے تائید حق کیلئے بالترتیب عقبہ اولیٰ و ثانیہ  
میں حاضری دی اور آپ ﷺ کو جمع جملہ مسلمین مدینہ طیبہ تشریف لانے کی پُر خلوص و  
پُر زور دعوت دی۔ جسے آپ ﷺ نے باون برس کی عمر میں قبول فرمایا۔ آپ ﷺ نے  
تبلیغ کیلئے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ بھیج دیا۔ باقی شہروں کے برعکس مدینہ  
طیبہ قرآن سے فتح ہو چکا تھا۔ تب آپ ﷺ کی اجازت پر مکی و حبشی مسلمان مدنی بننے  
لگے۔ پھر آپ ﷺ نے بھی وہیں ہجرت فرمائی۔ انصار نے حضور ﷺ اور مہاجرین  
کیلئے دیدہ دل فرس راہ کیں، آپ ﷺ نے جبکہ حیات طیبہ کے تریپن برس ہو چکے  
تھے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر مسجدیں آباد کیں، اسلامی ریاست قائم فرمائی، مکمل دین نافذ  
کیا، بائیس غزوات میں شرکت کی اور چوالیس سرایا کی سرپرستی فرمائی، جن میں غزوہ

بدر، بھر چھپن برس، غزوہ احد بھر چھپن برس، سانحہ بیر معونہ ستاون برس، غزوہ خندق بھر اٹھاون برس اور واقعہ حدیبیہ بھر اٹھ برس بہت معروف ہیں۔ اسی زمانہ میں آپ ﷺ نے شاہان عالم کو دعوت نامے لکھوائے، بھر ساٹھ سال خیبر فتح ہوا اور اٹھ سال کی عمر میں غزوہ موتہ ہوا نیز فتح مکہ اور واقعہ حنین اسی دور کی یادگار ہیں۔ باٹھ برس کی عمر مبارک میں واقعہ تبوک ہوا، اور مسلمانوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں حج کیا کیونکہ اس عام الوفود لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہو کر آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی کر رہے تھے۔ سابقہ دس سالہ عرصہ میں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب ام المساکین، حضرت ام سلمہ، حضرت زینب، حضرت جویریہ، حضرت ام حبیبہ، حضرت میمونہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ جن کے توسط سے خواتین اسلام تک دین پہنچانے میں مدد ملی۔ آپ ﷺ کی اکثر اولاد اطہار (حضرت قاسم رضی اللہ عنہ، حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، اور حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا) سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ آپ کی غلامہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے تولد ہوئے بھر تریسٹھ برس، آپ ﷺ نے عام منادی کروا کر ایک لاکھ چودہ ہزار مسلمانوں کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف ادا فرمایا۔ ہزار ہا مسلمانوں کو اپنی ادا نہیں دکھائیں، انہیں اپنی محنت کا گواہ بنایا، اہم نصیحتوں اور الوداعی نکاہوں سے نوازا۔ واپسی کے چند ہفتہ بعد سر مبارک میں درد اٹھا، جو بعد میں مرض الوفات میں تبدیل ہو گیا۔ اگرچہ آپ ﷺ حق رسالت ادا کر چکے تھے، قرآن مجید مکمل نازل ہو کر نافذ ہو چکا تھا۔ تاہم مرض کی درازی خانہ نبوت ﷺ اور عالم اسلام کیلئے سخت تشویشناک تھی، ازواج مطہرات کے کچے مکانوں کی خوشبو اڑنے لگی، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لڑکھڑانے والے قدم، ٹھوکریں کھانے لگے۔ مسلمان حواس کھونے لگے اور مسجد نبوی کے یسّ امام، طلّس خطیب اور

طہ رسول ﷺ کے لیے ترسنے لگے، مگر بات یہ ہے کہ کار نبوت و رسالت مکمل ہو چکا تھا، ادھر بار بار طاری ہونے والی غشی، عالم آب و گل کے پیوند کاٹ رہی تھی۔ زبان حق ترجمان ذکر الہی میں مصروف اور دل حق شناس یاد حق میں مشغول!!! بارہ ربیع الاول ۱۱ھ آخری صبح تھی، آپ ﷺ نے حجرہ مبارک سے پردہ ہٹا کر صحابہ کو عین حالت نماز میں دیکھا، روئے انور میں قرآنی آیات تیر رہی تھیں۔ اور پھر پردہ گرا لیا آخر وہ وقت بھی آیا جس سے دل دہل گئے اوسان خطا ہو گئے حیات مبارکہ کے تریسٹھ سال مکمل ہو گئے اور آپ ﷺ قیامت تک کی انسانیت اور صد ہا صدیوں کو روتا چھوڑ کر عالم آخرت کو روانہ ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور آپ ﷺ کے یہ پھول دل کے الماس کو چیرتے ہیں، جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ آمِنٌ ثَمَّ آمِنٌ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 صَلَاتُكَ يَا مُحَمَّدٌ  
 صَلَاتُكَ يَا مُحَمَّدٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 كَشَفْنَا عَنْكَ غَمَمَاتِكَ  
 كَشَفْنَا عَنْكَ غَمَمَاتِكَ

## حضور کی عادات مبارکہ

صاحبِ خلقِ عظیم، شفیعِ الایم النبوی اکرم، الرسول القیم البسیم الوسیم حضرت محمد ﷺ کے شاملِ مبارکہ رضائے الہی سے معطر خمیر نبوت کے مہکتے ہوئے سدہا ہار پھول تھے جو گلشنِ حیات میں کھلے، پھر حقوقِ اللہ اور حقوقِ العباد کے دیدہ زیب گلہستوں میں سج کر زینبِ بہار صد فردوس بن گئے۔ جن کی دید سے آنکھیں معمور شہید سے کان مٹھور اور وجدان سے دل و جان معمور ہوئے۔ سر مبارک پر علامہ نبوت، دوش رسالت پر کیم استقامت، دیدہ تریں سر منہ جیا کے سرخ ڈور سے ڈالے ہوئے منجھنیم ہار کا تہم بجائے برس برس، آپ ﷺ، آدمیت کو انسانیت سکھاتے رہے اور زمینِ اسلام کی دولت عام کر کے خوش ہوتے رہے نبوت سے قبل چالیس سال معصومیت کا یہ عالم رہا کہ گل اہل وطن آپ کو صادق اور امین کہنے لگے نبوت کے بعد تیس سالہ عہد کے تو پوچھیے ہی کیا! طبعِ مبارک صداقت، لمانت، سخاوت اور حیا کا معنون تھی۔ دورانِ کلام آسمان کی جانب دیکھا کرتے ویسے عموماً نگاہیں نیچی رکھتے، غایتِ حیا کے سبب دوسروں کو نظر بھر دیکھنے کے عادی نہ تھے۔ اُس کنواری لڑکی سے زیادہ حیا دار تھے جو پردہ میں ہو اور شرما رہی ہو۔ کلام کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت دلوں کو موہ لیتی۔ عادتِ حلینہ تھی کہ باتوں میں ہاتھ سے اشارہ کرتے، کبھی داہنا انگوٹھا بائیں ہاتھ پر مارتے اور تعجب کے وقت ہتھیلی پلٹ دیتے، نمازِ فجر کے بعد یادگار نشست ہو کرتی، دین و دنیا کے عقد سے حل ہوتے، ہنسی خوشی کی باتیں ہوتیں، عہدِ ماضی کا ذکر چھڑ جاتا، اشعار سنائے جاتے اور مسجدِ نبوی کا صحن چاند تاروں سے بھر جاتا۔ منسرت آمیز لمحات میں آپ ﷺ مسکرا دیتے نیز علم و علم، حیا و ضمیر اور امانت و ادب کی تلقین فرماتے۔ خوابوں کی تعبیریں بتلاتے۔ ایچانے عہد کا حکم کرتے۔ چھوٹوں پر شفقت، بڑوں کا ادب، نادانوں پر دیسیوں کا احساس،

جانوروں پر رحم، ممانوں اور اہم شخصیات کا اکرام سکھلاتے۔ ہدیہ لینے کی نسبت دینے پر زیادہ خوش ہوتے۔ ہر وقت یادِ خدا اور فکرِ آخرت میں محو رہتے اور رُوتے تاہاں پر ہلکی سی مسکراہٹ مچلتی رہتی۔ اپنی ذات کیلئے انتقام نہ لیتے، لیکن ناحق بات پر شدید غضبناک ہو جاتے۔ ناشائستہ امور پر منہ موڑ لیتے یا پہلو بدل دیتے۔ سلام میں اور ہزنیک کام میں پہل کرتے۔ کام بسم اللہ سے اور اہنی طرف سے شروع فرماتے، مجلس میں نمایاں طور پر بیٹھنے کی کوشش نہ کرتے، بلکہ جہاں جگہ مل جاتی وہیں تشریف فرما ہو جاتے اور وہ جگہ محل میں صدر مقام بن جاتی۔ سب کو ایک نظر سے دیکھتے ہر شخص محسوس کرتا کہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ توجہ اسی کی طرف ہے۔ اکثر یہیں پر مالِ غنیمت و طائف اور خراج وغیرہ تقسیم فرماتے، غلوں ساگی اعتدال اور مداومت اعمال کے نمایاں وصف تھے۔ چاشت کے وقت گھر تشریف لے جاتے اور اہل خانہ میں گھل مل جاتے۔ باہر کی طرح یہاں بھی ہنسی خوشی سے رہتے، کام میں حصہ لیتے۔ پھٹے کپڑے سی لیتے، جوتوں کو ہینڈلگا لیتے، بازار سے سود لے آتے۔ ازواجِ مطہرات کی دلجوئی کرتے، ان کی سہیلیوں کی بھی عزت کرتے، خادوں اور غلاموں کو اولاد کی طرح رکھتے۔ جو موجود ہوتا تناول فرماتے، ورنہ فاقہ ہوتا یا روزہ رکھتے، طعام میں عیب نہیں نکالتے تھے، طبیعت کے موافق ہوتا تو کھا لیتے ورنہ ہاتھ مبارک کھینچ لیتے۔ معمولی نعمت کی بھی بہت قدر کرتے، ایک وقت کا طعام دوسرے وقت کھیلنے بچا کر نہ رکھتے تھے۔ محلہ کے تمیموں ناداروں اور بیکسوں کا خاص خیال رکھتے، واردین و صادرین کی علمی پائیں بجا لیتے اور خوب اکرام و تواضع کرتے، مریضوں کا خاص خیال فرماتے، میزِ طبیبہ کے آخری کونے میں بھی اگر کوئی بیمار ہوتا تو اس کی عیادت کرتے، کبھی یادِ روزنگاں میں کھو جاتے، انکی خواہگاہوں پر حاضر ہو کر سلام و دُعائے نوازتے، ایک خصالت پانچویں یہ تھی کہ سال کو کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، اور مسلمانوں کو غنی کر کے خود مقروض ہو کر خوش رہتے تھے۔ دوسروں کے مفاد کی خاطر سب آگے اور اپنے فائدہ کے وقت سب پیچھے ہوتے تھے۔ لباس سفید پسند تھا، اکثر چادر قمیص اور تہ بند پہنتے، سر مبارک سے چھٹی ہوئی ٹوپی پر عامہ باندھتے جس کا شملہ دوش پر یادوں و شانوں کے درمیان ہوتا۔ مین کی دھاری دار چادریں بھی پسند تھیں۔ ازار ٹخنوں سے اوپر رکھا کرتے تھے، مزاج مبارک انتہائی نفیس تھا، ہر وقت صاف ستھرے ابلے ہوئے لباس میں مہکے رہتے، خوشبودار پسینے کے موتی جبین و رخسار سے یوں لڑکتے جیسے گلاب کی



ٹیپوں سے شہابی قطرے ٹپکتے ہیں کھانے پینے کی اشیاء میں بھی ذوق لطیف اللہ تعالیٰ کی مرضیات کا پابند تھا۔ ٹھنڈا پانی اور دودھ پسند تھا۔ کبھی دودھ میں پانی ملا کر نوش فرماتے سرکہ شہد، حلوہ، روغن زیتون اور کدو بھی مرغوب تھے۔ بُو دار چیزوں (لہسن، پیاز وغیرہ) سے نفرت تھی۔ شہو چھو بارے اور گوشت غذائی گندم کی روٹی نمبر نمبر نہ آئی۔ آپ ﷺ نے گھر بننے کے اوقات تین حصوں میں تقسیم کر دیے تھے۔ ایک حصہ عبادت کیلئے، ایک حصہ گھر والوں کیلئے اور ایک حصہ اپنی ذات کیلئے پھر اپنے حصہ سے بہت وقت اپنی اُمت کیلئے وقف تھا جس میں پیش آمدہ مسائل کے حل کیلئے خواص اہل علم آپ ﷺ سے رجوع کر لیا کرتے تھے۔ عادت مبارکہ تھی کہ نماز ظہر اور پھر نماز عصر پڑھا کر ازواجِ مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے، سب کے پاس ڈرا ذرا ٹھہرتے پھر جس کی باری ہوتی وہیں ٹھہر جاتے۔ دوسری ازواج بھی وہیں آجاتیں پھر جب آپ ﷺ نماز مغرب اور نماز عشاء پڑھا کر واپس لوٹتے تو آپ ﷺ کے آرام کی خاطر دوسری ازواج اپنے مکانوں میں چلی جاتیں۔ آپ ﷺ کچھ تلاوت کرتے اور بعض اوقات چند نوافل پڑھتے پھر جلد ہی سو جاتے نیند کیا ہوتی، آنکھوں کے در بند اور دل کے دیپکے وارہتے۔ دن انتہائی مصروفیت و مشغولیت میں گزرتا، لیکن کچھ ستانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے چونک جاتے... پھر رات کی سنسان گھٹاؤں میں سیاہ زلفیں سجھو ریز جبین کے آس پاس بکھر جاتیں ہانڈی کی طرح اُبلتے ہوئے سینے میں محبتِ الہیہ کے شرکے شور و محشر پکے ہوتے، حُسنِ فطرت کی تمام رعنائیاں جبینِ لہر سے لپٹ لپٹ جاتیں اور سارے دن کی تھکاوٹ غلوں سے سجھو کے ایک لمحے کی نندر ہو جاتی... پھر لبا قیام، طویل قرأت، دراز رکوع و سجود... طویل راتوں کو مختصر کر دیتے برشتِ نبوت کے تقاضے ہی سر لپا اضطراب تھے روزانہ فرائض پنجگانہ، سنن و نوافل (اشراق، چاشت، آواہین اور تہجد وغیرہ) میں کم و بیش پچاس یا ساٹھ رکعتیں ادا فرماتے، کوئی ہفتہ ایسا نہ گذرتا تھا جس میں کئی روزے نہ رکھتے ہوں۔ بعض اوقات رمضان المبارک کے ساتھ مکمل شعبان کے روزے رکھتے۔ صدقہ کے باب میں یہ حال تھا کہ جو موجود ہوتا سب خیرات کر دیا جاتا خیال کیا جاتا ہے کہ کئی دور میں آپ ﷺ نے ہر سال حج بیت اللہ ادا کیا ہوگا، جبکہ رُسرل روایات کے مطابق، مدنی دور میں آپ ﷺ نے دو یا تین حج ادا فرمائے، اور چار عمرے ادا کیے۔ حجرات و

شجاعت کا یہ عالم تھا کہ جہاد میں وہ لوگ زیادہ دلیر قرار دیے جاتے تھے جو آپ کے قریب رہ کر لڑ سکیں... اور کریم النفسی...؟؟ پورے عرب کی طرح حاتم طائی کا خاندان بھی آپ ﷺ کے جوہر جو دو سنا کا مدح تھا۔ جبلت رسالت کی راز دار حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی تھیں کہ آپ ﷺ کے اخلاق (عالیہ) قرآن تھے۔ اسی خوشخونی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ** بایں ہمہ عبادت و معرفت میں زیادتی کا احساس آپ کو بے چین رکھتا تھا۔ دل خون کے آنسو روتا ہے، جب آپ کو خوجتہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں سے یہ استفسار کرتے پاتا ہے: لوگو! حشر میں خداتم سے میرے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟؟ ترس آتا ہے تب آپ کو مرض الوفا میں کہاں سے معاف کرواتے دیکھتا ہے!! زندگی کی آخری رات، ایشارہ قربانی، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت سے محبت و شوق کا عجیب مرقع تھی... کہ ایک طرف قیصر و کسریٰ کے تاج و تخت زیر نیکیں، اور شرق و غرب کا بیش بہا خراج میں بی بی بیوی میں بے قیمت پڑا تھا جب کہ دوسری جانب آپ کی زہ مبارک اہل و عیال کے اخراجات میں مہن تھی... چرخ میں جلنے والا تیل ایک پڑوسی سے قرض کے طور پر لایا گیا تھا... اور جب اظہر پر پڑے ہوئے سیاہ کھیل میں جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے!! آہ! معصوم نکلنے کا یہ دکھ کون بھلا سکتا ہے! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، یقیناً تم میں سے بعض پر وہ دن آئے گا جب مجھے نہ دیکھ سکیں گے، پھر میری دید کھیلنے اپنے بیوی بچے اور مال لٹا دینا، اُن کی سب سے بڑی تمنا ہوگی۔

## سراپائے اقدس صلی اللہ علی خیر خلقہ وآلہ وسلم

اے رسول امیں، خاتم المرسلین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں بزم کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی سیدالاولیں، سیدالآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں کہکشاں ضوتیرے سرمدی تاج کی، زلف تاباں حسیں رات معراج کی ”لیلتہ القدر“ تیری منور جبیں تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں مصطفیٰ مجتبیٰ! تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جسکو تجھ سا کہوں توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں چار یاروں کی شان جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیق، فاروق، عثمان، علیؓ شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشین، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں



# حضور خاتم النبیین ﷺ کا شجرہ

سیدنا عبداللہ

|               |          |           |      |           |             |               |
|---------------|----------|-----------|------|-----------|-------------|---------------|
| عبدالطلب      | حاشم     | عبدمناف   | قصی  | کلاب      | مرہ         | کعب           |
| لوی           | غالب     | فہر       | مالک | الغضر     | کنانہ       | خدیجہ         |
| مردک          | الیاس    | مضر       | نزار | معد       | عدنان       | آد            |
| مقوم          | ناحور    | تیرح      | یرب  | یشجب      | نابت        | سیدنا اسماعیل |
| سیدنا ابراہیم | تارح آذر | ساوغ      | راعو | فانح      | عمر         | شاخ           |
| ارقتد         | سام      | سیدنا نوح | لک   | متوخ      | سیدنا ادریس | یزد           |
| مہلل          | قین      | یانش      | شیث  | سیدنا آدم |             |               |

شجرہ نصب والدہ محترمہ کی جانب سے

سیدہ آمنہ وحب عبدمناف زمرہ کلاب کلاب سے دونوں سلسلے مل جاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیوں

حضرت عاتکہؓ امہ ام حکیم بیضاء اروی صفیہ

رسول اللہ ﷺ کے چچا

حضرت زبیرؓ ابوطالب ابولہب عبدالکعبہ ضرار حارث  
قثم مقوم مغیرہ حبل مصعب

رسول اللہ ﷺ کے موزن و مکبر

حضرت بلالؓ (مسجد نبوی) حضرت عبداللہ ابن ام مکتومؓ (مسجد نبوی)

ابومخدرہؓ (مسجد حرام) حضرت سعد قرظؓ (مسجد قباء)

## رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت

دونوں شانوں کے درمیاں دائیں شانے کے قریب مہر نبوت تھی صحیح مسلم میں ہے کہ حضور ﷺ پر نور کی دونوں شانوں کے درمیان ایک سرخ گوشت کا ٹکڑا کبوتر کے انڈے کی مانند تھا۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس میں محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا

## رسول اللہ ﷺ کی رضاعی مائیں

حضرت ثویبہؓ حضرت حلیمہ سعدیہؓ

## رسول اللہ ﷺ کی اولاد

فاطمہ الزہراء زوجہ سیدنا علی المرتضیٰؓ ابراہیمؓ عبد اللہؓ ام کلثومؓ  
قاسمؓ زینبؓ رقیہؓ عبد اللہؓ

## رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی

عبد اللہؓ امیہؓ حذیفہؓ حذافہ جو شیمانہ کے لقب سے مشہور تھیں۔

## رسول اللہ ﷺ کے چند خدمت گاران

حضرت انس بن مالکؓ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ حضرت بلال بن رباحؓ  
حضرت ربیعہ بن کعب بن سلمیؓ حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ حضرت بکیر بن شداخ لیبیؓ  
حضرت ابوذر غفاریؓ حضرت معقیب بن ابی فاطمہ دوسیؓ حضرت ذویخترؓ  
حضرت اسلم بن شریکؓ حضرت ایمن بن عبیدہؓ حضرت حنظلؓ  
حضرت اسامہؓ حضرت ام ایمنؓ حضرت ام راحؓ  
حضرت ام ربابؓ حضرت ام عباسؓ حضرت میمونہ بنت سعدؓ  
حضرت خولہؓ

## امہات المؤمنینؓ ازواج النبی ﷺ

- سیدہ خدیجہؓ بنت خویلد رمضان (۱۰) نبوت) سیدہ سوڈہؓ بنت زمعہ قیس (۱۹) ہجرت)  
 سیدہ عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ (۵۷) سیدہ حفصہؓ بنت فاروق اعظمؓ (۵۲۱)  
 سیدہ زینبؓ بنت خزیمہ (۵۵۹) سیدہ زینبؓ بنت جحش (۵۲۰)  
 سیدہ جویریہؓ بنت الحارث بن ابی ضرار (۵۲) سیدہ ام حبیبہؓ رملہ بنت ابوسفیان (۵۲۲)  
 سیدہ میمونہؓ بنت الحارث بن حزن (۵۵۱) سیدہ ام سلمہؓ بنت ابی امیہ المعروف  
 بزاد الراقب (۵۶۰)

## رسول اللہ ﷺ کے چند پہریدار

- حضرت سعد بن معاذؓ حضرت عبادہ بن بشرؓ  
 حضرت ذکوان بن عبد قیسؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ  
 حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ حضرت ابویوب انصاریؓ  
 حضرت زبیر بن العوامؓ

## رسول اللہ ﷺ کے چند شعراء

کل تعداد 172 ہے 160 مرد اور 12 خواتین ہیں۔

- حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت حسان بن ثابتؓ  
 حضرت عبداللہ بن رواحہؓ حضرت کعب بن مالکؓ  
 حضرت کعب بن زبیرؓ حضرت بکیر بن زبیرؓ  
 حضرت صفیہؓ حضرت حنشاؓ

## رسول اللہ ﷺ کے امین

- حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ حضرت اسد بن السید الساعدیؓ  
 حضرت بلال بن رباحؓ حضرت معتبؓ

## رسول اللہ ﷺ کے حدی خواں

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ حضرت عامر بن الاکوعؓ

حضرت سلمہ بن الاکوعؓ حضرت انجوہؓ

## مکتوبات نبوی ﷺ

مکتوبات نبوی ﷺ 300 کے قریب ہے چند کے نام مندرجہ ذیل ہیں

|                                    |                                |
|------------------------------------|--------------------------------|
| یہود خیبر کے نام                   | شاہ حبش کے نام                 |
| بدیل بن ورقا کے نام                | ابوسفیان کے نام                |
| کوہ تہامہ والوں کے نام             | عمرو بن مرہ جہنی کے نام        |
| خالد بن ضناد الازدی کے نام         | شاہ حبش کے نام دوسرا مکتوب     |
| منذر بن ساوی کے نام                | شاہ حبش کے نام تیسرا مکتوب     |
| منذر کے نام دوسرا مکتوب            | قیصر روم کے نام                |
| بلال بن امیہ رئیس بحرین کے نام     | پاپائے روم کے نام              |
| اسیلجت مرزبان ہجر کے نام           | خسر و پرویز شہنشاہ فارس کے نام |
| بنو عبداللہ کے نام                 | ہرمزان کے نام                  |
| نہشل بن مالک سردار بنی دائل کے نام | نائب سلطنت مصر کے نام          |
| مطرف بن کاہن الباہلی کے نام        | ہوذن بن علی گورنر یمامہ کے نام |
| رفاعہ بن زید جذامی کے نام          | حارث غسانی شاہ دمشق کے نام     |
| اکیدوائی دومۃ الجحدل کے نام        | بنو اسد کے نام                 |
| اہل مقنا کے نام                    | سردار عقبہ کے نام              |
| تحمیم الداری کے نام                | اہل اوزج کے نام                |

|                                     |                               |
|-------------------------------------|-------------------------------|
| قبیلہ نخم کے نام                    | رئیس حمدان کے نام             |
| بنی عقیل کے نام                     | بنی البرکا کے نام             |
| شہان جمیر کے نام                    | قبیلہ بارق کے نام             |
| فردہ گورنر معان کے نام              | بنی جرمر کے نام               |
| خالد بن ولید کے نام                 | بنی شمع کے نام                |
| عمرو بن حزم انصاری گورنر یمن کے نام | بنی حارث کے نام               |
| سردار بن یمن کے نام                 | شاہان جمیر کے نام دوسرا مکتوب |
| یزید حارثی کے نام                   | عوسہ بن حرملہ جہنی کے نام     |
| مسلمہ کذاب کے نام                   | ہلال بن حارث مزنی کے نام      |
| معاذ بن جبل کے نام                  | حرام بن عبد السلسی کے نام     |
| ضمیرہ لیشی کے نام                   | سعید بن سفیان کے نام          |
| بنی نہد کے نام                      | عتبہ بن فرقہ کے نام           |
| ذوالنصہ قیس کے نام                  | زرعہ ذی یزن کے نام            |
| عمر بن معبد جہنی کے نام             | سردار بن عبابہ کے نام         |
| عبد یغوث حارثی کے نام               | وائل بن حجر کے نام            |
| قبیلہ کلب کے نام                    | ربیعہ بن ذی مرحب احضری کے نام |
| بنی زہیر کے نام                     | مہری بن ابیض کے نام           |
| عامر بن اسود الطائی کے نام          | سہیل بن عمرو کے نام           |
| بنی جوہن کے نام                     | حبیب بن عمر طائی کے نام       |
| زل بن عمرو الغدیری کے نام           | قبیلہ خشم کے نام              |
| حضرت زبیر بن عوام کے نام            |                               |



## رسول اللہ ﷺ کے کاتبان

چالیس صحابہؓ وحی اور خطوط لکھا کرتے تھے چند کے نام درج ذیل ہیں

|                           |                        |
|---------------------------|------------------------|
| حضرت ابوبکرؓ ۱۳ھ          | عبداللہ بن ابی سرحؓ    |
| حضرت عمرؓ ۲۳ھ             | حضرت حنظلہ ابن الربیعؓ |
| حضرت زبیر بن العوامؓ      | معقیب ابن ابی فاطمہؓ   |
| حضرت عبداللہ بن روحؓ      | حضرت شرجیل بن حسنہؓ    |
| حضرت خالد بن سعیدؓ        | حضرت امیر معاویہؓ ۶۰ھ  |
| حضرت زید بن ثابتؓ         | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ  |
| حضرت عمرو بن العاصؓ       | حضرت عامر بن فہیرہؓ    |
| حضرت عبداللہ بن ارقمؓ ۳۵ھ | حضرت ابی بن کعبؓ       |
| حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ   | حضرت ثابت بن قیسؓ      |
| حضرت مغیرہؓ ۵۰ھ           | حضرت خالد بن ولیدؓ     |

## سفیران و ربار رسالت ﷺ

|                           |                             |
|---------------------------|-----------------------------|
| حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ   | حضرت جریر بن عبداللہ بکلیؓ  |
| حضرت شجاع بن وہب اسدیؓ    | حضرت معاذ بن جبل انصاریؓ    |
| حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ      | حضرت عبداللہ بن حذیفہ سہمیؓ |
| حضرت عروہ ابن مسعود ثقفیؓ | حضرت سلیط بن عمرو عامریؓ    |

|                            |                          |
|----------------------------|--------------------------|
| حضرت و حیحہ کلبیؓ          | حضرت علاء بن حضرمیؓ      |
| حضرت عمرو بن العاصؓ        | حضرت مہاجر بن امیہؓ      |
| حضرت مہاجر بن امیہ مخزومیؓ | حضرت عیینہ بن حصن فزاریؓ |
| حضرت رافع بن مکیثؓ         | حضرت عمرو بن العاصؓ      |
| حضرت بشیر بن سفیانؓ        | حضرت عبادہ بن بشرؓ       |
| حضرت صحاک بن سفیانؓ        | حضرت عبداللہ بن بنینہؓ   |
| حضرت بریدہؓ                |                          |

## رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور لونڈیاں

|                    |                      |                    |
|--------------------|----------------------|--------------------|
| حضرت زید بن حارثہؓ | حضرت مابور قبلیؓ     | حضرت اسامہ بن زیدؓ |
| حضرت ابوالکعبہؓ    | حضرت ہشامؓ           | حضرت شقران حبشیؓ   |
| حضرت رباح حبشیؓ    | حضرت حنینؓ           | حضرت ابورافع قبلیؓ |
| حضرت رفاہ بن زیدؓ  | حضرت ابو عبیدہؓ      | حضرت سفینہؓ        |
| حضرت امیرہؓ        | حضرت رنجوہؓ          | حضرت یسارہؓ        |
| حضرت ابومویبہؓ     | حضرت سلمہ ام رافعؓ   | حضرت فصلہؓ         |
| حضرت رافعؓ         | حضرت ریحانہؓ         | حضرت مدعمؓ         |
| حضرت کرکرہ نوبیؓ   | حضرت میمونہ بنت سعدؓ | حضرت زیدؓ          |
| حضرت عبیدہؓ        |                      |                    |

حضرت طہمانؓ      حضرت ابو عثیبہؓ      حضرت قیسؓ  
 حضرت واقدؓ      حضرت ابولبانہؓ      حضرت حفصہؓ  
 حضرت ابو ضمیرہؓ      حضرت ماریہؓ      حضرت رضویہؓ

### عشرہ مبشرہ بالجنۃ

- 1 سیدنا ابوبکر صدیقؓ (۱۳ھ)      6 سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ (۵۸ھ)
- 2 سیدنا فاروق اعظمؓ (۲۳ھ)      7 سیدنا عبدالرحمن بن عوفؓ (۳۵ھ)
- 3 سیدنا عثمان غنیؓ (۳۵ھ)      8 سیدنا زبیر بن العوامؓ (۳۶ھ)
- 4 سیدنا علی المرتضیٰؓ (۴۰ھ)      9 سیدنا طلحہ بن عبداللہؓ (۳۶ھ)
- 5 سیدنا ابو عبیدہ بن الجراحؓ (۱۸ھ)      10 سیدنا سعید بن زیدؓ (۵۵ھ)

آپ ﷺ کے بعد منصب خلافت پر  
 آنے والے خلفاء صحابہؓ اور مدت خلافت

- 1 سیدنا صدیق اکبرؓ (۱۱ تا ۱۳ھ) 2 سال 3 ماہ 90 دن
- 2 سیدنا فاروق اعظمؓ (۱۳ تا ۲۳ھ) 10 سال 5 ماہ 4 دن
- 3 سیدنا عثمان غنیؓ (۲۳ تا ۳۵ھ) 12 سال 11 دن
- 4 سیدنا علی المرتضیٰؓ (۳۵ تا ۴۰ھ) 4 سال 9 ماہ
- 5 سیدنا امام حسنؓ (۴۰ تا ۴۱ھ) 6 ماہ
- 6 سیدنا امیر معاویہؓ (۴۱ تا ۶۰ھ)

## وہ جگہیں جہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور بعد میں وہاں مسجد تعمیر ہوئی

|                      |                          |                                     |
|----------------------|--------------------------|-------------------------------------|
| 1 مسجد نبوی          | 12 مسجد سبق              | 23 مسجد شیخین                       |
| 2 مسجد قباء          | 13 مسجد عمامہ            | 24 مسجد فتح                         |
| 3 مسجد سعد بن خثیمہ  | 14 مسجد مصلیٰ            | 25 مسجد بنی حارثہ<br>(مسجد سراج)    |
| 4 مسجد جمعہ          | 15 مسجد ابو بکر صدیقؓ    | 26 مسجد رایہ                        |
| 5 مسجد عثمان بن مالک | 16 مسجد علیؓ             | 27 مساجد فتح<br>(یہ سات مسجدیں ہیں) |
| 6 مسجد بنی انیف      | 17 مسجد عمرؓ             | 28 مسجد سلمان فارسیؓ                |
| 7 مسجد عصبہ          | 18 مسجد سقیّا            | 29 مسجد فتح                         |
| 8 مسجد بنو ظفر       | 19 مسجد بنی دینار        | 30 مسجد قضیح                        |
| 9 مسجد اجابہ         | 20 مسجد منارتین          | 31 مسجد بنی سقر یضہ                 |
| 10 مسجد سجدہ ابو ذرؓ | 21 مسجد شجرہ             | 32 مسجد خیف                         |
| 11 مسجد قبلتین       | 22 مسجد مشربہ ام ابراہیم |                                     |

سالار اعظم ﷺ کی زریں

ذات الفضول      ذات الحواشی السعدیہ      ذات الوشاح  
البتراء      فصبہ      الخریق

## تلواریں ترکش خودیں

|         |          |         |         |          |
|---------|----------|---------|---------|----------|
| الماتور | ذوالفقار | القلعی  | الکافور | الوج     |
| الغضب   | الصمصام  | البتیار | الجمع   | ذوالسبوع |
| المخدم  |          |         |         |          |

## وفود

اہل مغازی نے جن وفود کا تذکرہ کیا ہے ان کی تعداد ستر سے زیادہ ہے چند کے نام ملاحظہ فرمائیں

|              |               |               |           |
|--------------|---------------|---------------|-----------|
| وفد عبدالقیس | وفد تجیب      | وفد دوس       | وفد ہمدان |
| وفد صداء     | وفد محارب     | وفد غدرہ      | وفد نجران |
| وفد بلی      | وفد غسان      | وفد ثقیف      | وفد بہراء |
| وفد خولان    | وفد بنی فزارہ | وفد بنی حنیفہ |           |

## ڈھالیں جنگی نیزے کمائیں

|        |         |         |
|--------|---------|---------|
| الزلوق | المشوی  | الزوراء |
| العق   | المعنی  | الروحاء |
| الموجز | البعہ   | الصفراء |
| الزقن  | البيضاء | البيضاء |
|        | غمرہ    | الکتوم  |
|        |         | الشداد  |

## احادیث کی مشہور کتب

|                |                   |                  |
|----------------|-------------------|------------------|
| صحیح بخاری     | شرح معانی الآثار  | صحیح ابو عوانہ   |
| صحیح مسلم      | موطا امام محمد    | مسند حمیدی       |
| سنن ابی داؤد   | مسند احمد         | الترغیب والترہیب |
| سنن نسائی      | مسند ابی یعلیٰ    | مکھوۃ شریف       |
| جامع الترمذی   | مصنف عبدالرزاق    | سنن کبریٰ بیہقی  |
| سنن ابن ماجہ   | مصنف ابن ابی شیبہ | کنز العمال       |
| موطا امام مالک | مسند امام اعظم    | مستدرک حاکم      |

## اعمال قبیحہ

(جن کا مادہ تک بھی آپ ﷺ میں نہیں تھا)

|            |            |                    |                      |
|------------|------------|--------------------|----------------------|
| جھوٹ       | وعدہ خلافی | خیانت اور بددیانتی | غداری اور دغا بازی   |
| بہتان      | چغتل خوری  | غیبت اور بدگوئی    | دورخاپن              |
| بدگمانی    | رشوت       | مداحی اور خوشامد   | حرص و طمع            |
| بے ایمانی  | چوری       | ناپ تول میں کمی    | شراب خوری            |
| سود خوری   | فخر و غرور | بجل                | غیظ و غضب            |
| بغض و کینہ | ظلم و ستم  | ریا کاری           | خود بینی و خود نمائی |
|            | جدل        | فحش گوئی           | فضول خرچی            |

## رسول اللہ ﷺ کے معجزات

آپ ﷺ کے معجزات بے شمار ہیں چند کے نام ملاحظہ فرمائیں

|  |  |
|--|--|
| قرآن مجید                                | گوٹھے کا بولنا                                       |
| شق القمر                                 | حضرت علیؓ کی آنکھ کا اچھا ہونا                       |
| معراج                                    | مشکیرے سے پانی کا ابلنا                              |
| ستون کا رونا                             | اندھے کا اچھا ہونا                                   |
| پتھروں سے سلام کی آواز                   | کلی سے پانی کا بڑھ جانا                              |
| کھانوں سے تسبیح کی آواز                  | آپ ﷺ کے لعاب دمن سے مدین اکبریؓ کی ایزی کا ٹھیک ہونا |
| بے دودھ کی بکری کا دودھ دینا             | درختوں اور پہاڑوں سے سلام کی آواز                    |
| جنوں کا اسلام لانا                       | زمین کا آپ ﷺ کے فضلہ مبارک کو نگل جانا               |
| غلبہ روم کی پیشین گوئی                   | انگلیاں مبارک سے چشمے کا جاری ہونا                   |
| مردوں کا زندہ ہونا                       | چند آدمیوں کا کھانا پوری جماعت کو پورا ہونا          |
| ایک پیالا دودھ سے پوری جماعت کا سیر ہونا |  |

## اعمال حسنہ

|             |                         |                    |
|-------------|-------------------------|--------------------|
| صدق         | عفت و پاک دامنی استغناء | اعتدال و میانہ روی |
| شرم و حیا   | رحم و کرم               | استقامت            |
| عفو و درگزر | عدل و انصاف             | خوداری یا عزت نفس  |
| احسان       | علم اور بردباری         | حق گوئی            |
| خوش کلامی   | تواضع و خاکساری ایثار   | شجاعت و بہادری     |
|             |                         | سخاوت              |

نوٹ: طاوہ ازیں حضور ﷺ نے 56 سرایا بھیجے ان خزوات و سرایا میں کل 1018 آدمی مارے گئے 259 مسلمان شہید ہوئے اور 759 کافر ہلاک ہوئے صرف ایک مسلمان قید میں گئے 2564 کافر قیدی بنائے گئے زنجیوں کی گنج تعداد جاہلین سے معلوم نہیں ہے) نبی پاک ﷺ کی ختم نبوت کی خاطر لڑی جانوالی جنگ یمامہ میں 1200 سوسا بہ شہید ہوئے جبکہ 27000 مرتدین کو داخل جہنم کیا گیا۔

## حیات طیبہ ﷺ پر اجمالی نظر

عمر مبارک

|                    |  |
|--------------------|--|
| 6 سال              | حضرت حلیمہ کے ہاں قیام اور واپسی               |
| 6 سال              | مدینہ کا سفر اور والدہ کی وفات                 |
| 8 سال 2 ماہ 10 دن  | عبدالطلب کی وفات                               |
| 12 سال 2 ماہ       | شام کا پہلا تجارتی سفر                         |
| 15 سال 7 ماہ       | حرب فجار میں شرکت                              |
| 15 سال 8 ماہ       | حلف الفضول میں شرکت                            |
| 25 سال             | شام کا دوسرا تجارتی سفر                        |
| 25 سال 2 ماہ 10 دن | سیدہ خدیجہ سے نکاح                             |
| 28 سال             | سیدنا قاسم بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی پیدائش |
| 30 سال             | سیدہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش            |
| 33 سال             | سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش            |
| 34 سال             | سیدہ ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش        |
| 35 سال             | تعمیر کعبہ میں آپ کا فیصل ہونا                 |
| 35 سال             | سیدہ فاطمہ الزہراء بنت رسول اللہ ﷺ کی پیدائش   |
| 40 سال 1 دن        | قارحہ کے شب و روز                              |
| 40 سال 6 ماہ 10 دن | آغاز نزول قرآن کریم و بعثت و نبوت              |
| 43 سال 6 ماہ       | آغاز تبلیغ                                     |
| 46 سال             | شعب ابی طالب میں محسوری                        |
| 49 سال             | حضرت خدیجہ اور ابو طالب کی وفات                |
| 49 سال             | ام المؤمنین سیدہ سوڈہ سے نکاح                  |



|                     |   |
|---------------------|---|
| 49 سال              | ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے نکاح               |
| 49 سال              | سفر طائف تبلیغ کیلئے                          |
| 50 سال              | مدینہ میں اسلام کا آغاز                       |
| 50 سال              | سفر معراج                                     |
| 50 سال 4 ماہ 19 دن  | فرضیت نماز                                    |
| 52 سال 11 ماہ 19 دن | ہجرت مدینہ کا سفر                             |
| 53 سال 1 ماہ        | بے مسجد نبوی کی تاسیس اور ابتدائے اذان        |
| 54 سال 5 ماہ 22 دن  | روزوں کی فرضیت                                |
| 54 سال              | نکاح فاطمہؓ حضرت علی سے                       |
| 55 سال 6 ماہ 28 دن  | ام المؤمنین حضرت خنصہ بنت قاروق اعظمؓ سے نکاح |
| 55 سال 7 ماہ 10 دن  | ام المؤمنین حضرت زینب سے نکاح اور قنوت نازل   |
| 56 سال              | حرمت شراب کا قطعی حکم                         |
| 57 سال 7 ماہ 23 دن  | نزول حجاب/لعان و ظہار/حتم                     |
| 58 سال 8 ماہ        | سلاطین کو دعوت اسلام                          |
| 58 سال              | ام المؤمنین حضرت صفیہؓ سے نکاح                |
| 61 سال              | سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی پیدائش        |
| 61 سال              | جزیرہ یمن کا حکم                              |
| 61 سال 6 ماہ        | مسجد ضرار جو جلادی گئی                        |
| 61 سال 9 ماہ        | فرضیت حج                                      |
| 60 سال              | سود کی حرمت، واقعہ ایلاء                      |
| 62 سال 11 ماہ 21 دن | آغاز مرض                                      |
| 63 سال 4 دن         | انتقال پر طلال                                |

## سالار اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات

| نمبر شمار | نام غزوہ              | تاریخ            | لشکر تعداد مسلمان               | تعداد شہداء     | تعداد لشکر کفار            | قیدی/مقتول         |
|-----------|-----------------------|------------------|---------------------------------|-----------------|----------------------------|--------------------|
| 1         | ودان یا ابواء         | صفر ۲ھ           | 70                              | =               | =                          | =                  |
| 2         | بواط                  | ربیع الاول ۲ھ    | 200                             | =               | 100                        | =                  |
| 3         | صفوان یا بدر اولیٰ    | ربیع الاول ۲ھ    | 70                              | =               | =                          | =                  |
| 4         | داعشیرہ               | ۲ جماد الاخرہ ۲ھ | 120                             | =               | =                          | =                  |
| 5         | صفوان                 | ۲ھ               | =                               | =               | =                          | =                  |
| 6         | بدر الکبریٰ           | رمضان ۲ھ         | 313                             | 14              | 1000                       | 70 قیدی 70 مقتول   |
| 7         | بنو قینقاع            | ۲ھ               | =                               | =               | =                          | =                  |
| 8         | السویق                | ذی الحجہ ۲ھ      | 200                             | 2               | 200 سوار                   | =                  |
| 9         | قرقرہ کدر یا بنو سلیم | محرم ۲ھ          | 200                             | =               | =                          | ایک قیدی           |
| 10        | ذی امر یا غطفان       | ربیع الاول ۳ھ    | 450                             | =               | =                          | =                  |
| 11        | احد                   | ۶ شوال ۳ھ        | 650 یا ۷۰۰                      | 40 زخمی 70 شہید | 2800 یا 2000 سوار 30 مقتول | =                  |
| 12        | حراء الاسد            | ۷ شوال ۳ھ        | 540                             | =               | 2970                       | =                  |
| 13        | بنو نضیر              | ربیع الاول ۳ھ    | =                               | =               | =                          | شہر بدر کے گئے     |
| 14        | بدر الاخریٰ           | ذی قعدہ ۳ھ       | 500 یا 10 سوار                  | =               | 2000 یا 50 سوار            | =                  |
| 15        | دومتہ الجبل           | ربیع الاول ۶ھ    | 1000                            | =               | =                          | =                  |
| 16        | بنو مصطلق یا مرسیج    | ۵ شعبان ۵ھ       | =                               | 1               | =                          | 190 قیدی 10 مقتول  |
| 17        | خندق یا احزاب         | شوال ذی قعدہ ۵ھ  | 3000                            | 6               | 10000                      | 10 مقتول           |
| 18        | بنی النضیر            | ربیع الاول ۶ھ    | 200                             | =               | =                          | =                  |
| 19        | ذی قردہ یا نمامہ      | ربیع الاول ۶ھ    | 500                             | 1               | =                          | 1 مقتول            |
| 20        | حہیبیہ                | ذی قعدہ ۶ھ       | 1400                            | =               | =                          | =                  |
| 21        | خیبر                  | محرم ۷ھ          | 1400 مو 20 مورس 50 زخمی 18 شہید | =               | 10000                      | 93 مقتول           |
| 22        | وادی القریٰ           | محرم ۷ھ          | 1382                            | 1               | =                          | 11 مقتول           |
| 23        | ذات الرقاع            | محرم ۷ھ          | 400                             | =               | =                          | دشمن منتشر ہو گئے  |
| 24        | فتح مکہ               | رمضان ۸ھ         | 10000                           | 2               | =                          | 12 مقتول           |
| 25        | حنین یا اوطاس         | شوال ۸ھ          | 12000                           | 2               | =                          | 6000 قیدی 71 مقتول |
| 26        | طائف                  | شوال ۸ھ          | 12000                           | 13              | =                          | زخمی بہت ہوئے      |
| 27        | تھوک                  | رجب ۹ھ           | 30000                           | =               | =                          | =                  |

## لباس نبوی ﷺ

آپ کا لباس انتہائی سادہ اور معمولی ہوتا تھا۔ فقرانہ اور درویشانہ زندگی تھی عام لباس آپ کا تہبند چادر کرتہ جبہ اور کبیل تھا جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔ چادر: یعنی چادر جس پر سبز اور سرخ خطوط ہوں آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھی جو بردیمانی کے نام سے مشہور تھی۔ ٹوپی: سر سے چمٹی ہوتی تھی۔ عمامہ: آپ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی کا التزام رکھتے تھے سفید سیاہ اور دیگر رنگ کے عمامے استعمال فرماتے تھے۔

پاجامہ: حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے منیٰ کے بازار میں پاجامہ بکنا ہوا دیکھا۔ دیکھ کر اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بہ نسبت ازار کے پردہ زیادہ ہے۔ اور اس کو خرید فرمایا لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں۔

قمیص: پیراہن آپ ﷺ کو بہت محبوب تھا سینہ پر اس کا گریبان تھا کبھی کبھی اس کی گھنڈیاں ہوتی تھیں۔

لنگی: آپ ﷺ کے تمام کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے تھے بالخصوص آپ ﷺ کا تہبند آدمی پنڈلی تک ہوتا تھا۔

گدا: آپ ﷺ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور بسا اوقات حضور ﷺ ایک بوریے پر سویا کرتے تھے۔ حیر (بوریا) آپ ﷺ کا بستر تھا۔

انگوٹھی: دست مبارک میں چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرماتے تھے اس میں تین سطروں میں اوپر نیچے محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔

نعلین مبارک: چپل کے طرز کے ہوتے تھے جس میں نیچے صرف ایک تلا ہوتا تھا اور اوپر دو تے لگے ہوتے تھے جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔ (زرعی ص 45-57)

## سوال و جواب کی مجلس

انک میت وانہم میتون کا کیا مطلب ہے؟

سوال

انک میت میں وعدہ موت کا ذکر ہے اور یہ وعدہ موت برحق ہے۔ اور خطبہ

جواب

صدیقی من کان یعبد محمدا مقدمات میں وقوع موت کا ذکر ہے اور یہ

وقوع موت بھی برحق ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا آپ ﷺ کی ذات

اقدس پر موت کا وقوع ہوا لیکن وقوع موت کے بعد جسدا طہر کو روح مبارک

کے تعلق کے ساتھ اپنے روضہ اطہر میں حیات حاصل ہے اسی تعلق کی وجہ سے

آپ ﷺ روضہ اطہر پر سلام پیش کرنے والوں کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولوا مدبرین

سوال

اس آیت کا کیا مطلب ہے؟

یہاں کفار کو مردوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ کی مشبہ اور مشبہ بہ

جواب

کے درمیان مشترک ہوتی ہے اور وہ عدم سماع نہیں ہے بلکہ سماع نافع

سماع قبول ہے یعنی یہاں پر موتی سے مراد کفار ہیں اور اس پر قرینہ اذا

ولوا مدبرین وما انت بمسمع من فی القبور میں من فی

القبور سے مراد کفار ہیں اور اس پر قرینہ ان انت لملأ نذیر ہے۔

وهوالذی احیاکم ثم یمیتکم ثم یحیکم ثم الیہ ترجعون اس

سوال

آیت میں دو حیاتوں کا ذکر ہے اب اگر حیات فی القبر مان لیں تو تین حیاتیں

ثابت ہو جائیں گی۔

قبر کی حیات یہ مستقل الگ حیات نہیں ہے بلکہ آخرت کی حیات کا مقدمہ ہے

جواب

جیسے ماں کے پیٹ میں بچے کی حیات دنیا کی حیات کا مقدمہ ہوتی ہے اور

ایک قول یہ ہے کہ

ثم يعيكم في حيات من حيات سے مراد حیات فی القبر ہے اور اس میں قرینہ ثم الیہ ترجعون ہے کیونکہ ثم تراخی کیلئے آتا ہے۔

یزید کے بارے میں آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

سوال

جواب

وہ فاسق فاجر تھا کیوں کہ کربلا کا واقعہ اُس کے دور حکومت میں پیش آیا ہے اور جو لوگ حضرت امام حسین ؑ اور اہل بیت کے شہید کرنے میں شریک ہوئے اُن سے کوئی انتقام بھی نہیں لیا تو معلوم ہوا جو کچھ ہوا اُس کے اشارے پر ہوا اور یہ فاسق فاجر ہونے والا عقیدہ یہ بھی یزید کے بارے میں اعتدال والا عقیدہ ہے کیونکہ اگر اُس کو فاسق فاجر تسلیم نہ کریں تو خلیفہ عادل تسلیم کرنا پڑے گا اور خلیفہ عادل کے خلاف خروج بغاوت ہوتا ہے اور باغی شہید نہیں ہو سکتا لہذا حضرت امام حسین ؑ کی شہادت کا انکار کرنا پڑے گا۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ یزید فاسق فاجر تھا اور حضرت امام حسین ؑ کا اُسکے خلاف خروج برحق تھا باقی یزید کے فسق و فجور کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ ؓ کی شان میں ایک ذرے کا فرق لازم نہیں آتا وہ صحابی رسول ﷺ ہیں کاتب وحی ہے، ہدایت کے آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے ہیں اور یزید تو تابعی بھی نہیں ہے کیونکہ تابعی کی تعریف یہ ہے من تبعہم باحسان (جو اخلاص کے ساتھ صحابہ ؓ کی پیروی کرے۔ اور حضرت امیر معاویہ ؓ نے جب اس کو خلیفہ مقرر کیا تھا اُس وقت اُن کے سامنے یزید کے فسق و فجور کے وہ حالات نہیں تھے جو بعد میں پیش آئے اور عالم الغیب اللہ کی ذات ہے۔

الغرض: ہم حسینی ہیں یزیدی نہیں ہیں حضرت امام حسین ؑ شیعوں کے نہیں وہ

سنیوں کے امام ہیں کیونکہ حسینی وہ ہے جو حضرت حسین ؑ کی راہ پر چلے اور اُن کی راہ پر چلنے والے سنی ہیں نہ کہ کوئی حضرت امام حسین ؑ کو اسے رسول ﷺ ہیں اللہ پاک کے

پیارے حبیب ﷺ کو حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پیارے نواسوں سے بڑی محبت تھی۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل بیت کی محبت ہمارے ایمان کا مرکز ہے۔ اور مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو کتاب سیدنا علی رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ تلخیص حضرت اقدس حضرت نفیس الحسینی شاہ صاحب رضی اللہ عنہ۔

**سوال** خلافت راشدہ حق چار یار سے کیا مراد ہے؟ اس نعرے کا کیا مطلب ہے؟  
حالانکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم برحق ہیں۔

**جواب** اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافت راشدہ موعودہ جس کا قرآن پاک کے اندر وعدہ اللہ الذین آمنو منکم و عملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض وعدہ کیا گیا ہے اُس کے مستحق چار یار ہیں یعنی  
۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

اور یہ وعدہ مہاجرین صحابہ کرام کے ساتھ خاص ہے اور مہاجرین صحابہ کرام خلفائے راشدین میں سے چار ہیں اور خلافت راشدہ موعودہ کا زمانہ تیس سال ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی چھ ماہ کی خلافت اسی خلافت راشدہ کی تکمیل کے لیے تھی بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرمائی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ خلافت راشدہ عادلہ تھی (یعنی رشد و ہدایت اور عدل و انصاف سے بھری ہوئی) نہ کہ خلافت راشدہ موعودہ کیونکہ وہ مہاجر صحابہ کے ساتھ خاص ہے اور یہ حضرات مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نہیں ہیں۔

**سوال** میرا ذہن کمزور ہے میں کیا کروں؟

**جواب** ذہن کمزور ہو لیکن طلب میں کمزوری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فیصلے

طلب، محنت اور کوشش پر ہیں نہ کہ ذہانت پر مزید قوت حافظہ کے لیے ہر نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر (یا قویٰ) گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

عبادت اور پڑھائی میں دل نہیں لگتا میں کیا کروں؟

سوال

حضرت مفتی حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ”دل لگی مقصود نہیں ہے دل لگانا مقصود ہے“ طبیعت چاہے یا نہ چاہے بس اپنے آپ کو چمٹائے رکھو لگائے رکھو“ حضرت مولانا عمر پالنہوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ میرا نماز میں دل نہیں لگتا حضرت فرمانے لگے نماز دل لگی کہ لیے تھوری پڑھی جاتی ہے نماز تو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرنے کے لیے پڑھی جاتی ہے چاہے دل لگے یا نہ لگے۔

جواب

نماز میں خیالات اور وساوس بہت آتے ہیں ان کا کیا علاج ہے؟

سوال

غیر اختیاری طور پر نماز میں وساوس کا آنا اس سے نماز کے خشوع اور مرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑتا خشوع کہتے ہیں توجہ سے نماز پڑھنا اور خضوع کہتے ہیں نماز میں عجز و انکساری کا اظہار کرنا حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کی نماز میں کبھی غیر کا خیال اور وسوسہ نہ آئے تو مجھے خطرہ ہے کہیں اس کی نماز اسے عجب میں نہ ڈال دے خود پسندی میں نہ ڈال دے، کہ میری نماز تو ایسی ہے کہ اس میں کسی غیر کا خیال اور وسوسہ تک نہیں آتا اور یہ خطرے کی چیز ہے اس لیے نماز میں جو جھٹکے لگتے رہتے ہیں یہ بھی ہماری اصطلاح کے لیے ہے پھر نماز میں خشوع دھیان پیدا کرنے کے چند طریقے ہیں۔

جواب

۱۔ قرآن پاک کے الفاظ کا تصور کر لے یعنی قرآن پاک کے الفاظ کو کچے حافظ

کی طرح سوچ سوچ کر پڑھے جیسے ہمارے حضرت مولانا جمل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تم ہر چیز میں ٹرینڈ ہو لیکن نماز میں ان ٹرینڈ ہو۔

۲۔ قرآن پاک کے معنی کا تصور کر لے (اگر معنی جانتا ہو)۔

۳۔ اللہ پاک کی ذات کا تصور کر لے جو اُن کے شایانِ شان ہے۔

۴۔ اللہ پاک کی صفات کو سوچ لے کہ وہ کریم ہیں، رحیم ہیں، جبار ہیں، قہار ہیں۔

۵۔ یہ سوچ لے کہ میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں۔

سوال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں وساوس بہت آتے ہیں۔

جواب وساوس کا آنا ذکر اللہ کے قبول ہونے کی نشانی ہے اور عقائد کے بارے میں

وساوس کا آنا ایمان کی نشانی ہے کیونکہ چوروہیں حملہ کرتا ہے جہاں کچھ ہو،

اور وساوس کا علاج عدم التفات ہے یعنی اُن کی طرف توجہ نہ دے اور اُنکو دور

کرنے کی بھی کوشش نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو کسی جائز کام میں مصروف کر

لے تاکہ توجہ بدل جائے اور اگر عقیدے کے بارے میں غلط وساوس آئیں تو

زبان سے امانت باللہ ورسلہ پڑھ لیا کرے۔

سوال اللہ پاک کی بارگاہ سے سلام آئے تو جواب میں کیا کہنا چاہئے؟

جواب التحیات لله والصلوة والطیبات

سوال حضور اقدس ﷺ کی ذات اقدس کی طرف سے سلام آئے تو سلام کا جواب

کس طرح دیں؟

جواب علیکم وعلیہم السلام صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا

کثیرا

اور اللہ تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خوب دُرود شریف

پڑھے۔

سوال جب بھی کوئی نیک عمل کرتا ہوں تو شروع میں نیت اچھی ہوتی ہے بعد میں ریا

کا خیال آجاتا ہے۔

جواب جب بھی کوئی نیک عمل شروع کریں ایک مرتبہ اپنے دل پر دھیان دے کے یہ



نیت کر لیں کہ یا اللہ یہ نیک عمل تجھے خوش کرنے کے لئے کر رہا ہوں پھر ہزار بار بھی غیر کا خیال اور وسوسہ آئے تو اُس کی پرواہ نہ کرے بلکہ اپنے نیک کام میں لگا رہے۔ یہ ریا نہیں بلکہ وسوسہ ریا ہے یہ نیک عمل کو چھوڑوانے کے لیے شیطان کا دھوکہ ہے۔

سوال میں خود تو غیبت سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں اگر کوئی مجلس میں غیبت شروع کر دے تو کیا کروں؟

جواب اگر خاموش کروا سکتے ہیں تو خاموش کروادیں یا مجلس سے الگ ہو جائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو آہستہ سے ذکر اللہ میں مشغول ہو جائیں اُن کی بات کی طرف توجہ نہ دیں۔

سوال بعض ساتھی پڑھنے پڑھانے میں آگے بڑھ جاتے ہیں تو اُن کے بارے میں دل میں حسد اور جلن پیدا ہوتی ہے تو کیا کروں؟

جواب نام لے کر اُن کے حق میں دُعا ئے خیر کریں کہ یا اللہ ان کے کام میں خوب برکت عطا فرما اگر آپ کی دُعا اُن کے حق میں قبول ہوگئی تو کام وہ کرے گا ثواب آپ کو ملے گا اور اگر دُعا کرنے کے باوجود پھر بھی دل میں جلن و چہن محسوس ہو تو غیر اختیاری ہے اور وہ معاف ہے۔

سوال حب دُنیا کا کیا مطلب ہے؟

جواب حب دُنیا خدا کی یاد سے غافل ہونے کا نام ہے اور غفلت کی نشانی معصیت اور گناہ کے کاموں میں مبتلا ہونا ہے۔

سوال دین کسے کہتے ہیں؟

جواب دین اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا نام ہے طلباء اپنے پڑھنے کے ماحول میں اللہ تعالیٰ کو خوش کریں دفتر والے دفتر میں خوش کریں کاروبار والے کاروبار میں

خوش کریں جیسے ہمارے تبلیغی جماعت والے بھائی فرماتے ہیں کہ اللہ پاک کی خوشی کیا ہے؟ حال کے امر کو پہچاننا کہ اس وقت میرے اللہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں وہ کر لینا یہی اُن کو خوش کرنا ہے۔  
بد نظری کا علاج کیا ہے؟

سوال

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کی خدمت میں ایک نوجوان کو لایا گیا وہ صورت کے فتنے میں مبتلا تھا تو حضرت نے اس کو ایک ہی جملہ فرمایا کہ آپ ان حسینوں کی طرف دیکھتے ہو اُس ذات کی طرف نہیں دیکھتے جس نے ان کو حسن بخشا ہے وہ کتنا حسین ہوگا؟ جب کسی صورت کی طرف غلط میلان سے نظر پڑے تو فوراً اپنی نظر کو پست کر لے اب نظر جھکاتے وقت تکلیف تو ہوگی لیکن یہ تکلیف ایسی ہے جیسے ٹیکے کی تکلیف ہے جیسے ٹیکا لگتے وقت تکلیف ہوتی ہے بعد میں راحت ہے۔ ایسے ہی نظر کو جھکاتے وقت تکلیف ہوگی بعد میں راحت ہے۔ اور یہ سوچیں کہ سانپ کتنا ہی منقش اور خوبصورت کیوں نہ ہو کوئی اس کی طرف دیکھتا بھی نہیں ہے سب کو معلوم ہے کہ اس میں زہر چھپا ہوا ہے لہذا ہر ایسی تنہائی اور ایسا تعلق جس میں فتنہ کا اندیشہ ہو اُس سے دور رہے۔

جواب

گناہوں سے کیسے بچا جائے؟

سوال

گناہوں سے بچانے والی چیز خدا کا خوف اور ڈر ہے، آدمی یہ سوچے کہ مجھے کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ پاک کی ذات مجھے دیکھ رہی ہے۔

جواب

سستی کا کیا علاج ہے؟

سوال

سستی کا علاج چستی ہے اور ہمت سے کام لینا ہے۔ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس طاعت میں سستی ہو ہمت کر کے اس کو کر لیا جائے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شوق

جواب

کی وجہ سے کسی عمل کو کرنا، اس میں تو کچھ شوق کا بھی دخل ہے بندگی یہ ہے کہ  
ایک نیک کام کو طبیعت نہیں چاہ رہی پھر بھی اس کو کر رہا ہے۔ جتنی مشقت ہو  
گی اتنا ہی اجر و ثواب بڑھ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور خوشنودی سے نوازے اور اپنے اکابر کے  
سائے میں رکھے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین



## دعائیہ کلمات

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد!

ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، پوری دنیا کا دل پاکستان، پاکستان کا دل لاہور، لاہور کا دل چوہدری، چوہدری کا دل جامعہ محمدیہ اور جامعہ محمدیہ کا دل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ جو تقویٰ اور پرہیزگاری کے سمندر ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی زندگی میں برکت ڈالے، اور اپنی رحمت و شفقت والا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔

والسلام

طارق جمیل

## رائے گرامی

فضلیۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب  
(مکہ مکرمہ)

حیات کے منکر اور مہمات کے قائلین کا گروہ وہ صرف  
پاکستان میں ہے۔ اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا۔

حضرت مولانا عابد صاحب مدظلہ العالیہ

(ناظم قرأت اکیڈمی قطر)

انتہائی سلجھے ہوئے انداز میں ایک لاجواب کتاب  
دل کی گہرائی سے آرزو ہے کہ میری ذریت کا ہر فرد،  
عورت ہو یا مرد، وہ اس کتاب کا گہرا مطالعہ کرے۔

حضرت مولانا خلیفہ عبدالقیوم صاحب

(سربراہ اہلسنت والجماعت پاکستان)

ہمارے اسلاف میں سے جس جس نے بھی اس کتاب کو چھپوایا  
ہے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

فضلیۃ الشیخ سید سیف الرحمن حفظہ اللہ

(مصر)

کیا عرض کروں دوران مطالعہ میں کیا کیفیت ہوتی ہے۔ جی چاہا کہ وہ ہاتھ  
چوم لوں جن سے مودت والفت میں ڈوبی ہوئی ایسی کتاب لکھی گئی۔

ملنے کے پتے

ادارہ محمدیہ

0300-8534562  
0322-8453650

مکتبہ الفیض

0307-4037113  
0305-7544237

فقیر العصر نمونہ اسلاف شیخ الحدیث حضرت اقدس

## حضرت مولانا عبد المجید صاحب مدظلہ

(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کھروڑ پکا)

نحمدہ ونصلیٰ ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد! ولی کامل فاضل اجل استاذ الاساتذہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین مبین کی ہمہ جہتی خدمات کیلئے عوام و خواص میں قبولیت عامہ تامہ کی نعمت سے نوازا ہے، حضرت کے ہاں علوم و فنون کی تدریس کے ساتھ ساتھ اصلاح عقیدہ اصلاح عمل تزکیہ باطن اور اکابر پر اعتماد کی محنت تعلیم کا خاصہ لازمہ ہے، اسی طرح عوامی سطح پر بھی ان کی محنت کا یہ سلسلہ جاری ہے زیر نظر رسالہ ”خوشبو والا عقیدہ، عقیدہ حیات النبی ﷺ“ اس سلسلہ محنت کی ایک جھلک ہے، جو آپ کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و عافیت کے ساتھ تادیر سلامت رکھیں، اور ان کی خدمات دین میں زیادہ سے زیادہ خیر و برکت عطا فرمائیں، مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب نے خوب لکھا ہے اور میں حضرت کی تائید کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کتاب شرف قبولیت سے نواز کر عوام و خواص کے لیے ہدایت و استقامت اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت کا، اور آخرت میں نجات و فلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

والسلام

عبد المجید غفرلہ